ISSN 2977-3555

روزنامہ

صحافت

باخبر، بااثر حقیقتوں کا پیام بر

برمنگھم

www.sahafat.in/uk

Birmingham Edition U.K.



اسرائیل میں مسجد نذر آتش، سیاست دانوں نے نفتی یاہو کی 'اشتعال انگیزی' کو ذمہ دار قرار دے دیا ص:02

Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun

Volume No.04, Issue No.138, Saturday, 21 November 2026, 8 Pages

جلد نمبر(۴)، شمارہ نمبر(۱۳۸)، بروز ہفتہ، ۲۱ نومبر، ۲۰۲۶ء، ۱۰ جمادی الآخر، ۱۴۴۸ھ، ۸ صفحات

پینٹاگان نے لیزر کی دوڑ شروع کردی ڈرونز کے مقابلے کے لیے سات سسٹمز

نیویارک: امریکی فوج ڈرون طیاروں کے خطرے کا مقابلہ کرنے کے لیے ڈائریکٹڈ انرجی ہتھیاروں پر اپنا انحصار بڑھانے کی جانب گامزن ہے۔ اس کے تحت امریکی محکمہ دفاع (پینٹاگان) نے ڈرونز کا مقابلہ کرنے اور انہیں مارگرانے کی صلاحیت کا جائزہ لینے کے لیے لائیو فائرنگ کے تجربات میں حصہ لینے کی خاطر سات ہائی انرجی لیزر سسٹمز کا انتخاب کیا ہے۔ انگریزی ویب سائٹ ''ڈیفنس اسکوپ'' کی رپورٹ کے مطابق یہ تجربات آئندہ دسمبر کے وسطانک ریاست نیواڈہ کے ڈگ وے پروونگ گراونڈ میں کیے جائیں گے، جو بنیادی پائنٹ طیاروں کے خلاف ڈائریکٹڈ انرجی ٹیکنالوجیز کے جائزے کے پروگرام کے دوسرے مرحلے کا حصہ ہیں اور ان کی نگرانی امریکی فوج کی جوائنٹ اٹاک فورس 401 کررہی ہے۔ امید ہے کہ اس فہرست میں ایئن کنٹرول سسٹمز کا ٹائل فراگ''، اور پلیس سسٹمز کا ''ارک ریڈ بیز'' اور وائرڈ ڈائمنڈ کا ''کاسمیٹ ایکس 9''، کوروٹیکنالوجیز کا ''فائر فلائی''، لاک ہیڈ مارٹن سے منسلک ''گرام بوز تھور ڈائنامس کا لیزر آرمر'' اور یورپ کا تھنی کا ''ٹیلوس'' شامل ہوں گے، جو ایک ڈرون پر نصب لیزر سسٹم ہے۔ ان سات سسٹمز کا انتخاب ایک مسابقتی جائزے کے بعد کیا گیا ہے جس میں ماہر کمپنیوں کی جانب سے پیش کردہ 13 تکنیکی تجاویز شامل تھیں۔ میدانی تجربات کی طرف منتقل ہونے سے قبل رواں نومبر کے دوران شریک سسٹمز کے خلافی صلاحیتوں اور کمانڈ، کنٹرول اور مواصلاتی نظاموں کے ساتھ ان کی ہم آہنگی کی جانچ کی جائے گی۔ توقع ہے کہ ان سسٹمز کو ڈرون طیاروں کی نقل کرنے والے فضائی اہداف کے خلاف لائیو فائرنگ کے مظاہروں میں آزمایا جائے گا، تاکہ اہداف کی نشاندہی کرنے، ان کا تعاقب کرنے اور انہیں تباہ کرنے کی ان کی صلاحیت کی پیمائش کی جاسکے، خواہ وہ اڑتے ہوئے اور پرواز کررہے ہوں یا نہ چلے۔ یہ جائزہ محض ہتھیاروں کی تکنیکی صلاحیت ثابت کرنے تک محدود نہیں ہے، بلکہ پینٹاگان کا میاب سسٹمز کو تجرباتی مرحلے سے پیداوار اور تعیناتی کے مرحلے میں تیزی سے منتقل کرنے کا خواہاں ہے۔ ''ڈیفنس اسکوپ'' کے مطابق جوائنٹ اٹاک فورس 401 کے ڈائریکٹر بریگیڈیئر جنرل میتھیو راس نے کہا کہ ان تجربات کو اس طرح ترتیب دیا گیا ہے کہ بہترین کارکردگی دکھانے والے سسٹمز کے لیے براہ راست خریداری کے آرڈرز جاری کیے جاسکیں، جس سے ان کی پیداواری لائینیں قائم کرنے اور انہیں سروس میں شامل کرنے کی اجازت مل سکے گی۔ یہ پیش قدمی روایتی میزائلوں اور گولہ بارود کے استعمال کے مقابلے میں ڈرون طیاروں کے بڑھتے ہوئے خطرے کا مقابلہ کرنے کے لیے اگلے اقدام تلاش کرنے کی امریکی فوج کی کوشش کے تحت سامنے آئی ہے۔ اس لیے کہ لیزر پر مبنی ہائی انرجی ہتھیار فی فائر کم لاگت میں فضائی اہداف سے نمٹنے کی سہولت فراہم کرتے ہیں اور انہیں کثیر جہتی دفاعی نظام میں بھی ضم کیا جاسکتا ہے۔ امریکی فوج پہلے ہی عملی ماحول میں ڈائریکٹڈ انرجی کی بعض ٹیکنالوجیز کے تجربات شروع کر چکی ہے، جن میں وہ سمندری شاہی بیڑا میریکل کے قریب مشیات اسکل کرنے والے گروہوں سے مشلک ڈرونز کا مقابلہ کرنے کے لیے استعمال کیے گئے تھے۔

قابض اسرائیلی نسل کشی جاری، غزہ میں 7 فلسطینی شہید، متعدد زخمی



غزہ: وسطی غزہ کی پٹی میں قابض اسرائیل کے حملوں کے نتیجے میں سات فلسطینی شہری شہید اور متعدد دیگر زخمی ہوگئے، جبکہ اسی دوران قابض افواج نے غزہ کی پٹی کے مختلف علاقوں میں شدید فائرنگ کی اور بے گھر افراد کے خیموں و رہائشی علاقوں کو گرد و نواح کو نشانہ بنایا۔ قابض افواج نے جمعہ فجر سے اب تک غزہ کی پٹی میں جنگ بندی معاہدے کی 13 خلاف ورزیاں کی ہیں۔ جمعہ کی شام البریج کے جنوب مغرب میں ابو ہوشیل ارا ضی پر شہریوں کے ایک گروپ کو نشانہ بنائے جانے کے نتیجے میں چار شہری جام شہادت نوش کر گئے جن میں یوسف العاجیدی، احمد ابو ہوشیل مصطفیٰ العوینی اور یوسف ابوقرعو شامل ہیں۔

وسطی غزہ کی پٹی میں انخیرات کیمپ کے شمال میں واقع اُم ایمن العجید ے فجر ہوپ چوک کے گرد و نواح میں قابض اسرائیلی کے ڈرون طیارے کے حملے میں نوجوان دیاب یحییٰ عمر ابی شہید ہوگئے۔

علاوہ ازیں دیر البلح شہر میں شہدا ء اقصیٰ ہسپتال کے قریب بے گھر افراد کے المناصرہ کیمپ کے گرد و نواح کو میں قابض اسرائیلی کے ڈرون طیارے کی جانب سے کیے گئے ایک فضائی حملے میں ایک اور شہری شہید اور دو شہری زخمی ہوگئے۔

غزہ کی پٹی کے جنوب میں خان یونس شہر کے مغرب میں واقع محلے الاال میں قبل ازیں قابض اسرائیل کی بمباری سے متاثر ہونے والے اپنے مکان کی دیوار گرنے کے نتیجے میں ایک شہری زخمی ہوگیا۔

جنوبی خان یونس کے علاقوں بالخصوص الطبنہ شہریوں کی زندگیوں کو لاحق مسلسل خطرات کے تسلسل میں سامنے آئے ہیں۔

غزہ میں وزارت صحت کے مطابق سات اکتوبر سنہ 2023ء سے غزہ کی پٹی پر قابض اسرائیل کی جارحیت کے نتائج میں کی مجموعی تعداد بڑھ کر 715,74 شہداء اور 139,176 زخمیوں تک پہنچ گئی ہے۔

وسطی غزہ میں قابض اسرائیلی بمباری سے ایک فلسطینی شہید، جنگ بندی کی خلاف ورزیوں کا سلسلہ جاری

جمعہ کی صبح وسطی غزہ کی پٹی میں قابض اسرائیل کے ایک ڈرون طیارے کی بمباری کے نتیجے میں ایک فلسطینی شہری شہید ہوگیا جبکہ قابض اسرائیلی افواج غزہ کی پٹی کے مختلف حصوں میں شدید فائرنگ کے ذریعے جنگ بندی معاہدے کی خلاف ورزیوں کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔ مقامی ذرائع نے اطلاع دی ہے کہ وسطی غزہ کی پٹی میں انخیرات کیمپ کے شمال میں واقع الجدید کیمپ کے فرہود چوک پر قابض اسرائیلی کے ڈرون طیارے کی جانب سے نشانہ بنائے جانے کے نتیجے میں شہری دیاب یحییٰ عمر ابی شہید اور متعدد دیگر زخمی ہوگئے۔ صبح جنوبی غزہ شہر کے مختلف المحیر ی و الشجاعیہ اسٹریٹ پر ٹینکوں کو نشانہ بنانے والے قابض اسرائیلی کے دو میزائلوں کے فضائی حملے میں چار شہری زخمی ہو گئے۔ مشرقی غزہ شہر کے مختلف المدرج کی العامل اسٹریٹ پر قابض اسرائیلی کی بمباری کے نتیجے میں پانچ شہری زخمی ہوئے جن میں سے ایک کی حالت تشویشناک ہے۔ غزہ کی پٹی کے جنوب میں قابض اسرائیلی فوج کی گاڑیوں نے جنوبی خان یونس شہر کی الطبیہ اسٹریٹ پر شدید فائرنگ کی جبکہ شہر کے جنوبی علاقوں میں فوجی گاڑیوں کی فائرنگ کے ساتھ ساتھ قابض اسرائیلی ٹینکوں نے المواصی کے علاقے میں بے گھر افراد کے خیموں کی جانب بھی گولیاں برسائیں۔ گذشتہ روز جمعرات کو بھی قابض اسرائیلی افواج کی فائرنگ سے پانچ شہری شہید ہوگئے تھے جن میں سے ایک زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے دم توڑ گیا تھا جبکہ دیگر متعدد زخمی ہوئے تھے۔ یہ حملے جنگ بندی معاہدے کی قابض اسرائیلی کی مسلسل خلاف ورزیوں اور اس کے ساتھ ساتھ غزہ کی پٹی میں رہائشی علاقوں اور بے گھر افراد کے قیام کے مقامات پر جاری بمباری، فائرنگ اور نشانہ بنانے کی کارروائیوں کے تسلسل میں سامنے آئے ہیں۔



اسٹریٹ پر قابض اسرائیلی کی فوجی گاڑیوں کی جانب سے شدید فائرنگ دیکھنے میں آئی جبکہ ٹینکوں کی فائرنگ نے شہر کے المواصی علاقے میں بے گھر افراد کے خیموں کو نشانہ بنایا، جس سے عام شہریوں اور بے گھر افراد کو لاحق خطرات مزید سنگین ہوگئے ہیں۔

غزہ شہر کے مشرقی علاقوں میں قابض اسرائیلی کے ڈرون طیاروں نے نچلی پروازیں کیں اور ان کی گھریٰ گشت جاری رہی، جبکہ اسی دوران قابض اسرائیلی کی جنگی کشتیوں نے شہر کے ساحل کی جانب فائرنگ کی۔

یہ تازہ جنگ بندی معاہدے کی قابض اسرائیلی کی مسلسل خلاف ورزیوں اور اس کے ساتھ غزہ کی پٹی کے مختلف علاقوں میں جاری بمباری، فائرنگ اور عام شہریوں کی زندگیوں کو لاحق مسلسل خطرات کے تسلسل میں سامنے آئے ہیں۔

کنیف میں میزائل حملوں میں تین ہلاکتیں، پلوں کو نشانہ بنانے والا اب تک کا سب سے بڑا حملہ



کیف: روسی بیلسٹک میزائل حملوں میں کنیف کے دریائے ڈنیپر (Dnipro) پر موجود تین پلوں کو نشانہ بنایا گیا جس کے نتیجے میں تین افراد ہلاک ہوگئے، شہر کے میئر نے جمعہ کو بتایا۔ جنگ شروع ہونے کے بعد سے دارالحکومت کنیف کے بائیں اور دائیں کناروں کو ملانے والے راستوں پر یہ اب تک کا سب سے بڑا حملہ ہے۔

میئر وٹالی کلیشکو نے ٹیلی گرام پر بتایا کہ میزائلوں نے پودلسکو-وسکریسینسکی (Podilsko-Voskresenskyi) گذرگاہ اور دارنیتسکی (Darnytskyi) اور پیوڈنی (Pivdennyi) پلوں کو نشانہ بنایا۔ اس کے نتیجے میں شہر میں پل بند ہو گئے یا ٹریفک معطل ہوگیا جہاں تقریباً 30 لاکھ افراد چھ اہم پلوں کے ذریعے آمدورفت کرتے ہیں۔

انہوں نے مزید کہا کہ اس واقعے میں تین افراد ہلاک اور تقریباً 15 زخمی ہوئے۔

ان حملوں کے نتیجے میں آگ بھی بھڑک اٹھی اور اہم بنیادی ڈھانچے اور عمارات کو نقصان پہنچا۔ یہ حملے ایسے وقت میں ہوئے جب روسی صدر ولادیمیر پوتن نے سخت جوابی کارروائی کا وعدہ کیا ہے کیونکہ اس ہفتے یوکرین نے روس اور کریمیا کو ملانے والے پل کو تیسری بار نشانہ بنایا۔ کنیف میں موجود رائٹرز کے ایک نمائندے نے جمعہ کی صبح سویرے دھماکوں کی سلسلہ وار آوازیں سنیں۔

علاوہ ازیں دنیپرو پیتروو سک (Dnipropetrovsk) کے علاقے میں رہائشی عمارات پر ڈرون حملوں میں پانچ افراد زخمی ہوئے جبکہ یوکرین کے دوسرے بڑے شہر خارکیف میں ایک ہسپتال پر روسی ڈرون حملے میں چار افراد زخمی ہو گئے۔ مقامی حکام نے ٹیلی گرام پر بتایا کہ زاپوریژیا (Zaporizhzhia) میں ایک ٹرام پر ڈرون حملے میں ایک شخص زخمی ہوگیا۔

رائٹرز فوراً ان اطلاعات کی آزادانہ تصدیق نہیں کرسکا۔

صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے چینی رہنما شی جن پنگ کے ساتھ ایک سربراہی اجلاس کے دوران روس کے داد ا پیر پوتن کو ''دوست'' قرار دیا۔ اس کے بعد یورپی اتحادیوں نے جمعرات کو خبردار کیا تھا کہ ان کی مرضی یا مشاورت کے بغیر اس معاہدے کا کوئی بھی فیصلہ قبول نہیں کیا جائے گا۔ روسی حملے ان انتباہات کے بعد ہوئے ہیں۔

شدید پابندیوں کے باوجود دسیوں ہزار فلسطینی مسلمانوں کی مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ کی ادائیگی



غزہ: مقبوضہ بیت المقدس میں قابض اسرائیلی افواج کی جانب سے عائد کردہ سخت فوجی اقدامات اور پابندیوں کے باوجود دسیوں ہزار فلسطینی شہریوں نے مسجد اقصیٰ مبارک کے صحنوں میں نماز جمعہ ادا کی۔

بیت المقدس میں محکمہ اوقاف اسلامی نے ایک مختصر بیان میں کہا کہ دسیوں ہزار افراد مسجد اقصیٰ پہنچنے اور اس کے صحنوں میں نماز ادا کرنے میں کامیاب رہے۔

اس کے برعکس قابض اسرائیلی افواج نے بیت المقدس کی سڑکوں، پرانے شہر کی فصیلوں اور مسجد اقصیٰ کے گرد و نواح میں اپنی فوجی تعیناتی میں اضافہ کر دیا اور شہر میں آنے والے نمازیوں کو روک کر ان کے شناختی کارڈز کی جانچ پڑتال کی، جو ان کے مسجد تک پہنچنے کو محدود کرنے کے لیے کیے گئے اقدامات کا حصہ تھا۔

عینی شاہدین نے بتایا کہ قابض افواج نے مسجد اقصیٰ کے دروازوں اور پرانے شہر کے داخلی راستوں پر خصوصی باب الاسباط کے گرد و نواح میں حتیٰ کہ لوہے کی رکاوٹیں کھڑی کیں اور درجنوں نمازیوں کو مسجد تک پہنچنے سے روک دیا۔

ان اقدامات کے نتیجے میں پرانے شہر کے داخلی راستوں پر شدید رش پیدا ہوگیا اور اس کے گرد و نواح میں گاڑیوں کی آمدورفت کے لیے ٹریفک کا شدید بحران پیدا ہوا، جبکہ شہریوں کی نقل و حرکت پر عائد نئی پابندیاں برقرار رہیں۔ یہ پابندیاں مقبوضہ شہر بیت المقدس میں قابض اسرائیل کے ان مسلسل اقدامات کے تسلسل میں سامنے آئی ہیں جن کا مقصد فلسطینیوں کے مسجد اقصیٰ تک پہنچنے کو محدود کرنا اور اس کے گرد و نواح میں ان کی موجودگی کو روکنا ہے۔

اسرائیلی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں آئی: سفارتی سطح پر رابطے کے بعد پاکستان کا بیان



جنیوا: جنیوا میں پاکستان کے مندوب نے ایک اسرائیلی سفارت کار کی اسناد وصول کیں جس کے بعد پاکستان نے جمعہ کے روز کہا کہ اسرائیل سے متعلق پاکستان کے موقف میں ہنوز کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ یہ اسناد اقوام متحدہ کے 'کانفرنس آن ڈی آرمامنٹ' (تخفیف اسلحہ کانفرنس) کے صدر کی حیثیت سے وصول کی گئیں۔ ساتھ ہی پاکستان نے اس ماہ کے آخر میں سعودی عرب اور ترکی کے ساتھ سرفریق دفاعی معاہدے پر مذاکرات کی بھی تصدیق کی۔ جیسا کہ پاکستان اور اسرائیل کے درمیان کوئی باضابطہ سفارتی تعلقات نہیں ہیں تو مذکورہ بالا وضاحت دونوں ممالک کے سفارت کاروں میں ایک رابطے پر اٹھنے والے سوالات کے بعد سامنے آئی ہے۔

ترجمان دفتر خارجہ جواد حیدر خان نے کہا کہ جنیوا میں اقوام متحدہ کے لیے پاکستان کے مستقل مندوب طاہر حسین اندرابی نے اسرائیل کے منہ نمادہ جوہن مین ہیلیچ کی اسناد صرف تخفیف اسلحہ کانفرنس کے صدر کی سرکاری حیثیت سے وصول کیں۔

انہوں نے اسلام آباد میں ایک ہفتہ وار بریفنگ کے دوران صحافیوں کو بتایا کہ ''معمول طور پر ایک ضابطے کی کارروائی ہوتی جو کانفرنس کی جانب سے انجام پاتی۔ اس میں کوئی دوطرفہ رابطہ شامل نہیں تھا اور نہ ہی تبادلہ عمل طور پر کسی قسم کی دوطرفہ بات چیت ہوئی۔ اس کا تعلق صرف کانفرنس کے صدر کی حیثیت سے تھا۔''

ترجمان نے کہا کہ ''پاکستان کا موقف واضح ہے کہ ہم اسرائیل کی جانب سے غزہ میں جاری نسل کشی کی مذمت کرتے ہیں اور ہم نے اسرائیل کی جانب سے غزہ کی پٹی کے محاصرے کو ختم کرنے اور انسانی امداد کی فوری اور بلا رکاوٹ فراہمی کا مطالبہ کیا ہے۔''

انہوں نے کہا کہ ''پاکستان نے اسرائیل کی جانب سے غزہ کی پٹی کے محاصرے کو ختم کرنے اور انسانی امداد کی فوری اور بلا رکاوٹ فراہمی کا مطالبہ کیا ہے۔''

ترجمان

عالمی صحافت www.sahafat.in
U.K.
DAILY SAHAFAT Birmingham
۱۰ / جمادی الثانی ۱۴۴۸ھ
21-11-2026
صحافت برمنگھم 02

اسرائیل میں مسجد نذرِ آتش، واقعے سے شدید ناراضی

سیاست دانوں نے نتن یاہو کی 'اشتعال انگیزی' کو ذمہ دار قرار دے دیا



غزہ: جمعرات کو شمالی اسرائیل میں ایک مسجد پر آتش زنی کے ایک مشتبہ حملے کی تحقیقات جاری ہیں، پولیس نے بتایا۔ متعدد سیاست دانوں نے اس واقعے کے لیے نگران وزیرِ اعظم بنیامن نتن یاہو کے کیمپ کی "اشتعال انگیزی" کو ذمہ دار قرار دیا ہے۔

عرب گاؤں الدحی میں یہ واقعہ ایسے وقت میں پیش آیا ہے جب نتن یاہو اور ان کے اتحادی ملک کی عرب اقلیت کے خلاف مسلسل اشتعال انگیز بیانات دے رہے ہیں۔ یاد رہے کہ اکتوبر کے انتخابات میں اس عرب اقلیت نے غیر معمولی کامیابی حاصل کی ہے۔ پولیس نے اپنے بیان میں کہا "گاؤں الدحی میں ایک مسجد کے زیرِ تعمیر حصے میں واقع کمرے کی مشتبہ آتش زنی اور ایک قریبی سڑک پر دیواروں پر نازیبا تحریرات (گرافٹی) لکھنے کے واقعات کی تحقیقات شروع ہو گئی ہیں۔"

نیز کہا "اسرائیلی پولیس ہذیبی علامات کے نقصان پہنچانے کی کسی بھی کوشش کو انتہائی سنجیدگی سے لیتی ہے اور مشتبہ افراد کو انصاف کے کٹہرے میں لانے کے لیے کسی تحقیق کے بغیر سخت اور فیصلہ کن کارروائی کرے گی۔"

مسجد کے امام خالد الزعبی نے اے ایف پی کو بتایا کہ جمعرات کی صبح وہ نماز فجر کے لیے پہنچے تو "دھواں اور آگ" دیکھی۔ انہوں نے کہا کہ مسجد کے سیکیورٹی کیمروں میں تین نقاب پوش افراد مسجد میں داخل ہونے کی کوشش کرتے نظر آئے لیکن وہ ناکام رہے۔ پھر انہوں نے مسجد کی دوسری منزل کی کھڑکی کا شیشہ توڑا اور آتش گیر مادے سے بھری بوتلیں اندر پھینک دیں۔"

الزعبی نے اس واقعے کو "سوچا سمجھا حملہ" قرار دیتے ہوئے اس کی مذمت کی تاہم انہوں نے کہا کہ نقصان زیادہ نہیں ہوا۔ اے ایف پی کی تصاویر میں مسجد کی قریبی عمارت کی دیواروں پر لفظ "انتقام" لکھا ہوا دیکھا جا سکتا ہے۔

نتن یاہو مخالف اتحاد کے ایک سرکردہ رکن یائر لاپڈ نے کہا، "مسجد کو نذرِ آتش کرنا نفرت پر مبنی ایک نہایت ناپسندیدہ جرم ہے۔ اس کا تعلق نہ تو یہودیت سے ہے اور نہ ہی اسرائیل سے۔" انہوں نے ایکس پر لکھا، "عرب اسرائیلیوں کے خلاف جاری اشتعال انگیزی کا سلسلہ بند ہونا چاہیے" اور اس ضمن میں انہوں نے نتن یاہو کے دائیں بازو کے کیمپ کی جانب اشارہ کیا۔

بائیں بازو کی طرف جھکاؤ رکھنے والی ڈیموکریٹس پارٹی کے سربراہ یائر گولان نے اس واقعے کو "یہودی دہشت گردی" قرار دیا۔ انہوں نے کہا، "یہ اس اشتعال انگیز مہم کا نتیجہ ہے جو نتن یاہو اور ان کی حکومت اسرائیلی کے عرب شہریوں کے خلاف چلا رہے ہیں۔"

عرب اکثریتی جماعت جوائنٹ لسٹ کے سربراہ نے جمعرات کو الدحی گاؤں کا دورہ کیا۔ یوسف جبارین نے کہا، "ہم نتن یاہو، ان کی پوری کابینہ اور ان کے ساتھ موجود تمام انتہا پسندوں کو اس بات کا ذمہ دار قرار دیتے ہیں کہ انہوں نے اپنی خطرناک اشتعال انگیزی کو ہمارے لوگوں پر حملوں کی صورت میں عمل جامہ پہنایا ہے۔"

عرب اسرائیلی ان فلسطینیوں کی اولاد ہیں جو 1948 میں قیامِ اسرائیل کے بعد وہیں رہ گئے تھے اور آج یہ کل آبادی کا تقریباً 20 فیصد ہیں۔ نتن یاہو نے بارہا عرب اکثریتی جماعتوں پر دہشت گردی کے الزام لگایا ہے لیکن انتخابی دنگام نے یہ دعوے مسترد کر دیے۔

سات اکتوبر 2023 کو اسرائیل پر حملے کے بعد عرب جماعتوں کے رہنماؤں نے حماس کو "دہشت گرد گروہ" قرار دینے سے انکار کر دیا تھا۔ اس پر بھی نتن یاہو اور ان کے اتحادیوں نے عرب رہنماؤں پر تنقید کی تھی۔ عرب جماعتوں کے تمام رہنماؤں نے مسجد پر حملے کی مذمت کی ہے۔

سروس کی بندش سے امریکیوں کو پریشانی کے بعد وائٹ ہاؤس میں نئے سائبر چیف کا تقرر



واشنگٹن: سروس کی بندش کی وجہ سے معمولاتِ زندگی میں خلل اور کئی امریکیوں کو پریشانی کے بعد وائٹ ہاؤس نے ایک قومی سائبر ڈائریکٹر کو نامزد کیا ہے۔ ٹرمپ کی کابینہ کے متعدد ارکین کی سوشل میڈیا پوسٹس کے مطابق محکمہ دفاع کی چیف انفارمیشن آفیسر کرسٹن ڈیویز یہ عہدہ سنبھالیں گی۔ وہ انتظامیہ کے اعلیٰ سائبر سیکیورٹی اہلکار کے طور پر شان کیرن کراس کی جگہ لیں گی۔ ڈیوز نے ایکس پر ایک پوسٹ میں لکھا "ہماری قوم انا الاک، ٹیکنیکل اور کوانٹم کنکانولوجز کے عظیم سائبر حملے کی زد میں ہے، ہمارا امریکی طرزِ زندگی باہم منسلک ہے۔ ہمارا موقع آئندہ نسلوں کے لیے سائبر منظر نامے پر غلبہ حاصل کرنے کا ہے لیکن صرف اس صورت میں جب ہم جدت اختیار کریں اور اپنی عظیم قوم کی بنیادوں میں چُپ کر داخل کریں اور ساتھ ہی اپنے مستقبل کے لیے سائبر کے شعبے میں ہنرمند افراد پیدا کریں۔" سروس کی بندش کے باعث سفر سے، کام منقطع ہونے تک رسائی محدود اور خفیہ معاملات میں خلل آنے سے پرُمپ کو امریکیوں کی طرف سے شدید تنقید کا سامنا کرنا پڑا۔ حتیٰ کہ ٹرمپ کے کٹر اتحادیوں نے انتظامیہ پر امریکیوں سے جھوٹ بولنے یا خلل کی اصل وجہ کے بارے میں معلومات چھپانے کا الزام لگایا۔ ہائیکر سافٹ، چیز ویک، قومی سلامتی ایجنسی اور ہوائی ٹریفک کنٹرول تمام ہی متاثر ہوئے ہیں۔ روزویہ سے منگل کے روز امریکیوں کو تلخی دلانے کی کوشش کی کہ اس بارے معلومات صرف تھیں کہ تکنیکی خرابیوں کا تعلق ایک دوسرے سے تھا یا کسی سائبر خرابی سے۔ وائٹ ہاؤس نے یہ تبدیلی اس وقت کی جب ٹرمپ ایشیا کے تین روزہ دورے سے واپس آئے۔ "انہوں نے خود کو ایک وقت عجب دلمن اور پیشہ ور ثابت کیا ہے اور ہمیں یقین ہے کہ وہ سائبر سیکیورٹی کے منظر نامے پر صدر ٹرمپ کے ایجنڈے کے لیے سب سے پہلے امریکہ ※ کو آگے بڑھائیں گی۔" وزیرِ دفاع پیٹ ہیگسیتھ نے ایکس پر ایک پوسٹ میں ڈیویز کو سراہا کہا دیتے ہوئے لکھا۔

ایک بامعنی لفظ کے ذریعے بل گیٹس نے مصنوعی ذہانت کی کامیابی کا پیمانہ بتا دیا



نیویارک: معاشرے پر مصنوعی ذہانت کے اثرات سے متعلق بڑھتی ہوئی عالمی بحثوں کے جلو میں کیمبرج ڈکشنری نے لفظ 'Human' (بشری) کو سال 2026 کا بہترین لفظ منتخب کیا ہے۔ یہ اقدام اس دور میں انسان کے مقام سے متعلق بڑھتی ہوئی دل چسپی کی عکاسی کرتا ہے جہاں مشینوں کی صلاحیتیں ان سرگرمیوں میں مدغم ہو رہی ہیں جو کبھی انسانوں کے لیے مخصوص سمجھی جاتی تھیں۔ اس انتخاب نے مائیکروسافٹ کے بانی بل گیٹس کی توجہ بھی حاصل کی، جن کے مطابق یہ مصنوعی ذہانت سے جڑے چیلنجوں اور مواقع کی ترجمانی کرتا ہے۔

کیمبرج ڈکشنری کے اعلان پر ردِعمل دیتے ہوئے بل گیٹس نے آج جمعہ کے روز پلیٹ فارم 'ایکس' پر لکھا کہ کیمبرج ڈکشنری نے لفظ Human 'وسال کا لفظ منتخب کیا ہے۔ مصنوعی ذہانت کی کامیابی کا پیمانہ یہ ہونا چاہیے کہ اس نے لوگوں کی زندگیوں کو کتنا بہتر بنایا ہے، اس لیے میں اس لفظ اس سے بہتر انتخاب کا تصور نہیں کر سکتا۔

انہوں نے مزید کہا کہ مجھے یقین ہے کہ مصنوعی ذہانت میں بیماریوں کا علاج کرنے، تعلیم کو بہتر بنانے اور لوگوں کو اہم ترین معاملات پر صرف کرنے کے لیے زیادہ وقت دینے کی صلاحیت موجود ہے، تاہم ہمیں اپنی زندگیوں میں اسے شامل کرنے کے طریقے کے بارے میں سوچ سمجھ کر فیصلے کرنے کی ضرورت ہے، بٹھوں ان شعبوں کا تعین کرنا جہاں ہم چاہتے ہیں کہ انسان ہی سرکرے۔

انتخاب کی وجوہات بیان کرتے ہوئے ڈکشنری نے کہا کہ سال 2026 انسان کے "بشر" ہونے کے مفہوم پر عالمی مباحثوں سے عبارت رہا، ایسے وقت میں جب مصنوعی ذہانت انسانوں اور مشینوں کے درمیان حد کو دھندلا بنا رہی ہے۔ ڈکشنری نے مل گیٹس کا حوالہ دیا جنہوں نے ایک وسیع پیمانے پر پڑھے جانے والے مضمون میں گلوبلائزیشن جیسے بعض کاموں کو انسانوں تک ہی محدود رکھنے اور مشینوں کے سپرد کرنے کی اپیل کی تھی۔

دی نائمز آف انڈیا اخبار کے مطابق تاریخ بھر میں لفظ "بشری" جانوروں کے مقابلے میں انسان کی دلالت کے لیے استعمال ہوتا رہا، اور جدید دور میں اس میں مشینوں کا اضافہ بھی ہو گیا۔ مصنوعی ذہانت کی ٹیکنالوجیز کے پھیلاؤ کے ساتھ اب یہ اصطلاح "انسان کا تحریر کردہ" یا "انسان کا تخلیق کردہ" جیسی تعبیرات میں تیزی سے ظاہر ہو رہی ہے تاکہ یہ واضح کیا جا سکے کہ کوئی چیز مصنوعی ذہانت کے بجائے انسان نے بنائی ہے۔

ڈکشنری کے مطابق لفظ کے استعمال میں یہ تبدیلی مصنوعی ذہانت کے وسیع پھیلاؤ کی عکاسی کرنے والا ٹھوس ایک فطری انسانی ردِعمل ہو سکتا ہے، لیکن یہ مصنوعی ذہانت کے بارے میں ہمارے نقطۂ نظر میں ایک اہم موڑ کا غیب بھی ہو سکتا ہے۔ برسوں بعد جب ہم 2026 پر نظر ڈالیں گے تو یہ انسان اور مشین کے تعلق کے سفر میں ایک فیصلہ کن لمحہ ثابت ہو سکتا ہے۔

سنہ 2026 میں یونیورسٹی آف کیلیفورنیا سان ڈیاگو نے ایک اہم تحقیق شائع کی جس میں پہلی بار مصنوعی ذہانت کے نظاموں کے غیر ارادی بیٹ پاس کرنے کے تجرباتی شواہد سامنے آئے۔ تحقیق کے مطابق 15 منٹ کے تحریری گفتگو کے بعد جی پی ٹی 5.4 ماڈل کو 73 فی صد معاملات میں انسان قرار دیا گیا۔

رپورٹ میں نشاندہی کی گئی کہ مصنوعی ذہانت اب ایسی تحریریں، فن پارے اور موسیقی تخلیق کرنے کے قابل ہو گئی ہے جو انسانی تخلیق معلوم ہوتی ہیں، جس سے یہ گہرے وجودی سوالات جنم لے رہے ہیں کہ اس کے انسانیت پر کیا اثرات ہوں گے اور مصنوعی ذہانت کے دور میں انسان ہونے کا بنیادی مطلب کیا ہے؟

ایران کے خلاف جنگ پر امریکی اخراجات 48 ارب ڈالر سے تجاوز کر گئے، پینٹاگون سے نقصان کے تخمینے کا مطالبہ



واشنگٹن: بحرین میں امریکی بحریہ کے علاقائی ہیڈکوارٹر پر ایرانی حملے سے نم اذکم 40 کروڑ ڈالر کا نقصان ہوا (فائل فوٹو: اے ایف پی)

واشنگٹن: ایران کے خلاف جنگ کی لاگت 13 نومبر تک تقریباً 48 ارب 3 ڈالر تک پہنچ چکی ہے، تاہم اس تخمینے میں مشرق وسطیٰ میں امریکی فوجی اڈوں کو نشانہ بنانے والے نقصانات شامل نہیں ہیں جس پر امریکی قانون سازوں نے پینٹاگون سے تفصیلی اعداد و شمار طلب کر لیے ہیں۔

امریکی نیوز ایجنسی ایسوسی ایٹڈ پریس کے مطابق پینٹاگون کے بجٹ عہدیدار آرتھر طرے نے جمعرات کو کانگریس آرمڈ سروسز کمیٹی کو بتایا کہ 48 ارب ڈالر سے زائد کے اس تخمینے میں فوجی سازوسامان کے اخراجات، اسلحے اور فوجی سازوسامان کی تبدیلی کی لاگت شامل ہے۔

لنکنگیٹی کرٹ سے تعلق رکھنے والے ڈیموکریٹ سینیٹر ریڈ بلومن تھل نے امریکی تنصیبات کو پہنچنے والے نقصان کے تخمینے کے بارے میں سوال کیا، تاہم طرے نے کہا کہ ان کے پاس اس حوالے سے کوئی اعداد و شمار موجود نہیں۔ کمیٹی کے چیئرمین، ریپبلکن سینیٹر راجر وکر نے طرے کو جلد از جلد یہ معلومات فراہم کرنے کی ہدایت کی۔

ایسوسی ایٹڈ پریس کے تجزیے کے مطابق ایران کے حملوں میں امریکی طیاروں کے ہینگرز، میزائلوں کی تنصیبات کرنے والے نظام، گودام، فوجی رہائش گاہوں اور دیگر تنصیبات کو اربوں ڈالر کا نقصان پہنچا ہے۔

جنگ کے اخراجات کانگریس میں ایک برآسیاسی مسئلہ بن چکے ہیں، خصوصاً ایسے وقت میں جب ٹرمپ انتظامیہ 5.1 کھرب ڈالر کے دفاعی بجٹ کی منظوری چاہتی ہے۔

بنیادی معاملات پر کوئی پیش رفت نہیں ہوئی، چین میں ٹرمپ کی سربراہی کانفرنس نے کیا حاصل کیا؟



واشنگٹن: امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ ہمیشہ سے بین الاقوامی سربراہی اجلاسوں سے مشکک جشن نما مظاہرہ اور پروٹوکول سے لطف اندوز ہوتے رہے ہیں تاہم ذاتی سفارت کاری پر مبنی ان کے طرزِ عمل کے وعدوں کے مقابلے میں بعض اوقات انہیں ان اجلاسوں سے محدود نتائج حاصل ہوتے ہیں۔ اس تناظر میں متعدد تجزیہ کاروں کا ماننا ہے کہ گذشتہ روز چینی صدر شی جن پنگ اور روسی صدر ولادیمیر پوٹن کے ساتھ ان کی ملاقات نے اس طرزِ عمل کی حدود کو واضح طور پر بے نقاب کر دیا ہے۔

خبر رساں ایجنسی رائٹرز کے مطابق اگرچہ تینوں رہنما ایک علامتی اعلان اُن پر متفق ہو گئے جس میں اس بات پر زور دیا گیا کہ جوہری جنگ کبھی نہیں لڑی جانی چاہیے تاہم انہوں نے اسلحے کی تخدید کے مذاکرات شروع کرنے کے کسی منصوبے کا اعلان نہیں کیا، حالانکہ ٹرمپ ایک طویل عرصے سے اس معاملے کے لیے کوشاں رہے ہیں۔

بنیادی معاملات پر کوئی پیش رفت نہیں ہوئی

اسی طرح ایران، یوکرین اور تائیوان جیسے بنیادی معاملات پر پیش رفت یا تجارت اور معمولی ذہانت سے متعلق اختلافات میں کمی کے بھی کوئی آثار دکھائی نہیں دیے۔ اس کے برعکس ایسا محسوس ہوا کہ تینوں رہنماؤں نے اپنے بنیادی اختلافات کو نظر انداز کرنے پر ہی اکتفا کیا، چنانچہ شی جن پنگ بڑی طاقتوں کے اجلاس کی میزبانی کرنے کے اپنے سفارتی شیفہ کو مزید مستحکم کرنے میں کامیاب رہے بلکہ پوٹن نے اپنی سمجھا معاشی کمزوری کے باوجود روس کو دنیا کی دو طاقتور ترین ریاستوں کے رہنماؤں کے ہم پلہ کھڑا دکھانے میں کامیابی حاصل کی اور اس کے بدلے کوئی بڑی رعایت بھی نہیں دی۔

علاوہ ازیں بعض تجزیہ کاروں کی رائے ہے کہ شیخین سربراہی اجلاس کے نتائج عالمی سطح پر ٹرمپ کے مقام کو کمزور کر سکتے ہیں کیونکہ وہ اپنی صدارت کے آخری اور کمزور ترین مرحلے میں داخل ہو رہے ہیں جبکہ یہ اجلاس واشنگٹن کے دو نمایاں ترین حریفوں کو تقویت فراہم کرتا ہے۔

اس حوالے سے واشنگٹن کے انسٹیٹیوٹ ریسرچ سینیٹر کے سینئر محقق کرسٹوفر پرسٹل نے کہا کہ ٹرمپ نے ہمیشہ پروٹوکول کے مظاہرہ اور اس احساس کو پسند کیا ہے کہ وہ دنیا کی اہم ترین شخصیات کے ساتھ بیٹھے ہیں اور انہیں یہ فیصلہ واقعی ہمت کر گیا ہے۔

تاہم ان کا ماننا تھا کہ ٹرمپ کسی بھی اہم معاملے پر کوئی بنیادی پیش رفت حاصل کرنے میں ناکام رہے۔

چینی ہم منصب سے ملاقات کے دوران صدر ٹرمپ کا خطاب

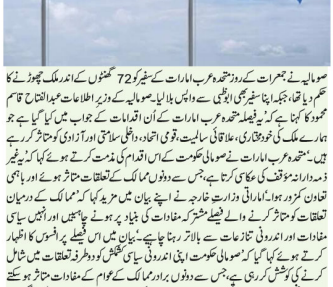
جنوری میں کانگریس کے اندر طاقت کے توازن میں تبدیلی کے ساتھ واشنگٹن میں ٹرمپ کو درپیش ممکنہ چیلنجوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ڈیموکریٹک سینیٹر چک شومر نے شی جن پنگ اور پوٹن کے ساتھ اس ملاقات کو ایک تاریخی شرمندگی قرار دیا جسے لوگ طویل عرصے تک یاد رکھیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ٹرمپ ایسا برتاؤ کر رہے ہیں گویا انہوں نے صدی کا سب سے بڑا سفارتی معاہدہ طے کر لیا ہو، حالانکہ انہوں نے چین یا روس سے ایسا کوئی باممعنی عہد حاصل نہیں کیا جو ایک سینیٹر کے جیتے تک بھی برقرار رہ سکے۔

اس کے باوجود بعض تجزیہ کاروں نے شیخین سربراہی اجلاس کو بین الاقوامی استحکام کے لیے مفید قرار دیا کیونکہ اس نے بڑے حریفوں کو ایک میز پر اکٹھا کیا۔ امریکی آرمڈ سروسز کمیٹی کے انڈیکو پیسفک ڈائریکٹر ڈیرل کمبال نے کہا کہ یہ ایک مثبت بات ہے کہ دنیا کے سب سے بڑے جوہری ہتھیاروں کے ذخائر رکھنے والی تینوں ریاستوں نے ایک ایسا بیان جاری کیا جس میں اس بات کی تصدیق کی گئی ہے کہ جوہری جنگ کبھی جیتی نہیں جا سکتی اور اسے کبھی نہیں لڑا جانا چاہیے، تاہم کمبال نے مزید کہا کہ ہمیں محض بیانات سے کہیں زیادہ عملی اقدامات کی ضرورت ہے۔

دوسری جانب تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ وائٹ ہاؤس میں ان کی مدت صدارت کے دوسال باقی رہنے اور خارجہ پالیسی میں وسیع اختیارات برقرار رکھنے کے پیش نظر ٹرمپ ذاتی سفارت کاری پر مبنی اس طرز عمل کو جاری رکھ سکتے ہیں، جس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ وہ وغیر متوقع فیصلوں کو اپنی خارجہ پالیسی کا ایک اہم عنصر سمجھتے ہیں۔ اٹلانٹک کونسل کے شعبہ بین الاقوامی معاشیات کے نائب صدر جوش لپسکی نے کہا کہ بالآخر اصل معیار یہ ہوگا

صومالیہ کا اماراتی سفیر کو ملک بدر کرنے کا فیصلہ غیر ذمہ دارانہ ہے: متحدہ عرب امارات

دبئی: متحدہ عرب امارات نے صومالیہ کی جانب سے اپنے سفیر کو ملک بدر کرنے کے فیصلے کی مذمت کرتے ہوئے اسے اشتعال انگیز اور دشمنی پر مبنی اقدام قرار دیا ہے۔ عرب نیوز کے مطابق



صومالیہ نے جمعرات کے روز متحدہ عرب امارات کے سفیر کو 72 گھنٹوں کے اندر ملک چھوڑنے کا حکم دیا تھا، جبکہ اپنا سفیر بھی ابوظہبی سے واپس بلا لیا۔ صومالیہ کے وزیر اطلاعات عبدالفتاح قاسم محمود کا کہنا ہے کہ یہ فیصلہ متحدہ عرب امارات کے ان اقدامات کے جواب میں کیا گیا ہے جو ہمارے ملک کی خود مختاری، علاقائی سالمیت، قومی اتحاد، داخلی سلامتی اور آزادی کو متاثر کر رہے ہیں۔ متحدہ عرب امارات نے صومالی حکومت کے اس اقدام کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ یہ غیر ذمہ دارانہ موقف کی عکاسی کرتا ہے، جس سے دونوں ممالک کے تعلقات متاثر ہونے اور باہمی تعاون کو خطرہ ہوا۔ اماراتی وزارت خارجہ نے اپنے بیان میں مزید کہا کہ "ممالک کے درمیان تعلقات کو متاثر کرنے والے فیصلے مشترکہ مفادات کی بنیاد پر ہونے چاہئیں اور انہیں سیاسی مفادات اور اندرونی تنازعات سے بالاتر رہنا چاہیے۔ بیان میں اس فیصلے پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا گیا کہ "صومالی حکومت اپنی اندرونی سیاسی کشمکش کو دوطرفہ تعلقات میں شامل کرنے کی کوشش کر رہی ہے، جس سے دونوں برادر ممالک کے عوام کے مفادات متاثر ہو سکتے ہیں۔" واضح رہے کہ اس سے قبل رواں برس جنوری میں بھی دونوں ممالک کے درمیان کشیدگی پیدا ہوئے پر متحدہ عرب امارات نے موغادیشو میں اپنا سفارت خانہ بند کر دیا تھا اور سفارتی عملے کو واپس بلا لیا تھا۔ اس وقت امارات نے صومالیہ پر دشمنی پر مبنی پالیسی اپنانے کا الزام عائد کیا تھا، جن میں دوطرفہ معاہدوں کی منسوخی کا فیصلہ بھی شامل تھا۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

روزنامہ
صحافت



سراج نقوی

دہشت گرد پر حملہ

محمد لطیف بھٹ، ایک ہنام زمانہ لشکر طیبہ (NET) دہشت گرد کمانڈر اور مقامی جنگجو، بدھ کو جنوبی کشمیر کے کولگام ضلع میں سیکورٹی فورسز کے ساتھ ایک تصادم میں مارا گیا۔ حکام کے مطابق، اسے گھیرنے کے بعد، سیکیورٹی فورسز نے اسے ہتھیار ڈالنے کا موقع دیا، لیکن اس نے ہتھیار ڈالنے سے انکار کر دیا۔ پولیس کا کہنا ہے کہ لطیف بھٹ کئی دہشت گردانہ حملوں میں ملوث تھا، جن میں سنٹرل ریزرو پولیس فورس (سی آر پی ایف) کے اہلکاروں پر حالیہ حملہ اور جنوبی کشمیر میں ایک پولیس ہیڈ کانسٹیبل اور مہاجر مزدوروں کی ہلاکت شامل ہے۔ بھٹ وادی کشمیر میں سرگرم انتہائی مطلوب دہشت گردوں میں شامل تھا اور بتایا جاتا ہے کہ وہ وادی میں زندہ بچ جانے والا واحد دہشت گرد ہے۔ دو روز قبل وہ ایک مقابلے کے دوران حفاظتی حصار سے فرار ہو گیا تھا جس میں اس کا ساتھی عمر فاروق مارا گیا تھا۔ بدھ کو ایک بار پھر سرچ آپریشن کے دوران سیکورٹی فورسز کا دہشت گردوں سے سامنا ہوا۔ لطیف بھٹ کی ہلاکت سیکورٹی فورسز کی بڑی کامیابی ہے۔ مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ نے بھی لشکر طیبہ کے آخری معروف سرگرم مقامی دہشت گرد کو مارنے پر سیکورٹی فورسز کی تعریف کی۔ ایک وقت تھا جب کشمیر میں دہشت گردانہ حملے روزانہ ہوتے تھے۔ غور طلب ہے کہ 2001 میں دہشت گردانہ حملوں میں تقریباً دو ہزار لوگ مارے گئے تھے۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ اب حالات بہت بہتر ہیں۔ ریاست میں تعینات سیکورٹی فورسز دہشت گردی کے خاتمے کے لیے پرعزم ہیں۔ اس سال اب تک تعیس دہشت گرد مارے جا چکے ہیں اور عام شہریوں اور سیکورٹی فورسز کو نیشنل کم جانی نقصان پہنچایا ہے۔ تاہم یہ دعویٰ درست نہیں ہوگا کہ دہشت گردی کا مکمل خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ درحقیقت، جب تک دہشت گردی کو سرحد پار سے حمایت ملتی رہے گی، کشمیر میں دہشت گردانہ تشدد کو مکمل طور پر روکنے کی توقع نہیں کی جا سکتی۔ اس کے باوجود اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ دہشت گردی کے تشدد کو روکنے میں خاطر خواہ کامیابیاں حاصل کی گئی ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ کشمیر میں دہشت گردی کے تشدد میں اس سال انتیس افراد ہلاک ہوئے ہیں، جبکہ 2025 میں انیس اور 2024 میں ایک سو چھبیس افراد ہلاک ہوئے تھے۔ واضح رہے کہ دہشت گردوں کو گھیرنے اور ختم کرنے کی حکمت عملی تیزی سے کامیاب ثابت ہو رہی ہے۔ اس کی ایک وجہ سیکورٹی اور دفاعی فورسز کے درمیان بہتر تال میل بتائی جاتی ہے۔ تاہم اس بات کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ یہ کامیابی مقامی آبادی کے تعاون کے بغیر ممکن نہیں تھی۔ ایک وقت تھا جب دہشت گرد مقامی لوگوں کو جوتو ڑ کر نے اور ان کی حمایت اور تحفظ حاصل کرنے میں کامیاب تھے۔ اب صورت حال نمایاں طور پر بدل چکی ہے۔ کشمیری جان چکے ہیں کہ بندوق ان کے مسائل کا حل نہیں ہے۔ جس کے نتیجے میں پڑوسی ملک پاکستان کی سازش کمزور پڑنے لگی ہے۔ تاہم یہ بھی حقیقت ہے کہ پاکستان اپنی سرگرمیوں سے باز نہیں آئے گا۔ ایسے میں سیکورٹی فورسز کو اپنی گرفت ڈھیلی نہیں کرنی چاہیے۔ اس کے ساتھ ساتھ کشمیر یوں کا اعتماد جیتنے کی کوششیں بھی جاری رکھنی چاہئیں۔ انہیں یہ باور کرانا ہوگا کہ ریاست میں امن کی بحالی کے بغیر کشمیر میں معاشی اور سماجی ترقی ناممکن ہے۔ ریاست میں امن کی بحالی کی کوششیں آئین کی روشنی میں جاری رہنی چاہئیں۔

اسٹین سوامی کیس، تاخیر یا انصاف کا قتل؟

روزنامہ صحافت کے ادارتی صفحہ پر شائع ہونے والے اداریے کا اردو ترجمہ

آئین کے تحت ہر شہری کو یکساں حقوق حاصل ہیں، اور ان حقوق کا تحفظ عدلیہ کی ذمہ داری ہے۔ لیکن جب عدالتی کارروائی ہی سزا بن جائے، تو انصاف کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے۔ بزرگ سماجی کارکن فادر اسٹین سوامی کا معاملہ اس کی ایک افسوسناک مثال ہے۔ 84 سال کی عمر میں، پارکنسن کے مرض اور متعدد بیماریوں کے باوجود، انہیں طویل عرصے تک جیل میں رکھا گیا۔ ان کی ضمانت کی درخواست پر پہلے نچلی عدالتیں اور بعد میں بمبئی ہائی کورٹ نے انسانی ہمدردی کے پہلو سامنے رکھ کر غور کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ کیا اس کے پس پشت ججوں کو لویا معاملے کی طرح اپنی حرکت قلب بند ہونے سے موت کا خطرہ تھا؟ کیا عدلیہ پر دھڑے بندیوں کی طرح کسی سیاسی پارٹی یا کسی مبینہ سماجی تنظیم کا دباؤ تھا؟ شائد اس طرح کے سوالوں کے اب کبھی جواب نہ مل سکیں۔ البتہ فادر اسٹین کی عرضی کو ان کی موت کے پانچ سال بعد مسترد کر دیئے جانے سے ایک بات پھر واضح ہو گئی ہے کہ ہماری عدالتوں کے لیے کسی معاملے کی سماعت کرتے وقت تعجیل اور تاخیر کے اس پیمانے کو کم ہی سامنے رکھا جاتا ہے کہ جس کا تقاضہ قانون بھی کرتا ہے اور انصاف کو فطری اصول بھی۔

○○○

20 اکتوبر 2020 کو دہشت گردی پھیلانے کے الزام میں اس وقت گرفتار کیا گیا کہ جب انکی عمر 83 سال تھی۔ ایک شخص اس عمر میں اور کسی انتہا پسند تنظیم کی مبینہ حمایت کرنے کی بادجود بھی کیا ایک ایسا دہشت گرد ہو سکتا ہے کہ جس کی ضمانت کو ملک کے لیے بڑا خطرہ مانا جائے، اور اس کی ضمانت کی درخواست کو بار بار مسترد کیا جائے؟ اس کا جواب شائد ہمارے اس عدالتی نظام کے پاس بھی نہیں کہ جو بار بار محض زبانی طور پر ضمانت کو اصول اور جیل کو استثناء قرار دیتا ہے۔ فادر اسٹین سوامی کے تعلق سے یہ بات قابل ذکر ہے کہ میڈیکل رپورٹوں کے مطابق وہ پارکنسن بیماری کا شکار تھے۔ اس بادجود عدالت میں ان کی ضمانت کی درخواست کو بار بار مسترد کر دیا گیا۔ معاملہ یہاں بھی وہی ہے کہ جو شرجیل امام یا عمر خالد کا ہے۔ یعنی جس طرح ان دو طرفان کے خلاف برسوں گزر جانے اور فردِ جرم طے نہ ہونے کے بادجود انھیں بغیر کسی ٹھوس بنیاد کے ضمانت دینے کا ہم کیا جا رہا ہے اسی طرح فادر اسٹین سوامی کے معاملے میں بھی کیا گیا۔ بلکہ فادر کا معاملہ اور زیادہ باعث تشویش اور عدل وانصاف کی دھجیاں اڑانے کی المناک مثال ہے کہ شرجیل امام اور عمر خالد جن جگہ فادر اسٹین سوامی کی عمر انتقال کے وقت 84 سال ہو چکی تھی، لیکن اس کے باوجود بمبئی ہائی کورٹ نے تقریباً 70 دن تک اسٹین سوامی کی عرضی کی سماعت پر کوئی ہمدردانہ موقف اختیار کرتے ہوئے سماعت کا فیصلہ نہیں لیا۔

بالآخر فادر کی اسی عالم بیچارگی میں موت ہوگئی۔ ایک بزرگ اور سن رسیدہ بیمار کو انصاف کی تحریر حکومت یا جانچ ایجنسی نہیں دے سکی ہے۔ یہ واقعہ یا سانحہ کم جنوری 2018 کو مہاراشٹر کے شہر پونے کے ایک قریبی گاؤں دن قبل یعنی گزشتہ سال کے اختتام کے روز پونے کے شنیوار واڑہ میں (ایلگار پریشد) کے نام سے ایک کانفرنس منعقد کی گئی، جس میں دلتوں کی بڑی تعداد شریک ہوئی تھی۔ اسی دن یا اگلے دن یعنی یکم جنوری 2018 کو بھیما کورے گاؤں میں بڑی تعداد میں لوگ جمع ہوئے، اور وہ گروپوں کے درمیان پر پرتشدد واقعات رونما ہوئے۔ جس میں ایک شخص کی موت اور کافی لوگ زخمی ہوئے۔ پونے سے باہر اس تشدد نے پورے مہاراشٹر کے ساتھ ہندوستان کے دیگر حصوں کو بھی اپنی گرفت میں لے لیا۔ معاملے کی جانچ کا کام این آئی اے کو سونپا گیا اور اس نے جلد ہی اپنی رپورٹ حکومت کو سونپ دی۔ شروع میں تو دلت کارکنوں کے الزام کی بنا پر اس معاملے میں چند ہندوتو وادیوں کے خلاف رپورٹ درج ہوئی، لیکن بعد میں تشدد کے پس پشت ماؤ نواز تنظیموں کا ہاتھ ہونے کے الزامات سامنے آئے اور دھوئی کیا گیا کہ ایلگار پریشد کے پروگرام کو ماؤ نوازوں کی حمایت حاصل تھی۔ نتیجتاً پریشد کے پروگرام کے منتظرین کے خلاف مقدمات درج کیے گئے، اور یو اے پی اے کے قانونی نفاذ کی بھی بات کہی گئی، جس میں دلتوں کی ایک بڑی تعداد گرفتار کیا گیا۔ ان میں فادر کیتھولک عیسائی اور قبائلی حقوق کے بڑے پیروکار تھے۔ انھوں نے اپنی زندگی کے تقریباً چالیس سال بہار و جھارکھنڈ میں قبائلیوں کی خدمت کی تھی اور گرفتار کیا گیا کہ جب ان کی عمر 83 سال تھی۔ ایک شخص اس عمر میں اور کسی انتہا پسند تنظیم کی مبینہ حمایت کرنے کے باوجود بھی کیا ایک ایسا دہشت گرد ہو سکتا ہے، کہ جس کی ضمانت کو ملک کے لیے بڑا خطرہ مانا جائے، اور اس کی ضمانت کی درخواست کو بار بار مسترد کیا جائے؟ اس کا جواب شائد ہمارے اس عدالتی نظام کے پاس بھی نہیں کہ جو بار بار محض زبانی طور پر ضمانت کو اصول اور جیل کو استثناء قرار دیتا ہے۔

فادر کیتھولک عیسائی اور قبائلی حقوق کے بڑے پیروکار تھے۔ انھوں نے اپنی زندگی کے تقریباً چالیس سال بہار و جھارکھنڈ میں قبائلیوں کی خدمت کی تھی اور گرفتار کیا گیا کہ جب ان کی عمر 83 سال تھی۔ ایک شخص اس عمر میں اور کسی انتہا پسند تنظیم کی مبینہ حمایت کرنے کے باوجود بھی کیا ایک ایسا دہشت گرد ہو سکتا ہے، کہ جس کی ضمانت کو ملک کے لیے بڑا خطرہ مانا جائے، اور اس کی ضمانت کی درخواست کو بار بار مسترد کیا جائے؟ اس کا جواب شائد ہمارے اس عدالتی نظام کے پاس بھی نہیں کہ جو بار بار محض زبانی طور پر ضمانت کو اصول اور جیل کو استثناء قرار دیتا ہے۔

اے قانون کے تحت 16 دانشوروں کو گرفتار کر لیا گیا۔ ان میں ملک کے مشہور حقوق انسانی کے کارکن، اساتذہ اور وکلا، شامل تھے۔ ان میں ہی فادر اسٹین سوامی بھی شامل تھے۔ فادر کیتھولک عیسائی اور قبائلی حقوق کے بڑے پیروکار تھے۔ انھوں نے اپنی زندگی کے تقریباً چالیس سال بہار و جھارکھنڈ میں قبائلیوں کی خدمت کی تھی اور گرفتار کیے گئے ملزمان میں سب سے معمر تھے۔ بنیادی طور پر ان کا تعلق فلپائن کی راہبہ حانی نیلا سے تھا۔ لیکن سماجی خدمات کے سبب انھوں نے ہندوستان کو ہی اپنا جائے عمل بنا لیا تھا۔ بہر حال فادر کو 20 اکتوبر 2020 کو دہشت گردی پھیلانے کے الزام میں اس وقت گرفتار کیا گیا کہ جب ان کی عمر 83 سال تھی۔ ایک شخص اس عمر میں اور کسی انتہا پسند تنظیم کی مبینہ حمایت کرنے کے باوجود بھی کیا ایک ایسا دہشت گرد ہو سکتا ہے، کہ جس کی ضمانت کو ملک کے لیے بڑا خطرہ مانا جائے، اور اس کی ضمانت کی درخواست کو بار بار مسترد کیا جائے؟ اس کا جواب شائد ہمارے اس عدالتی نظام کے پاس بھی نہیں کہ جو بار بار محض زبانی طور پر ضمانت کو اصول اور جیل کو استثناء قرار دیتا ہے۔

فادر اسٹین سوامی کے تعلق سے یہ بات قابل ذکر ہے کہ میڈیکل رپورٹوں کے مطابق وہ پارکنسن بیماری کا شکار تھے۔ اس بادجود عدالت میں ان کی ضمانت کی درخواست کو بار بار مسترد کر دیا گیا۔ معاملہ یہاں بھی وہی ہے کہ جو شرجیل امام یا عمر خالد کا ہے۔ یعنی جس طرح ان دو طرفان کے خلاف برسوں گزر جانے اور فردِ جرم طے نہ ہونے کے بادجود انھیں بغیر کسی ٹھوس بنیاد کے ضمانت دینے کا ہم کیا جا رہا ہے اسی طرح فادر اسٹین سوامی کے معاملے میں بھی کیا گیا۔ بلکہ فادر کا معاملہ اور زیادہ باعث تشویش اور عدل وانصاف کی دھجیاں اڑانے کی المناک مثال ہے کہ شرجیل امام اور عمر خالد جن جگہ فادر اسٹین سوامی کی عمر انتقال کے وقت 84 سال ہو چکی تھی، لیکن اس کے باوجود بمبئی ہائی کورٹ نے تقریباً 70 دن تک اسٹین سوامی کی عرضی کی سماعت پر کوئی ہمدردانہ موقف اختیار کرتے ہوئے سماعت کا فیصلہ نہیں لیا۔

بالآخر فادر کی اسی عالم بیچارگی میں موت ہوگئی۔ ایک بزرگ اور سن رسیدہ بیمار کو انصاف کیتھولک عیسائی اور قبائلی حقوق کے بڑے پیروکار تھے۔ انھوں نے اپنی زندگی کے تقریباً چالیس سال بہار و جھارکھنڈ میں قبائلیوں کی خدمت کی تھی اور گرفتار کیا گیا کہ جب ان کی عمر 83 سال تھی۔ ایک شخص اس عمر میں اور کسی انتہا پسند تنظیم کی مبینہ حمایت کرنے کے باوجود بھی کیا ایک ایسا دہشت گرد ہو سکتا ہے، کہ جس کی ضمانت کو ملک کے لیے بڑا خطرہ مانا جائے، اور اس کی ضمانت کی درخواست کو بار بار مسترد کیا جائے؟ اس کا جواب شائد ہمارے اس عدالتی نظام کے پاس بھی نہیں کہ جو بار بار محض زبانی طور پر ضمانت کو اصول اور جیل کو استثناء قرار دیتا ہے۔

فادر اسٹین سوامی کے تعلق سے یہ بات قابل ذکر ہے کہ میڈیکل رپورٹوں کے مطابق وہ پارکنسن بیماری کا شکار تھے۔ اس بادجود عدالت میں ان کی ضمانت کی درخواست کو بار بار مسترد کر دیا گیا۔ معاملہ یہاں بھی وہی ہے کہ جو شرجیل امام یا عمر خالد کا ہے۔ یعنی جس طرح ان دو طرفان کے خلاف برسوں گزر جانے اور فردِ جرم طے نہ ہونے کے بادجود انھیں بغیر کسی ٹھوس بنیاد کے ضمانت دینے کا ہم کیا جا رہا ہے اسی طرح فادر اسٹین سوامی کے معاملے میں بھی کیا گیا۔ بلکہ فادر کا معاملہ اور زیادہ باعث تشویش اور عدل وانصاف کی دھجیاں اڑانے کی المناک مثال ہے کہ شرجیل امام اور عمر خالد جن جگہ فادر اسٹین سوامی کی عمر انتقال کے وقت 84 سال ہو چکی تھی، لیکن اس کے باوجود بمبئی ہائی کورٹ نے تقریباً 70 دن تک اسٹین سوامی کی عرضی کی سماعت پر کوئی ہمدردانہ موقف اختیار کرتے ہوئے سماعت کا فیصلہ نہیں لیا۔

بالآخر فادر کی اسی عالم بیچارگی میں موت ہوگئی۔ ایک بزرگ اور سن رسیدہ بیمار کو انصاف کیتھولک عیسائی اور قبائلی حقوق کے بڑے پیروکار تھے۔ انھوں نے اپنی زندگی کے تقریباً چالیس سال بہار و جھارکھنڈ میں قبائلیوں کی خدمت کی تھی اور گرفتار کیا گیا کہ جب ان کی عمر 83 سال تھی۔ ایک شخص اس عمر میں اور کسی انتہا پسند تنظیم کی مبینہ حمایت کرنے کے باوجود بھی کیا ایک ایسا دہشت گرد ہو سکتا ہے، کہ جس کی ضمانت کو ملک کے لیے بڑا خطرہ مانا جائے، اور اس کی ضمانت کی درخواست کو بار بار مسترد کیا جائے؟ اس کا جواب شائد ہمارے اس عدالتی نظام کے پاس بھی نہیں کہ جو بار بار محض زبانی طور پر ضمانت کو اصول اور جیل کو استثناء قرار دیتا ہے۔

فادر اسٹین سوامی کے تعلق سے یہ بات قابل ذکر ہے کہ میڈیکل رپورٹوں کے مطابق وہ پارکنسن بیماری کا شکار تھے۔ اس بادجود عدالت میں ان کی ضمانت کی درخواست کو بار بار مسترد کر دیا گیا۔ معاملہ یہاں بھی وہی ہے کہ جو شرجیل امام یا عمر خالد کا ہے۔ یعنی جس طرح ان دو طرفان کے خلاف برسوں گزر جانے اور فردِ جرم طے نہ ہونے کے بادجود انھیں بغیر کسی ٹھوس بنیاد کے ضمانت دینے کا ہم کیا جا رہا ہے اسی طرح فادر اسٹین سوامی کے معاملے میں بھی کیا گیا۔ بلکہ فادر کا معاملہ اور زیادہ باعث تشویش اور عدل وانصاف کی دھجیاں اڑانے کی المناک مثال ہے کہ شرجیل امام اور عمر خالد جن جگہ فادر اسٹین سوامی کی عمر انتقال کے وقت 84 سال ہو چکی تھی، لیکن اس کے باوجود بمبئی ہائی کورٹ نے تقریباً 70 دن تک اسٹین سوامی کی عرضی کی سماعت پر کوئی ہمدردانہ موقف اختیار کرتے ہوئے سماعت کا فیصلہ نہیں لیا۔

بالآخر فادر کی اسی عالم بیچارگی میں موت ہوگئی۔ ایک بزرگ اور سن رسیدہ بیمار کو انصاف

فرام کرانے میں ہمارا وہ نظام عدل اور قانون ناکام ہو گیا کہ جو انصاف میں تاخیر کو انصاف کا قتل قرار دیتا ہے۔ کیا ملک کی عدلیہ اب یہ تسلیم کرے گی کہ فادر اسٹین سوامی کے معاملے میں انھیں ضمانت ملنے کے تمام جائز اسباب کے باوجود انصاف کا قتل کر دیا گیا؟ کیا اس بات کا کبھی پتہ لگ پائے گا کہ بھیما کورے گاؤں میں جو پرُتشدد برسوں سے دلت طبقہ اپنی جیت کے طور پر لیکن پرامن طریقے سے منعقد کر رہا تھا اس پروگرام میں کسی کی اشتعال انگیز تقاریر کو بہانہ بنا کر اور دلتوں کے ایک پرامن مجمع کے خلاف میدان میں آنے والے اور تشدد پھیلانے والے لوگ کون تھے، اور کس کے اشارے پر انھوں نے دلتوں کو نشانہ بنایا کہ ان کے ہی حامی لیکن امن پسند دانشور طبقے پر ظلم کیا، اور اس حملے کو کیا کہا جائے کہ ایک بزرگ اور عوامی وسماجی خدمتگار کے طور پر کئی دہائیوں سے اپنی پہچان رکھنے والے فادر اسٹین کو نہ صرف گرفتار کیا گیا، بلکہ بغیر کسی فرد جرم کے، بغیر مقدمہ شروع ہونے، انھیں طویل عرصے تک جیل میں رکھا گیا۔ ان کی ضمانت کی درخواست پر پہلے نچلی عدالتیں اور بعد میں ممبئی ہائی کورٹ نے انسانی ہمدردی کے پہلو سامنے رکھ کر غور کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ کیا اس کے پس پشت ججوں کو لویا معاملے کی طرح اپنی حرکت قلب بند ہونے سے موت کا خطرہ تھا؟ کیا عدلیہ پر دھڑے بندیوں کی طرح کسی سیاسی پارٹی یا کسی مبینہ سماجی تنظیم کا دباؤ تھا؟ شائد اس طرح کے سوالوں کے اب کبھی جواب نہ مل سکیں۔ البتہ فادر اسٹین کی عرضی کو ان کی موت کے پانچ سال بعد مسترد کر دیئے جانے سے ایک بات پھر واضح ہو گئی ہے کہ ہماری عدالتوں کے لیے کسی معاملے کی سماعت کرتے وقت تعجیل اور تاخیر کے اس پیمانے کو کم ہی سامنے رکھا جاتا ہے کہ جس کا تقاضہ قانون بھی کرتا ہے اور انصاف کو فطری اصول بھی۔

○○○

ایک اچھا مسلمان اور ایک ذمہ دار شہری: ایمان اور ملکی آئین کا تقاضا

ڈاکٹر عثمان

کیا مذہب اور ایمان صرف نماز ادا کرنے، روزے رکھنے، مذہبی رسومات بجا لانے اور دینی فرائض کی ادائیگی تک محدود ہیں، یا ان کا اظہار ہمارے سماجی رویوں، باہمی تعلقات اور دوسروں کی خدمت میں بھی ہونا چاہیے؟ آج یہ سوال غور وفکر اور بحث ومباحثے کا اہم ترین موضوعات میں سے ایک ہے۔ ہندوستان جیسے متنوع اور جمہوری ملک میں اس کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے، جہاں مختلف مذاہب، تہذیبوں، زبانوں اور سماجی پس منظر سے تعلق رکھنے والے لوگ ایک مشترکہ مستقبل کے ساتھ زندگی گزارتے ہیں۔

اسلامی نقطہ نظر سے دین صرف ایک فرد اور اللہ تعالیٰ کے درمیان تعلق تک محدود نہیں ہے، بلکہ یہ ایک اخلاقی ذمہ داری بھی ہے جو انسانی کردار کی تشکیل کرتی ہے اور دوسروں کے ساتھ معاملات کو منظم کرتی ہے اور انسانیت کی خدمت کرنا اسلام میں محض اختیاری خوبیاں نہیں ہیں، بلکہ یہ اس کے اخلاقی نظام اور بنیادی تعلیمات کا لازمی حصہ ہیں۔

قرآن مجید اہل ایمان کو ہدایت دیتا ہے: ”اے ایمان والو! انصاف پر مضبوطی سے قائم رہنے والے اور اللہ کے لیے گواہی دینے والے بنو، خواہ یہ گواہی تمہارے اپنے خلاف ہو یا تمہارے والدین اور رشتہ داروں کے خلاف۔“ (القرآن، 135:4)

یہ ہدایت اس رجحان کی نفی کرتی ہے جس میں ذاتی مفادات، خاندانی وفاداریوں، گروہی وابستیوں یا سیاسی ترجیحات کو حق وسچ پر ترجیح دی جاتی ہے۔ انصاف کا پابند شخص کسی ایسے فرد کی حمایت محض اس لیے نہیں کرتا کہ وہ اس کی اپنی برادری سے تعلق رکھتا ہے، جبکہ اسے غلط کام کیا ہو۔ اسی طرح ایک دمہ دار شہری کسی جھوٹ کو محض اس لیے قبول نہیں کرتا کہ اسے کوئی ایسی سیاسی جماعت یا سماجی گروہ پسند کرتا ہے جس سے وہ وابستگی رکھتا ہے۔

انسانی حقوق کا احترام بھی اسلامی اصولوں اور اخلاقیات کا ایک بنیادی پہلو ہے۔ قرآن مجید اعلان کرتا ہے:

”اور بے شک ہم نے اولادِ آدم کو عزت بخشی۔“ (القرآن، 70:17)

انسانی وقار کی خاص نسل، قومیت یا سماجی طبقے تک محدود نہیں ہے۔ یہ اصول انسانی زندگی کے احترام، کمزور طبقات کے تحفظ اور تذلیل، استحصال اور امتیازی سلوک کی مخالفت کے لیے ایک مضبوط بنیاد فراہم کرتا ہے۔

ایک اچھا مسلمان اس وقت خاموش اور لاتعلق نہیں رہ سکتا جب غریبوں کو ان کے حقوق سے محروم کیا جا رہا ہو، مزدوروں کا استحصال ہو رہا ہو، خواتین کے ساتھ ناانصافی کی جا رہی ہو، بچوں کو تعلیم سے محروم رکھا جا رہا ہو یا افراد کو امتیازی سلوک کا سامنا ہو۔ ضرورت مندوں کے ساتھ ہمدردی صرف کبھی کبھار صدقہ و خیرات کرنے تک محدود نہیں رہنی چاہیے، بلکہ اس کا اظہار ان کے حالات بہتر بنانے اور انہیں ان کے جائز حقوق دلانے کی مسلسل کوششوں کی صورت میں ہونا چاہیے۔

آئین اور قانون کی حکمرانی: ایک آئینی جمہوریت میں ذمہ دار شہری ہونے کے لیے ملک کے آئینی ڈھانچے، قوانین، اداروں اور شہری ذمہ داریوں سے آگاہی ضروری ہے۔ شہریوں کو اپنے حقوق سے واقف ہونا چاہیے، بلکہ ریاستی اختیارات کی حدود کو سمجھنا چاہیے اور اپنے مفادات کے تحفظ اور شکایات کے ازالے کے لیے قانونی اور جمہوری طریقے اختیار کرنا چاہئیں۔ دستور ہند کا آئین ایک ایسا مشترکہ نظام فراہم کرتا ہے جس کے تحت مختلف مذہبی اور ثقافتی برادریوں سے تعلق رکھنے والے افراد یکساں شہریت کے حقوق سے مستفید ہوتے ہیں۔ آئین کی بنیادی اقدار، یعنی انصاف، آزادی، مساوات اور اخوت، غیر معمولی تنوع رکھنے والے معاشرے کے لیے خصوصی اہمیت رکھتی ہیں۔

انفرادی نیکی سے سماجی خدمت تک

دینی وابستگی اس وقت وسیع تر سماجی اہمیت اختیار کرتی ہے جب وہ انسان کو دوسروں کی زندگی بہتر بنانے کی ترغیب دیتی ہے۔ نماز، روزہ، صدقہ اور عبادت کی دیگر صورتیں انسان میں تنظم و ضبط، عاجزی، ضبطِ نفس اور ہمدردی جیسی صفات پیدا کرتی ہیں۔ ان صفات کا اظہار کام کی جگہ، کاروباری معاملات، سرکاری اداروں اور محلے میں بھی ہونا چاہیے۔ اگر دینی عبادات اور اعمال انسان کے کردار پر ایسا مثبت اثر پیدا نہیں کر رہے تو یقیناً اس میں خود اتصالی اور اصلاح کی گنجائش موجود ہے۔

نوجوانوں کو یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ دین اور جدید شہری زندگی ایک دوسرے کے مخالف نہیں۔ ایک نوجوان بیک وقت اپنے دین سے وابستہ، جدید تعلیم یافتہ، قانون کا احترام کرنے والا، ٹیکنالوجی سے واقف اور ملک کی ترقی کے لیے فعال کردار ادا کرنے والا شہری بن سکتا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ نوجوان نفرت، تعصب، تشدد، عشائیت اور جھوٹی معلومات سے دور رہیں اور تعلیم، ہنر، تحقیق، کاروبار، خدمت اور ثبت سماجی سرگرمیوں کو اپنی ترجیح بنائیں۔ حقیقت یہ ہے کہ دینی وابستگی اور ذمہ دار شہریت کو ایک دوسرے کے مقابل کھڑا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اسلام انسان کو سچائی، عدل، امانت، رحم، خدمت اور ذمہ داری کی تعلیم دیتا ہے۔ یہ اقدار ایک اچھے مسلمان اور ایک ذمہ دار شہری، دونوں کی بنیاد ہیں۔ جب ایک شخص اپنے ایمان کو اپنے سماجی کردار میں ظاہر کرتا ہے، تو وہ ایک ایسا ماحول بناتا ہے جہاں اعتماد، تعاون اور باہمی احترام پروان چڑھتا ہے۔ یہ ماحول ایک مضبوط اور پرامن سماج کی بنیاد ہے۔

قرآن مجید ارشاد فرماتا ہے: ”اور نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرو اور گناہ اور زیادتی کے کاموں میں تعاون نہ کرو۔“ (القرآن، 2:5)

یہ اصول ہمیں ان افراد اور اداروں کے ساتھ تعاون کی ترغیب دیتا ہے جو تعلیم، صحت، غربت کے خاتمے، ماحولیاتی تحفظ، قدرتی آفات سے متاثرہ افراد کی امداد اور سماجی انصاف کے مشعوں میں کام کر رہے ہیں۔

آئین اور قانون کی حکمرانی

ایک آئینی جمہوریت میں ذمہ دار شہری ہونے کے لیے ملک کے آئینی ڈھانچے، قوانین، اداروں اور شہری ذمہ داریوں سے آگاہی ضروری ہے۔ شہریوں کو اپنے حقوق سے واقف ہونا چاہیے، بلکہ ریاستی اختیارات کی حدود کو سمجھنا چاہیے اور اپنے مفادات کے تحفظ اور شکایات کے ازالے کے لیے قانونی اور جمہوری طریقے اختیار کرنا چاہئیں۔ دستور ہند کا آئین ایک ایسا مشترکہ نظام فراہم کرتا ہے جس کے تحت مختلف مذہبی اور ثقافتی برادریوں سے تعلق رکھنے والے افراد یکساں شہریت کے حقوق سے مستفید ہوتے ہیں۔ آئین کی بنیادی اقدار، یعنی انصاف، آزادی، مساوات اور اخوت، غیر معمولی تنوع رکھنے والے معاشرے کے لیے خصوصی اہمیت رکھتی ہیں۔

مذہبی شناخت اور مشترکہ شہریت: عصر حاضر کے عوامی مباحثوں میں ایک عام غلط فہمی یہ پائی جاتی ہے کہ مضبوط مذہبی شناخت لازماً قومی وفاداری سے متصادم ہوتی ہے۔ یہ تصور ایمان اور شہریت کے درمیان ایک مصنوعی انتخاب پیدا کرتا ہے، گویا ملک سے اپنی وابستگی ثابت کرنے کے لیے افراد کو اپنی مذہبی شناخت کمزور کرنا ضروری ہے۔ ایسا انتخاب نہ تو ضروری ہے اور نہ ہی قبول۔ ایک مسلمان اسلامی عقائد اور مذہبی اعمال سے مضبوط وابستگی برقرار رکھتے ہوئے ایک مکمل محب وطن شہری بھی ہو سکتا ہے۔

ہندوستان کا آئینی نظام مذہبی تنوع کو تسلیم کرتے ہوئے شہریت کے مشترکہ اصول قائم کرتا ہے۔ اسی طرح قرآن مجید سماجی زندگی کے لیے یہ اصول بیان کرتا ہے:

”اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں مختلف قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کیا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ بے شک اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔“ (القرآن، 13:49)

یہ آیت انسانی تنوع کو نظام الٰہی کا حصہ قرار دیتی ہے اور اسے دشمنی کے بجائے باہمی تعارف، شناخت اور سمجھ بوجھ کا ذریعہ بناتی ہے۔ اس کا مقصد انسانی اختلافات کو ختم کرنا نہیں، بلکہ انہیں باہمی احترام اور بقائے باہمی کے وسیع تر دائرے میں رکھنا ہے۔

جب ایمان اخلاقی دیانت داری کا سرچشمہ بن جائے، شہریت انسانیت کی خدمت کی بنیاد بن جائے اور حب الوطنی ہر ہم وطن کی فلاح و بہبود کی فکر میں ڈھل جائے تو ایک زیادہ منصفانہ پُرامن، ہم آہنگ اور فلاحی ہندوستان کی بنیادیں مضبوط ہوتی ہیں۔

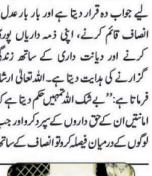
اس کا مثالی تصور سادہ مگر نہایت گہرا ہے:

مسلمان ہونے کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفادار رہنا، اس کی مخلوق کے ساتھ انصاف کرنا، قانون کی پابندی کرنا، کمزوروں کے ساتھ ہمدردی کا مظاہرہ کرنا اور ملک کی فلاح و بہبود اور ترقی کے لیے اپنی وابستگی برقرار رکھنا۔

●●●

ایک مسلمان کی پہچان کیا ہے؟

عبادت سے کردار تک، حقوق العباد سے آئینی ذمہ داری تک۔ ایک اچھے مسلمان اور ذمہ دار شہری کا جامع تصور



محمد مبارک پلول

گذشتہ سے پیوستہ

شہری کو اپنے حقوق کا علم ہونا چاہیے، لیکن ساتھ ہی اسے یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ قانون کی پابندی، دوسروں کے حقوق کا احترام، عوامی املاک کے تحفظ اور پرامن طریقے سے اپنے مسائل کا حل تلاش کرنا بھی اس کی ذمہ داری ہے۔ ہندوستان کا آئین ایک ایسے مشترکہ نظام کی بنیاد فراہم کرتا ہے جس میں مختلف مذاہب، زبانوں، ثقافتوں اور سماجی پس منظر رکھنے والے شہری ایک مشترکہ طبیعہ (NET) دہشت گرد کمانڈر اور مقامی جنگجو، بدھ کو جنوبی کشمیر کے کولگام ضلع میں سیکورٹی فورسز کے ساتھ ایک تصادم میں مارا گیا۔ حکام کے مطابق، اسے گھیرنے کے بعد، سیکیورٹی فورسز نے اسے ہتھیار ڈالنے کا موقع دیا، لیکن اس نے ہتھیار ڈالنے سے انکار کر دیا۔ پولیس کا کہنا ہے کہ لطیف بھٹ کئی دہشت گردانہ حملوں میں ملوث تھا، جن میں سنٹرل ریزرو پولیس فورس (سی آر پی ایف) کے اہلکاروں پر حالیہ حملہ اور جنوبی کشمیر میں ایک پولیس ہیڈ کانسٹیبل اور مہاجر مزدوروں کی ہلاکت شامل ہے۔ بھٹ وادی کشمیر میں سرگرم انتہائی مطلوب دہشت گردوں میں شامل تھا اور بتایا جاتا ہے کہ وہ وادی میں زندہ بچ جانے والا واحد دہشت گرد ہے۔ دو روز قبل وہ ایک مقابلے کے دوران حفاظتی حصار سے فرار ہو گیا تھا جس میں اس کا ساتھی عمر فاروق مارا گیا تھا۔ بدھ کو ایک بار پھر سر

میرا روڈ کی چال میں گیس سلنڈر لیک ہونے سے آگ سات سالہ بچی سمیت چار افراد جھلس گئے



ممبئی: میرا روڈ ایسٹ کے کاشی میرا علاقے میں واقع چتا نگری کی ایک چال میں جمعرات کی شام گھر کے اندر آگ لگنے سے سات سالہ بچی سمیت چار افراد جھلس کر زخمی ہوگئے۔ فائر بریگیڈ کی ابتدائی جانچ کے مطابق گھریلو ایل پی جی سلنڈر سے گیس لیک ہونے کے سبب گھر میں یکس دم آگ بھڑک اٹھی۔ جیسے ہی کسی نے گھر میں بجلی کا سوئچ آن کیا، یکس نے آگ پکڑ لی اور اچانک شعلے بھڑک اٹھے۔ حادثے میں سات سالہ مونتی چوہان تقریباً 40 سے 45 فیصد جھلس گئی، جبکہ دیگر تین زخمیوں کے جسم پر 10 سے 20 فیصد تک جھلسنے کے زخم آئے ہیں۔ ابتدائی طور پر تمام زخمیوں کو بھاجیدر کے پنڈت بھیم سین جوشی اسپتال لے جایا گیا، تاہم حالت کی تشخیص کے بعد انہیں مزید علاج کے لیے ممبئی کے ای ایم اسپتال منتقل کردیا گیا۔

یکساں سول کوڈ پر عوامی رائے جاننے کیلئے ممبئی میں کل سے دو روزہ سماعت

جسٹس رنجنا پرکاش ڈیسائی کی سربراہی میں قائم کمیٹی 21 اور 22 نومبر کو شہریوں اور مختلف تنظیموں کی تجاویز سنے گی، شادی، طلاق، لیو اِن ریلیشن شپ اور وراثت جیسے اہم موضوعات زیر بحث آئیں گے



ممبئی: مہاراشٹر حکومت کی جانب سے مجوزہ یکساں سول کوڈ (UCC) کا مسودہ تیار کرنے کے لیے تشکیل دی گئی کمیٹی ممبئی اور کونکن ڈویژن کے سات اضلاع کے شہریوں اور مختلف تنظیموں کی آراء اور تجاویز حاصل کرنے کے لیے 21 اور 22 نومبر کو دو روزہ کھلی سماعت منعقد کرے گی۔ سپریم کورٹ کی سابق جسٹس رنجنا پرکاش ڈیسائی کی سربراہی میں قائم سول کوڈ کمیٹی 21 نومبر کو ممبئی کی کلکٹریٹ کے احاطے میں واقع پانچ منزلہ ہال میں ہوگی۔ اس کے علاوہ 22 نومبر تک ضلع وار سماعت نوی ممبئی کے کونکن بھون میں واقع ڈویژنل کمشنر کے دفتر کے کمیٹی ہال میں منعقد کی جائیں گی۔ ریاستی حکومت کی جانب سے جاری بیان کے مطابق شہری، سماجی تنظیموں کے نمائندے اور دیگر متعلقہ فریقین ان ساتھوں میں شرکت کر کے کمیٹی کے سامنے براہِ راست اپنی تجاویز پیش کرسکتے ہیں۔ جوشی ریٹائرڈ ممبئی کے کونکن بھون تک پہنچنے سے قاصر ہوں گے، وہ اپنے متعلقہ ضلع کلکٹر کے دفتر میں مقررہ وقت سے ایک گھنٹہ قبل پہنچ کر ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے کمیٹی کے سامنے اپنی رائے پیش کرسکتے ہیں۔

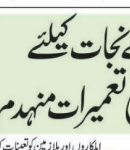
کون سے موضوعات پر رائے لی جائے گی؟

کمیٹی عوام سے یکساں سول کوڈ کے تحت شادی، طلاق، لیو اِن ریلیشن شپ، جانشینی اور وراثت اور جنسی حقوق جیسے اہم معاملات پر تجاویز طلب کرے گی۔ شہریوں کو یہ سہولت بھی فراہم کی گئی ہے کہ وہ ذاتی طور پر سماعت میں شریک ہوئے بغیر مہاراشٹر حکومت کے یکساں سول کوڈ کے آن لائن پورٹل کے ذریعے اپنی تجاویز اور معلومات جمع کراسکتے ہیں۔

واضح رہے کہ یکساں سول کوڈ ملک میں مختلف مذاہب کے لیے رائج شخصی قوانین کی جگہ شادی، طلاق اور وراثت جیسے معاملات میں مشترکہ قانونی ضابطہ نافذ کرنے سے متعلق ہے۔ مہاراشٹر میں اس قانون کے مسودے کی تیاری کے لیے عوامی مشاورت کا یہ مرحلہ اہمیت کا حامل سمجھا جارہا ہے۔ کمیٹی عوام سے موصول ہونے والی تجاویز کی روشنی میں اپنی سفارشات مرتب کرے گی۔

شہریوں کی صحت، جشن وتقریبات کی بھینٹ نہیں چڑھائی جاسکتی ممبئی میں پٹاخوں کی فروخت پر مکمل پابندی عائد کرنے پر غور

بامبے ہائی کورٹ کا سخت موقف، فضائی اور صوتی آلودگی پر تشویش کا اظہار



ممبئی: بامبے ہائی کورٹ نے شہر میں بڑھتی ہوئی فضائی اور صوتی آلودگی اور دیوالی کے دوران پٹاخوں سے ہونے والے آتشزدگی کے واقعات پر سخت تشویش ظاہر کرتے ہوئے ممبئی میں پٹاخوں کی فروخت پر مکمل پابندی عائد کرنے کے امکان پر غور شروع کردیا ہے۔ عدالت نے واضح الفاظ میں کہا کہ چند لوگوں کی خوشی اور جشن کے لیے لاکھوں شہریوں کی صحت اور زندگی کو خطرے میں نہیں ڈالا جاسکتا۔ جسٹس گریش کلگرنی اور جسٹس نیلا گوکھلے پر مشتمل ڈویژن بنچ نے جمعرات کو سماعت کے دوران کہا کہ عدالت کی جانب سے پابندیاں عائد کیے جانے اور انتظامیہ کی کوششوں کے باوجود لوگ مقررہ اوقات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے رات دیر گئے اور صبح چار بجے تک پٹاخے پھوڑتے رہتے ہیں۔

یہ صورتحال شہری نظم وضبط اور سماجی ذمہ داری کی کمی کو ظاہر کرتی ہے۔ عدالت نے کہا کہ ہر شہری کے لیے اپنے گھر میں ایئر پیوریفائر لگانا ممکن نہیں ہے۔ اس لیے حکومت اور متعلقہ اداروں کی ذمہ داری ہے کہ وہ شہریوں کو صاف وہوا اور صحت مند ماحول فراہم کریں۔ عدالت نے اشارہ دیا کہ اگر موجودہ پابندیوں پر عمل درآمد ممکن نہیں ہو رہا تو ممبئی میں پٹاخوں کی فروخت اور انفرادی طور پر پٹاخے پھوڑنے پر مکمل پابندی عائد کرنے کے علاوہ کوئی راستہ نہیں بچے گا۔ جسٹس ڈیجو پیش گاؤنکر کی دیگر ممالک کی طرح صرف مخصوص اور منظور شدہ مقامات پر محدود وقت کے لیے اجتماعی آتش بازی کی اجازت دی جاسکتی ہے، تاکہ شہر کے مختلف علاقوں میں انفرادی طور پر پٹاخے پھوڑنے سے پیدا ہونے والی آلودگی اور شور کو روکا جاسکے۔

عدالت نے ریمارکس دیے کہ ہر شہری کے لیے ایئر پیوریفائر لگانا ممکن نہیں ہے۔ اس لیے حکومت اور متعلقہ اداروں کی ذمہ داری ہے کہ وہ شہریوں کو صاف وہوا اور صحت مند ماحول فراہم کریں۔ عدالت نے اشارہ دیا کہ اگر موجودہ پابندیوں پر عمل درآمد ممکن نہیں ہو رہا تو ممبئی میں پٹاخوں کی فروخت اور خلاف ورزی کرتے ہوئے رات دیر گئے اور صبح چار بجے تک پٹاخے پھوڑتے رہتے ہیں۔

یہ صورتحال شہری نظم وضبط اور سماجی ذمہ داری کی کمی کو ظاہر کرتی ہے۔ عدالت نے کہا کہ ہر شہری کے لیے اپنے گھر میں ایئر پیوریفائر لگانا ممکن نہیں ہے۔ اس لیے حکومت اور متعلقہ اداروں کی ذمہ داری ہے کہ وہ شہریوں کو صاف وہوا اور صحت مند ماحول فراہم کریں۔ عدالت نے اشارہ دیا کہ اگر موجودہ پابندیوں پر عمل درآمد ممکن نہیں ہو رہا تو ممبئی میں پٹاخوں کی فروخت اور انفرادی طور پر پٹاخے پھوڑنے پر مکمل پابندی عائد کرنے کے علاوہ کوئی راستہ نہیں بچے گا۔ جسٹس ڈیجو پیش گاؤنکر کی دیگر ممالک کی طرح صرف مخصوص اور منظور شدہ مقامات پر محدود وقت کے لیے اجتماعی آتش بازی کی اجازت دی جاسکتی ہے، تاکہ شہر کے مختلف علاقوں میں انفرادی طور پر پٹاخے پھوڑنے سے پیدا ہونے والی آلودگی اور شور کو روکا جاسکے۔

اندھیری-کرلا روڈ پر ٹریفک جام سے نجات کیلئے بی ایم سی کی بڑی کارروائی، 74 غیر قانونی تعمیرات منہدم



ممبئی: شہر کے مصروف ترین راستوں میں شمار ہونے والے اندھیری-کرلا روڈ پر ٹریفک جام کے مسئلے کو کم کرنے کے لیے برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) نے تجاوزات کے خلاف بڑی کارروائی شروع کردی ہے۔ اس مہم کے پہلے ہی دن 74 تعمیرات کو منہدم کردیا گیا، جبکہ مجموعی طور پر 138 تعمیرات ہٹانے کا منصوبہ ہے۔ بی ایم سی کی جانب سے یہ کارروائی 18 نومبر سے شروع کی گئی ہے، جو مسلسل تین دن تک جاری رہے گی۔ اس کے تحت کے ایسٹ وارڈ میں کدم واڑی روڈ پر واقع حسنت اسکول سے مروول روڈ پر رام مندر تک 13.40 میٹر چوڑی ڈیولپمنٹ پلان (ڈی پی) روڈ سے رکاوٹیں دور کی جا رہی ہیں۔ میونسپل حکام کے مطابق سڑک کی مجموعہ توسیع سے مجموعی طور پر 138 تعمیرات متاثر ہورہی ہیں۔ ضروری قانونی کارروائی مکمل کرنے کے بعد پہلے مرحلہ میں 74 تعمیرات کو منہدم کیا گیا۔ باقی 64 تعمیرات کو آئندہ دو دنوں میں ہٹانے کا منصوبہ ہے۔ اس کارروائی کے لیے بی ایم سی نے تقریباً 150 اہلکاروں اور ملازمین کو تعینات کیا ہے، جن میں 30 افسران و ملازمین، 20 میونسپل کارکن، 50 فی مزدور اور 50 پولیس اہلکار شامل ہیں۔ انہدامی کارروائی میں چار جے سی بی مشینیں، پانچ ڈمپر، تین کٹر، بریکر اور دیگر ضروری مشینری استعمال کی جارہی ہے۔ اندھیری-کرلا روڈ ممبئی کے مشرقی اور مغربی مضافاتی علاقوں کو جوڑنے والا ایک اہم راستہ ہے۔ اندھیری، مروول، پوائی اور ساکی ناکہ جیسے علاقوں میں بڑی تعداد میں صنعتی ادارے، تجارتی مراکز، دفاتر اور رہائشی عمارتیں ہونے کے سبب اس سڑک پر روزانہ گاڑیوں کا بھاری معمول رہتا ہے، خصوصاً صبح اور شام کے اوقات میں شدید ٹریفک جام کی وجہ سے مسافروں کو طویل وقت تک پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بی ایم سی حکام کو امید ہے کہ ڈی پی روڈ کی توسیع اور تجاوزات ہٹائے جانے کے بعد گاڑیوں کی آمدورفت کے لیے اضافی جگہ دستیاب ہوگی، جس سے اندھیری-کرلا روڈ پر ٹریفک کا دباؤ کم کرنے اور مسافروں کا سفر آسان بنانے میں مدد ملے گی۔

خشک سالی سے نمٹنے کیلئے فنڈ کی کوئی کمی نہیں ہونے دی جائے گی: سنیتر ہ پوار

نائب وزیر اعلیٰ کی اگست 2027 تک پانی کی فراہمی کا منصوبہ تیار کرنے کی ہدایت



ممبئی: ہائیڈ رولڈ ڈان چھوٹا شکیل کے ساڑھو بہنوئی فرہاد والا کی اپنے بیٹے کی شادی کی تقریب میں رقص کرنے کی ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہوگئی ہے۔ ویڈیو میں سلیم فرہاد والا مہمانوں کے درمیان خوشی سے رقص کرتے نظر آرہے ہیں، جبکہ تقریب میں موجود افراد ان پر کرنسی نوٹ نچھاور کرتے دکھائی دے رہے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق سلیم فرہاد والا کو اپنے بیٹے کی شادی میں شرکت کے لیے این آئی اے کی خصوصی عدالت نے 30 دن کی عبوری ضمانت دی ہے۔ انہیں داؤد ابراہیم گینگ کی سرمید وسعت گردان سرگرمیوں اور دہشت گردی کی مالی معاونت سے متعلق معاملے میں 4 اگست 2022 کو گرفتار کیا گیا تھا۔ عدالت نے عبوری ضمانت دیتے ہوئے متعدد سخت شرائط عائد کی ہیں۔ ان کے لیے ایک لاکھ روپے کا ذاتی مچلکہ اور ضمانت پیش کرنا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ رہائی کی مدت کے دوران ان کی نگرانی کے لیے دو پولیس اہلکاروں کی تعیناتی کے اخراجات بھی انہیں برداشت کرنے ہوں گے۔ عدالتی شرائط کے مطابق ان کی نقل وحرکت کو گھر اور شادی کی تقریب کے مقام تک محدود رکھا گیا ہے۔ انہیں گواہوں سے رابطہ کرنے یا مقدمے سے متعلق شواہد پر اثر انداز ہونے کی بھی اجازت نہیں ہے۔ سلیم فرہاد والا کا نام اس سے قبل سمید وصول، جائیدادوں پر قبضے اور سنی لائنز کے سے متعلق معاملات میں بھی سامنے آچکا ہے۔ ان کے خلاف متعدد مقدمات کی قانونی کارروائی جاری ہے۔ بیٹے کی شادی کی تقریب میں ان کے رقص اور مہمانوں کی جانب سے نوٹ نچھاور کیے جانے کی ویڈیو ایسے وقت سامنے آئی ہے جب وہ این آئی اے کے مقدمے میں سخت عدالتی شرائط کے تحت عبوری ضمانت پر باہر ہیں۔

چھوٹا شکیل کے ساڑھو کے بیٹے کی شادی میں نوٹوں کی بارش، رقص کی ویڈیو وائرل

بیٹے کی شادی میں سلیم فروٹ والا نے جم کر کیا رقص، مہمانوں نے نچھاور کیے کرنسی نوٹ؛ این آئی اے عدالت نے 30 روزہ عبوری ضمانت پر کیا ہے رہا



پربھادیوی کی چالوں پر انہدامی کارروائی فی الحال روک دی گئی

وزیر اعلیٰ دیویندر فرنویس اور نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے کی مداخلت پر ریلوے وزیر اشونی ویشنو کی ہدایت، 102 خاندانوں کو عارضی راحت



ممبئی: ممبئی کے پربھادیوی ریلوے اسٹیشن کے مغربی حصے میں واقع چالوں کو منہدم کرنے کی مجوزہ کارروائی فی الحال روک دی گئی ہے۔ وزیر اعلیٰ دیویندر فرنویس اور نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے کی مداخلت کے بعد مرکزی وزیر ریلوے اشونی ویشنو نے مغربی ریلوے کے حکام کو انہدامی کارروائی روکنے کی ہدایت دی ہے۔ اس فیصلے سے متاثر تقریباً 102 خاندانوں کو عارضی راحت ملی ہے۔ موصلہ اطلاعات کے مطابق پربھادیوی اسٹیشن کے مغربی حصے میں چال نمبر 32-ایل اور 33-ایل کے قریب ریلوے کی زمین پر واقع دو چالوں اور ان سے متصل گراؤنڈ فلور کے کمروں کو منہدم کرنے کی کارروائی کی جانی تھی۔ ریلوے انتظامیہ اس زمین پر اپنے ملازمین کے لیے رہائشی عمارتیں تعمیر کرنے کا منصوبہ رکھتی ہے۔ جمعہ کے روز بھاری پولیس بندوبست کے ساتھ ریلوے کے افسران بی ایم سی مشینیں لے کر کارروائی کے لیے پہنچے، تاہم مقامی مکینوں نے سخت احتجاج کرتے ہوئے انتظامیہ اس زمین پر اپنی چالوں کی تعمیر کی مخالفت کی۔ مظاہرین نے بی ایم سی مشینوں کے سامنے کھڑے ہو کر مطالبہ کیا کہ پہلے ان کی بازآبادکاری کی مناسب انتظام کیا جائے اور اس کے بعد ہی انہدامی کارروائی جائے۔ اس معاملے کی اطلاع ملنے پر نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے نے مرکزی وزیر ریلوے اشونی ویشنو سے فون پر بات چیت کرتے ہوئے متاثرہ خاندانوں کی بازآبادکاری کا مسئلہ اٹھایا۔ وزیر اعلیٰ دیویندر فرنویس نے بھی اس معاملے میں مداخلت کی۔ دونوں رہنماؤں کی درخواست پر ریلوے وزیر نے متعلقہ حکام کو کارروائی روکنے کی ہدایت دی۔ بتایا جاتا ہے کہ متاثرہ خاندانوں کی بازآبادکاری کا معاملہ کارشیڈ کی برسوں سے زیر التوا ہے۔ چند روز قبل ریلوے حکام ریلوے لینڈ ڈیولپمنٹ اتھارٹی (آر ایل ڈی اے) اور ریاستی محکمہ ہاؤسنگ کے درمیان منعقدہ میٹنگ میں مشترکہ طور پر بازآبادکاری کی منصوبہ تیار کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ اس متعلقہ کے لیے ایک تفصیلی پروجیکٹ رپورٹ (ڈی پی آر) تیار کر کے وزارت ریلوے کو پیش کرنے کی کارروائی جاری ہے۔

ممبئی میں تین بڑے ترقیاتی منصوبوں کو منظوری، 598 مینگرووز متاثر ہوں گے

کف پریڈ میں مرینا اور مانخورد میں فلائی اوور کی تعمیر کی راہ ہموار

ممبئی: مہاراشٹر کوسٹل زون مینجمنٹ اتھارٹی (MCZMA) نے ممبئی کے تین اہم بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں کو منظوری دے دی ہے۔ ان میں بجلی کی ترسیل کا ایک اہم منصوبہ بھی شامل ہے، جس کے سبب 598 مینگرووز اور 60 درخت متاثر ہوں گے۔ منظور شدہ منصوبوں میں کف پریڈ کے قریب مرینا کی تعمیر اور ناگوردی جنکشن پر فلائی اوور کی تعمیر کے لیے پانچ ٹرانسمیشن لائنوں کی منتقلی بھی شامل ہے۔ ان منصوبوں کے مقصد ممبئی میں بجلی کی فراہمی کو مستحکم کرنا، ساحلی بنیادی ڈھانچے کو فروغ دینا اور ماخورد کے مصروف جنکشن پر ٹریفک کی بھیڑ کم کرنا ہے۔ متاثرہ ماحولیاتی اعتبار سے حساس ساحلی علاقوں میں تعمیراتی سرگرمیوں اور درختوں کی حکمتِ کٹائی پر ماحولیاتی تحفظ کے حوالے سے تشویش بھی ظاہر کی جارہی ہے۔

دادر ریلوے اسٹیشن کا نام نہیں بدلے گا، میٹرو اسٹیشن ہوگا 'چیتیہ بھومی'

ریاستی حکومت کے پریس ریلیز میں غلطی کا اعتراف، حکام نے وضاحت جاری کردی

ممبئی: دادر ریلوے اسٹیشن کا نام بدل کر چیتیہ بھومی رکھنے سے متعلق اعلان پر ریاستی حکومت نے وضاحت جاری کرتے ہوئے کہا ہے کہ نام کی تبدیلی 173 سال پرانے دادر ریلوے اسٹیشن کی نہیں بلکہ ایکو ائر ان کے دادر میٹرو اسٹیشن کی ہوگی۔ وزیر اعلیٰ کے دفتر کے حکام کے مطابق بدھ کو جاری کردہ سرکاری پریس ریلیز میں ریلوے اسٹیشن کا ذکر غلطی سے ہوگیا تھا۔ اصل تجویز دادر میٹرو اسٹیشن کا نام چیتیہ بھومی رکھنے سے متعلق تھی۔ حکام کے مطابق اس تجویز کو منظوری کے لیے مرکز کے پاس بھیجنے سے قبل ریاستی سطح کی متعلقہ کمیٹی کی منظوری ضروری ہے۔ اس معاملے میں سرکاری وضاحت کے بعد نام کی تبدیلی سے متعلق پیدا ہونے والا ابہام دور ہوگیا۔

علی باغ عدالت کے فیصلے سے مہاراشٹر کی سیاست میں ہلچل

بی جے پی کے رکن اسمبلی مہیش بالدی کو تین سال کی قید

ممبئی: مہاراشٹر میں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے لیے ایک بڑا قانونی اور سیاسی جھٹکا سامنے آیا ہے۔ رائے گڑھ ضلع کے اُرن اسمبلی حلقے سے بی جے پی کے موجودہ رکن اسمبلی مہیش رتن لال بالدی کو علی باغ کی چیف جوڈیشل مجسٹریٹ عدالت نے 2010 کے ماربیٹ کے ایک معاملے میں تین سال کی سزائے قید اور 10 ہزار روپے جرمانے کی سزا سنائی ہے۔ عدالت نے اس معاملے میں مہیش بالدی سمیت چار ملزمین کو قصوروار قرار دیا ہے۔ چیف جوڈیشل مجسٹریٹ ڈی ایم ٹھمبے نے جمعرات کو فیصلہ سناتے ہوئے مہیش بالدی، سہیل جنادرن پیڈنے کر پروین جنادرن پیڈنے اور اُرن میونسپل کونسل کے سابق/موجودہ کارپوریٹر کشیش پٹیل کو مختلف دفعات کے تحت قصوروار ٹھہرایا۔ عدالت نے چاروں پر مجموعی طور پر 69 ہزار روپے جرمانہ بھی عائد کیا ہے۔ یہ واقعہ 4 مارچ 2010 کا ہے۔ شکایت کنندہ کاشی ناتھ ٹھمرت کے 22 سالہ بیٹے میور ٹھمرت پر اُرن کے سانے گروہی گارڈن کے قریب مبینہ طور پر پاس والے گھونسوں سے حملہ کیا گیا تھا۔ بتایا جاتا ہے کہ اس واقعے سے تقریباً 10 دن قبل میور کے سہیل پیڈنے کر کی بیٹی سے فون پر بات کرنے کے معاملے پر دونوں خاندانوں کے درمیان تنازع پیدا ہوا تھا۔ استغاثہ کے مطابق اسی پرانی رنجش کے سبب میور کو شدید زدوکوب کیا گیا۔ حملے میں وہ شدید زخمی ہو گیا اور اسے پہلے اُرن کے اندرا گاندھی دیہی اسپتال اور بعد میں واشی کے ایم بی ایم اسپتال میں داخل کرایا گیا، جہاں اس کا 21 دن تک علاج جاری رہا۔ الزام ہے کہ واقعے کے دوران کشیش پٹیل کی مختلف دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ عدالت نے اس کے ساتھ ماربیٹ کی دیگر دفعات کے تحت بھی مجرم قرار دیا۔ عدالت نے قرار دیا کہ گواہی مقام پر ایک نوجوان کو حملہ کرتا اور پستول دکھا کر خاندان کو دھمکاتا دیکھنا مشکل ہے۔ ملزمین کے سماجی یا سیاسی مقام کو سزا میں رعایت دینے کی بنیاد نہیں بنایا جا سکتا۔ سزا سنائے جانے کے بعد عدالت نے چاروں ملزمین کی ضمانت کی درخواست منظور کر لی اور انہیں ہائی عدالت میں اپیل دائر کرنے کے لیے ایک ماہ کی مہلت دی ہے۔ دفاعی وکیل ایڈووکیٹ اشوک بھگیرا نے کہا کہ وہ اس فیصلے کو کی۔ مزید یہ بھی الزام ہے کہ کیمیل پیڈنے کر نے پستول دکھا کر میرا اور اس کے خاندان کو جان سے مارنے کی دھمکی دی تھی۔ عدالت نے شکایت کنندہ کی طبی رپورٹ کو بھی بطور ثبوت برقرار رکھا اور تین گواہوں کے بیانات پر انحصار کیا۔ عدالت نے کہا کہ تمام گواہوں کے بیانات میں مقدمہ کی بنیاد پر کوئی بڑا تضاد نہیں ہے۔ معمولی تضادات سے استغاثہ کا پورا کیس مسترد نہیں کیا جا سکتا۔ عدالت نے کہا کہ ہر شہری کے لیے اپنے گھر میں ایئر پیوریفائر لگانا ممکن نہیں ہے۔ اس لیے حکومت اور متعلقہ اداروں کی ذمہ داری ہے کہ وہ شہریوں کو صاف وہوا اور صحت مند ماحول فراہم کریں۔ عدالت نے اشارہ دیا کہ اگر موجودہ پابندیوں پر عمل درآمد ممکن نہیں ہو رہا تو ممبئی میں پٹاخوں کی فروخت اور انفرادی طور پر پٹاخے پھوڑنے پر مکمل پابندی عائد کرنے کے علاوہ کوئی راستہ نہیں بچے گا۔ جسٹس ڈیجو پیش گاؤنکر کی دیگر ممالک کی طرح صرف مخصوص اور منظور شدہ مقامات پر محدود وقت کے لیے اجتماعی آتش بازی کی اجازت دی جاسکتی ہے، تاکہ شہر کے مختلف علاقوں میں انفرادی طور پر پٹاخے پھوڑنے سے پیدا ہونے والی آلودگی اور شور کو روکا جاسکے۔

دہلی ہاٹ میں آدی مہوتسو کا انعقاد، قبائلی دست کاروں کی مصنوعات کی ریٹگارنگ نمائش: ٹرائبز فیڈ

نئی دہلی، (صحافت بیورو) قبائلی امور کی وزارت کے تحت ہندستانی قبائلی کوآپریٹو مارکیٹنگ ڈیولپمنٹ فیڈریشن (ٹرائبز فیڈ) نے



یہاں آئی این اے کے دہلی ہاٹ میں 'تراس ایٹلا۔ آدی مہوتسو2026' کا انعقاد کیا ہے۔ اس کا مقصد قبائلی سماج کے لوگوں میں کاروبار کو فروغ دینا، ان کی مصنوعات کے لیے بازار تک رسائی کو مضبوط بنانا اور قبائلی برادریوں کے لیے روزگار کے مواقع بڑھانا ہے۔ 16 نومبر کو شروع ہونے والا قبائلی دست کاری، ہتھ کرگھا اور دیہی مصنوعات کا یہ میلہ 30 نومبر تک جاری رہے گا۔ وزارت کی جانب سے جاری ایک پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ اس مہوتسو میں تقریباً 200 قبائلی دست کار 115 اسٹالوں کے ذریعے اپنی مصنوعات کی نمائش کر رہے ہیں۔ ملک کے مختلف علاقوں سے متعلق 16 نومبر کو شروع ہونے والا قبائلی دست کاری، ہتھ کرگھا اور دیہی مصنوعات کا یہ میلہ 30 نومبر تک جاری رہے گا۔ وزارت کی جانب سے جاری ایک پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ اس مہوتسو میں تقریباً 200 قبائلی دست کار 115 اسٹالوں کے ذریعے اپنی مصنوعات کی نمائش کر رہے ہیں۔ ملک کے مختلف علاقوں سے متعلق 16 قبائلی دست کار، ہتھ کرگھا اور دیہی دھن وکاس کیندروں کے نمائندے بھی اس میں شرکت کر رہے ہیں۔ یہ پروگرام قبائلی مصنوعات کو تیار کرنے والوں کو ایک مخصوص پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے، جہاں وہ اپنی روایتی دست کاری، مقامی مصنوعات، ہتھ کرگھا کی تیار کردہ اشیاء، دست کاری کی مصنوعات اور بنگلات سے حاصل ہونے والی قدر افزا مصنوعات براہ راست صارفین کے سامنے پیش کر سکتے ہیں۔

قومی راجدھانی کو ملیں مزید 100 نئے الیکٹرک بسیں

عوامی نقل وحمل کو عام لوگوں کی پہلی پسند بنانا حکومت کا عزم ہے: ریکھا گپتا



نئی دہلی، (صحافت بیورو) وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا نے جمعہ کو 100 نئی الیکٹرک بسوں کو ہری جھنڈی دکھا کر روانہ کرنے کے بعد کہا کہ حکومت کا عزم ہے کہ عوامی نقل وحمل کو عام لوگوں کی پہلی پسند بنایا جائے۔ محترمہ گپتا نے کہا کہ حکومت کا عزم ہے کہ عوامی نقل وحمل کو عام لوگوں کی پہلی پسند بنایا جائے۔ الیکٹرک بسوں کے دائرہ کار میں توسیع اور پرانی شہروں کے ساتھ بہتر رابطہ اسی سمت میں کی جانے والی کوششوں کا حصہ ہے۔ اس سے جہاں مسافروں کو تحفظ، آرام اور اور سہولت بخش سفر کا متبادل ملے گا، وہیں نجی گاڑیوں کی تعداد اور ان سے ہونے والی آلودگی کو کم کرنے میں بھی مدد ملے گی۔ انہوں نے اعتماد ظاہر کیا کہ دہلی اور آس پاس کے شہروں کے درمیان عوامی نقل وحمل کے نیٹ ورک کی توسیع سے روزانہ سفر کرنے والے لاکھوں لوگوں کو فائدہ پہنچے گا۔ ساتھ ہی یہ پہل دہلی کی صاف ستھرا، آسان اور جدید نقل وحمل کا نظام رکھنے والا شہر بنانے کے ہدف کو آگے بڑھائے گی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ عوامی نقل وحمل کے زیادہ متبادل دستیاب ہونے سے سڑکوں پر نجی گاڑیوں کا دباؤ کم ہوگا، ٹریفک جام کے مسئلے سے راحت ملے گی اور آلودگی پر قابو پانے کی کوششوں کو بھی رفتار ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کا مقصد صرف بسوں کی تعداد بڑھانا نہیں، بلکہ دہلی اور آس پاس کے شہروں کے درمیان ایسا عوامی نقل وحمل کا نیٹ ورک تیار کرنا ہے، جو عام شہریوں کی روزمرہ ضروریات پوری کرے۔ خاص طور پر ان لوگوں کو اس سے فائدہ پہنچے، جو روزانہ طویل فاصلہ طے کر کے دہلی میں کام کرنے آتے ہیں۔ بہتر رابطے سے ان کا وقت اور سفر کا خرچ بچے گا اور آمد ورفت زیادہ آرام دہ ہوگی۔ دہلی کے وزیر ٹرانسپورٹ ڈاکٹر کپتج کمار سنگھ نے کہا کہ وزیر اعلیٰ کی قیادت میں دہلی کے عوامی نقل وحمل کے نظام کو جدید بنانے، آسان اور باحول دوست بنانے کے لیے مسلسل کام کیا جا رہا ہے۔

100 نئی الیکٹرک بسوں کی شمولیت سے دہلی کے بس بیڑے کی تعداد بڑھ کر 7,088 ہو گئی ہے، جن میں 5,338 الیکٹرک اور 1,750 نان الیکٹرک بسیں شامل ہیں۔ دہلی ملک میں سب سے بڑا الیکٹرک بس بیڑا رکھنے کا اعزاز آج قرار دے ہوئے ہے۔ آنند وہار آئی ایس بی ٹی اور ہاپوڑ بس اسٹینڈ کے درمیان 12 مکمل طور پر الیکٹرک پلس بسیں چلیں گی اور ان پر ٹیکس چلیں گی اور ان کرنال کے لیے بھی جین ریاضی الیکٹرک بس سروس شروع کی گئی ہے۔ الیکٹرک بسوں کے ڈپو، نئی دہلی ریلوے اسٹیشن کے قریب شروع کیے گئے ہیں۔ یہ بسیں ہر 20 منٹ کے وقفے سے چلیں گی۔

یہ سروس گوشالی، اتر پردیش سرحد، ڈابر، موہن نگر، نیو اوکھلا اور ولبھ گاندھی آباد بس اسٹینڈ، ہاپوڑ چنگی، آئی ایم ایس کالج (ڈاسنا)، مسوری، چھپراولی، گنگا نگر، پیلو کھوا اور نظام پور سمیت اہم اسٹاپس سے ہو کر گزرے گی۔

مقامات کو آپس میں جوڑے گی۔ پانی پت اور کرنال کے لیے بھی جین ریاضی الیکٹرک بس سروس شروع کی گئی ہے۔ الیکٹرک بسوں کے ڈپو، نئی دہلی ریلوے اسٹیشن کے قریب شروع کیے گئے ہیں۔ یہ بسیں ہر 20 منٹ کے وقفے سے چلیں گی۔

یہ سروس گوشالی، اتر پردیش سرحد، ڈابر، موہن نگر، نیو اوکھلا اور ولبھ گاندھی آباد بس اسٹینڈ، ہاپوڑ چنگی، آئی ایم ایس کالج (ڈاسنا)، مسوری، چھپراولی، گنگا نگر، پیلو کھوا اور نظام پور سمیت اہم اسٹاپس سے ہو کر گزرے گی۔

دہلی کی 5 زبانوں کی اکیڈمیوں کی گورننگ کونسل کی تشکیل نو، 101 ارکان شامل

نئی دہلی، (صحافت بیورو) دہلی حکومت نے پانچ زبانوں کی اکیڈمیوں کی گورننگ کونسل کی تشکیل نو مکمل کر لیا ہے۔ وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا نے جمعہ کو یہاں منعقدہ ایک تقریب میں تشکیل شدہ گورننگ کونسل کے نائب صدور اور نامزد ارکان کا خیر مقدم کیا۔ پانچوں اکیڈمیوں میں مجموعی طور پر 101 ارکان کو شامل کیا گیا ہے۔

وزیر اعلیٰ نے اختتام خیر کہا کہ ان کی مشترکہ کوششوں سے دہلی کی کثیر ثقافتی شناخت کو مزید مضبوط کیا جائے گا۔ ان کا کہنا تھا کہ دہلی کی ثقافت سرگرمیوں کو فروغ حاصل ہوگا۔ محترمہ گپتا نے کہا کہ زبانوں کی اکیڈمیوں کی گورننگ کونسل کی تشکیل نو کا معاملہ طویل عرصے سے زیر التوا تھا۔ سوزن ناموں کے انتخاب اور مختلف پہلوؤں پر غور وخوض کے باعث اس میں کچھ تاخیر ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ ملک بھر میں پہچانا جائے۔ انہوں نے کہا کہ مقامی زبانوں اور بولیوں کے احترام کو فروغ دینے کے ساتھ نئی نسل کو اپنی ثقافت سے جوڑنا ضروری ہے۔ اکیڈمیوں کو اوپی سیاست، گروہ بندی اور نظریاتی کشمکش سے دور رہتے ہوئے غیر جانب داری اور عزم کے ساتھ کام کرنا چاہیے۔ تشکیل نو کے تحت ہندی اکیڈمی سے 20، سنسکرت اکیڈمی سے 18، گجراتی، کماؤنی اور جون ساری اکیڈمی سے 17، میتھلی، بھوجپوری اکیڈمی سے 22 اور پنجابی اکیڈمی سے 24 ارکان شامل کیے گئے ہیں۔

نوجوان صلاحیتوں کی حوصلہ افزائی کرنے کی اہل ہوگا۔ محترمہ گپتا نے کہا کہ زبانوں کی اکیڈمیوں کی گورننگ کونسل کی تشکیل نو کا معاملہ طویل عرصے سے زیر التوا تھا۔ سوزن ناموں کے انتخاب اور مختلف پہلوؤں پر غور وخوض کے باعث اس میں کچھ تاخیر ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ مقامی زبانوں اور بولیوں کے احترام کو فروغ دینے کے ساتھ نئی نسل کو اپنی ثقافت سے جوڑنا ضروری ہے۔ اکیڈمیوں کو اوپی سیاست، گروہ بندی اور نظریاتی کشمکش سے دور رہتے ہوئے غیر جانب داری اور عزم کے ساتھ کام کرنا چاہیے۔ تشکیل نو کے تحت ہندی اکیڈمی سے 20، سنسکرت اکیڈمی سے 18، گجراتی، کماؤنی اور جون ساری اکیڈمی سے 17، میتھلی، بھوجپوری اکیڈمی سے 22 اور پنجابی اکیڈمی سے 24 ارکان شامل کیے گئے ہیں۔ پانچوں اکیڈمیوں کے چیئرمین میں منسٹر شرما ہوں گے۔

راجدھانی میں ثقافتی سرگرمیوں کو فروغ دینے میں ان کی گورننگ کونسل کی تشکیل نو کا معاملہ طویل عرصے سے زیر التوا تھا۔ سوزن ناموں کے انتخاب اور مختلف پہلوؤں پر غور وخوض کے باعث اس میں کچھ تاخیر ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ مقامی زبانوں اور بولیوں کے احترام کو فروغ دینے کے ساتھ نئی نسل کو اپنی ثقافت سے جوڑنا ضروری ہے۔ اکیڈمیوں کو اوپی سیاست، گروہ بندی اور نظریاتی کشمکش سے دور رہتے ہوئے غیر جانب داری اور عزم کے ساتھ کام کرنا چاہیے۔ تشکیل نو کے تحت ہندی اکیڈمی سے 20، سنسکرت اکیڈمی سے 18، گجراتی، کماؤنی اور جون ساری اکیڈمی سے 17، میتھلی، بھوجپوری اکیڈمی سے 22 اور پنجابی اکیڈمی سے 24 ارکان شامل کیے گئے ہیں۔ پانچوں اکیڈمیوں کے چیئرمین میں منسٹر شرما ہوں گے۔

تہواروں کے 7 دنوں میں ہنگامی حالات سے متعلق 1,098 کالز پر کارروائی

حساس مقامات پر 218 خصوصی اسٹینڈ بائی یونٹ اور 730 اہلکار تعینات کیے گئے تھے: آشیش سود



نئی دہلی، (صحافت بیورو) دہلی فائر سروس (ڈی ایف ایس) نے دسہرہ، دیوالی اور چھٹھ پوجا سمیت تہواروں کے 7 ہفتے دنوں کے دوران ہنگامی حالات سے متعلق 1,098 کالز پر کارروائی کی۔ اس دوران حساس مقامات پر 218 خصوصی اسٹینڈ بائی یونٹ اور 730 اہلکار تعینات کیے گئے تھے۔ یہ اطلاع دہلی کے وزیر داخلہ آشیش سود نے دی۔ جمعہ کو دہلی فائر سروس کے ہیڈکوارٹر میں منعقدہ ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے، جس میں 47 اہلکاروں کو سب آفیسر کے عہدے پر ترقی دیے جانے پر اعزاز سے نوازا گیا، سود نے تہواروں کے موسم میں 24 گھنٹے چوکس رہنے پر فائر سروس کے عملے کی تعریف کی۔ انہوں نے کہا کہ جب لوگ اپنے اہل خانہ کے ساتھ تہوار منا رہے تھے، اس وقت دہلی فائر سروس کے اہلکاروں نے اپنی چھٹیاں اور ہفتہ وار تعطیلات منسوخ کر کے ڈیوٹی انجام دی، تاکہ بازاروں، رام لیلا میدانوں اور جنما گھاٹوں کی حفاظت یقینی بنائی جا سکے۔ جاری کردہ بیان کے مطابق، ان 7 دنوں کے دوران فائر سروس نے آگ لگنے کے 722 واقعات پر کارروائی کی اور 376 ریسکیو آپریشن انجام دیے۔ اس پورے عرصے میں تمام فائر اسٹیشن 24 گھنٹے بھائی الرٹ پر رہے۔ آشیش سود نے کہا کہ جب عام شہری اپنی جان بچانے کیلئے خطرے سے دور بھاگتے ہیں تو ہمارے فائر فائٹرز اپنی جان خطرے میں ڈال کر اسکے اندر داخل ہوتے ہیں۔ یہی اس دردی کا حقیقی فخر ہے۔ وزیر نے ان 47 اہلکاروں کو مبارک باد دی جنہیں لیڈنگ فائر سروس میں ترقی دیکر سب آفیسر بنایا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عہدے اور رینک میں زیادہ ذمہ داری بھی آتی ہے اور یہ ترقی پانے والے افسران سے سنئے نئے ذمہ داریوں کو بہتر طریقے سے نبھانے کی توقع ہے۔ سود نے ترقی پانے والے افسران سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ عہدہ جتنا بڑا ہوتا ہے، ذمہ داری بھی اتنی ہی بڑھ جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اپنے فائر فائٹرز کو ہر طرح سے تربیت یافتہ، لیس اور وسائل فراہم کرنے کیلئے پرعزم ہیں۔ جنگی نہیں ضرورت ہے۔

فائر سروس میں 2 فائر فائٹرز کی خدمات کا بھی اعتراف کیا۔ انہوں نے کہا کہ جب بھی فائر سروس کے اہلکار خطرناک حالات میں اپنی ذمہ داریاں انجام دینے کیلئے جاتے ہیں تو انکے اہل خانہ بھی بے چینی اور تشویش کی کیفیت سے گزرتے ہیں۔ دہلی فائر سروس کے نصب العین 'ترانہ ای سیوا ہے' (خدمت کیلئے خدمت) کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ محکمہ اسے صرف ہنگامی حالات میں کارروائی کرنے تک محدود نہیں رکھتا بلکہ حادثوں کی روک تھام اور ان سے نمٹنے کی تیاری بھی توجہ دے رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کے وژن کے مطابق دہلی حکومت فائر سروس کو جدید ٹیکنالوجی اور جدید ترین سے لیس کر رہی ہے۔ اس وژن میں رو کتھام، بہتر تیاری، فوری کارروائی اور بحالی کے چار اہم پہلو شامل ہیں۔ آشیش سود نے کہا کہ دہلی کو آپ پڑھے یا اور دہلی حکومت پوری مضبوطی کے ساتھ آگے کھڑی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اپنے فائر فائٹرز کو ہر طرح سے تربیت یافتہ، لیس اور وسائل فراہم کرنے کیلئے پرعزم ہیں۔ جنگی نہیں ضرورت ہے۔

'بی جے پی کے اشارے پر کام کرنا بند کرے میٹا'

ورنہ اس کے دفاتر پر تالے لگا دین گے: یوتھ کانگریس



نئی دہلی، (صحافت بیورو) یوتھ کانگریس نے سوشل میڈیا کمپنی میٹا پر بی جے پی کے اشارے پر کانگریس کی آواز دبانے کا الزام عائد کرتے ہوئے خبردار کیا ہے کہ اگر تنظیم کے رہنماؤں کے انسٹاگرام اکاؤنٹس اور اس کے سوشل میڈیا پیجس بنانے کا سلسلہ بند نہیں ہوا تو میٹا کے دفاتر میں تالہ بندی کی جائے گی۔ یوتھ کانگریس نے جمعہ کو یہاں ایک بیان میں کہا کہ محض ایک گھنٹے کے اندر اس کے دو انچارج منیش شرما اور گوتی صدد اسے بھارتیہ جنتا پارٹی کے اشارے پر کام کرنے والے ایجنٹ قرار دیے جانے کے الزام لگایا کہ میٹا اس کے قومی اور مختلف ریاستوں کی یوتھ کانگریس کے سرکاری اکاؤنٹس بے بنیاد کسی وجہ کے بلاک کر دیے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم اپنے فائر فائٹرز کو ہر طرح سے تربیت یافتہ، لیس اور وسائل فراہم کرنے کیلئے پرعزم ہیں۔ جنگی نہیں ضرورت ہے۔

نئی دہلی، (صحافت بیورو) یوتھ کانگریس نے سوشل میڈیا کمپنی میٹا پر بی جے پی کے اشارے پر کانگریس کی آواز دبانے کا الزام عائد کرتے ہوئے خبردار کیا ہے کہ اگر تنظیم کے رہنماؤں کے انسٹاگرام اکاؤنٹس اور اس کے سوشل میڈیا پیجس بنانے کا سلسلہ بند نہیں ہوا تو میٹا کے دفاتر میں تالہ بندی کی جائے گی۔ یوتھ کانگریس نے جمعہ کو یہاں ایک بیان میں کہا کہ محض ایک گھنٹے کے اندر اس کے دو انچارج منیش شرما اور گوتی صدد اسے بھارتیہ جنتا پارٹی کے اشارے پر کام کرنے والے ایجنٹ قرار دیے جانے کے الزام لگایا کہ میٹا اس کے قومی اور مختلف ریاستوں کی یوتھ کانگریس کے سرکاری اکاؤنٹس بے بنیاد کسی وجہ کے بلاک کر دیے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم اپنے فائر فائٹرز کو ہر طرح سے تربیت یافتہ، لیس اور وسائل فراہم کرنے کیلئے پرعزم ہیں۔ جنگی نہیں ضرورت ہے۔

یوتھ کانگریس نے کہا کہ وہ اپنی ڈیجیٹل آزادی ممم کے تحت میٹا کی کارروائی سے متاثرہ مواد تخلیق کرنے والوں اور آزاد آوازوں کی حمایت کرنے کے ساتھ انتہائی قانونی دم بھی فراہم کر رہی ہے۔ اب یہ کھلے خلاف قانونی اور سیاسی دونوں محاذوں پر لڑائی لڑی جائے گی۔

آسام میں اقلیتی فرقہ کے مکانات منہدم کیے جانے اور مسجد پر حملے کی مذمت

اقوام متحدہ جنرل اسمبلی میں فلسطین کے حق میں ہندوستان کی ووٹنگ کی ستائش

نئی دہلی، (صحافت بیورو) شاہی مسجد فتحپوری کے امام مولانا ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد نے جمعہ کی نماز کے بعد خطاب میں مسلمانوں سے اپیل کی کہ دین پر عمل کریں اور اخلاق حسنہ کو اپنائیں۔ انہوں نے آسام کے ضلع سیم پور میں 132 مسلم بنگالی خاندانوں کے مکانات منہدم کیے جانے کی شدید مذمت کی اور مطالبہ کیا کہ اب تک جتنے لوگوں کے مکانات منہدم کیے گئے ہیں انہیں مناسب جگہ دی جائے تاکہ یہ لوگ اپنی زندگی بسر کرسکیں اور اپنے بچوں کی پرورش کرسکیں سرکاری زمین پر قبضے کا بہانہ بنا کر قہر وقت سے بسنے والوں کو اجاڑا جانا قابل مذمت ہے۔ یہ رضامندی شامل تھی۔ مفتی محمد مکرم احمد نے کہا خاندان 1983 میں فسادات کے دوران بے گھر ہونے کے بعد بوگینا ڈوئی علاقے میں آباد ہوئے تھے۔ یہ بھی متنازع علاقہ ہے، انہوں نے کہا کہ ہندوستان کی مسلمان ہی نہیں بلکہ تمام مذاہب کے ماننے والوں کی ذمہ داری ہے کہ ایک دوسرے کے ساتھ محبت اور بھائی چارے کا مظاہرہ کریں۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کی ووٹنگ کی ستائش کی جس میں فلسطینی عوام کے قدرتی وسائل پر بنیادی حقوق کو تسلیم کیا گیا ہے انہوں نے کہا کہ ہندوستان کو فلسطین کی عوام کی حمایت کرنی چاہیے۔

دہلی پولیس سے انسانی اسمگلنگ کے ممکنہ نیٹ ورک کے خلاف کارروائی کا مطالبہ

جھارکھنڈ سے ملازمت دلانے کا جھانسہ دے کر راجدھانی لائی گئی ایک نابالغ بچی سے متعلق معاملے پر دی ایچ پی کا اظہار تشویش



نئی دہلی، (صحافت بیورو) دشو ہندو پریشد (دی ایچ پی) نے جھارکھنڈ سے ملازمت دلانے کا جھانسہ دے کر دہلی لائی گئی ایک نابالغ بچی سے متعلق معاملے پر تشویش کا اظہار کیا ہے اور دہلی پولیس نیز متعلقہ تفتیشی ایجنسیوں سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ انسانی اسمگلنگ اور تبدیلی مذہب کے کسی بھی ممکنہ منظم نیٹ ورک کا پردہ فاش کرنے کے لیے فوری کارروائی کریں۔ دشو ہندو پریشد کی صوبائی اکائی کی جانب سے جمعہ کو جاری ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ موصول معلومات کے مطابق شبنم خاتون نامی ایک خاتون مبینہ طور پر جھارکھنڈ میں اپنے پڑوسی گاؤں سے ایک نابالغ بچی کو ملازمت دلانے کا جھانسہ دے کر دہلی لائی تھی۔ بتایا گیا ہے کہ اس سلسلے میں جھارکھنڈ انتظامیہ کو ایک معاملہ پہلے ہی درج ہے۔ خاتون تقریباً ایک ہفتہ قبل بچی کے ساتھ دہلی کے مولڈ بند علاقے میں کرائے کے مکان میں رہنے آئی تھی۔ دہلی پہنچنے کے بعد خاتون نے بچی کو پریشان اور بجرنگ دل کے کارکنوں سے رابطہ کیا۔ دشو ہندو پریشد کے مطابق بجرنگ دل کے کارکنان نے فوری طور پر پولیس کو اطلاع دی اور ہیلپ لائن کے ذریعے بچی کو بازیاب کرایا۔ بچی فی الحال نابالغ بچی بدر پور تھانے میں ہے۔ دشو ہندو پریشد نے کہا کہ ملازمت کا جھانسہ دے کر نابالغ بچیوں کو دوسری ریاستوں سے دہلی لا کر ان سے گھریلو کام کرنے جیسی مشقت حالات میں رکھنا انتہائی سنگین معاملہ ہے۔ یہ صرف ایک بچی کی حفاظت کا معاملہ نہیں ہے بلکہ اس کے پیچھے بھی بڑے انسانی اسمگلنگ نیٹ ورک کے ملوث ہونے کے خدشے کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ تنظیم نے کہا کہ پریشد اور بجرنگ دل کے کارکنوں سے رابطہ کیا۔ اپنے بچی کی پڑوس کی ایک خاتون نے بچی کو ملازمت دلانے کا جھانسہ دے کر دہلی لائی تھی۔ پڑوسی نے بچی کی بات کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے فوراً قریبی مندر کے پجاری کو تمام تفصیلات سے مطلع کر دیا۔ پجاری جی نے بلا تاخیر دشو ہندو پریشد اور بجرنگ دل کے کارکنوں سے رابطہ کیا۔ اس معاملے میں کسی منظم گروہ، جبری تبدیلی مذہب یا دیگر اقسام کے دباؤ اور استحصال کے کردار کا خدشہ ہے، جس کی گہرائی سے جانچ ہونی چاہیے۔ جہاد کے نام پر انسانی اسمگلنگ، تبدیلی مذہب جیسی بھرمار سرگرمیوں میں کسی کے ملوث ہونے کے ثبوت ملتے ہیں تو متعلقہ قصورواروں کے خلاف سخت ترین قانونی کارروائی کی جائے۔ ایسی واداتوں کی روک تھام کے لیے انتظامیہ کو بھی کام کرنا ہوگا۔ دشو ہندو پریشد نے انتظامیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ اس معاملے کو معمول کا واقعہ سمجھ کر نظر انداز نہ کیا جائے۔ بچی کی حفاظت اولین ترجیح ہونی چاہیے اور تحقیقات کے ذریعے پورے واقعے کی حقیقت سامنے لائی جائے۔ تنظیم نے واضح کیا کہ نابالغ بچیوں کو ملازمت کا جھانسہ دے کر دوسری ریاستوں سے دہلی لانا اور انہیں مشتبہ حالات میں رکھنا انتہائی سنگین معاملہ ہے۔ یہ صرف ایک بچی کی حفاظت کا معاملہ نہیں ہے بلکہ اس کے پیچھے بھی بڑے انسانی اسمگلنگ نیٹ ورک کے ملوث ہونے کے خدشے کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ تنظیم نے کہا کہ پریشد اور بجرنگ دل کے کارکنوں سے رابطہ کیا۔ اپنے بچی کی پڑوس کی ایک خاتون نے بچی کو ملازمت دلانے کا جھانسہ دے کر دہلی لائی تھی۔ پڑوسی نے بچی کی بات کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے فوراً قریبی مندر کے پجاری کو تمام تفصیلات سے مطلع کر دیا۔ پجاری جی نے بلا تاخیر دشو ہندو پریشد اور بجرنگ دل کے کارکنوں سے رابطہ کیا۔ اس معاملے میں کسی منظم گروہ، جبری تبدیلی مذہب یا دیگر اقسام کے دباؤ اور استحصال کے کردار کا خدشہ ہے، جس کی گہرائی سے جانچ ہونی چاہیے۔ جہاد کے نام پر انسانی اسمگلنگ، تبدیلی مذہب جیسی بھرمار سرگرمیوں میں کسی کے ملوث ہونے کے ثبوت ملتے ہیں تو متعلقہ قصورواروں کے خلاف سخت ترین قانونی کارروائی کی جائے۔ ایسی واداتوں کی روک تھام کے لیے انتظامیہ کو بھی کام کرنا ہوگا۔ دشو ہندو پریشد نے انتظامیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ اس معاملے کو معمول کا واقعہ سمجھ کر نظر انداز نہ کیا جائے۔ بچی کی حفاظت اولین ترجیح ہونی چاہیے اور تحقیقات کے ذریعے پورے واقعے کی حقیقت سامنے لائی جائے۔ تنظیم نے واضح کیا کہ نابالغ بچیوں کو ملازمت کا جھانسہ دے کر دوسری ریاستوں سے دہلی لانا اور انہیں مشتبہ حالات میں رکھنا انتہائی سنگین معاملہ ہے۔ یہ صرف ایک بچی کی حفاظت کا معاملہ نہیں ہے بلکہ اس کے پیچھے بھی بڑے انسانی اسمگلنگ نیٹ ورک کے ملوث ہونے کے خدشے کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ تنظیم نے کہا کہ

دہلی-این سی آر نے نو واں ایکسیلارو 6.0 کے ساتھ منائیں کیمپس زندگی کی خوشیاں

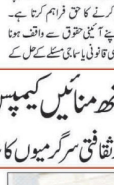
دونوں تک چلنے والے پروگرام میں تخلیقی صلاحیتوں، تفریح اور ثقافتی سرگرمیوں کا شاندار امتزاج دیکھنے کو ملا



نئی دہلی، (صحافت بیورو) ہندوستان کے ممتاز مینجمنٹ اداروں میں سے ایک ایکس ایل آر آئی دہلی-این سی آر نے حال ہی میں اپنے سالانہ مینجمنٹ اور ثقافتی میلے نو واں ایکسیلارو 6.0 کا کامیاب انعقاد کیا۔ دو دنوں تک چلنے والے اس پروگرام میں تخلیقی صلاحیتوں، تفریح اور ثقافتی سرگرمیوں کا شاندار امتزاج دیکھنے کو ملا۔ اس میلے نے طلبہ کو اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرنے، نئی دلچسپیوں کو تلاش کرنے اور کلاس روم سے باہر مختلف تجربات سے جڑنے کا ایک جمرک پلیٹ فارم فراہم کیا۔ اس موقع پر ایکس ایل آر آئی دہلی-این سی آر کے ڈائریکٹر ڈاکٹر انوپ آر۔ اواری نے کہا کہ نو واں ایکسیلارو 6.0 کیمپس، تخلیقی صلاحیتوں اور باہمی تعاون کے اس جذبے کی عکاسی کرتا ہے، جو ایکس ایل آر آئی برادری کی پہچان ہے۔ یہ پہلی طلبہ کو اپنی صلاحیتوں کو پہچاننے، خود کو ظاہر کرنے اور تعلیمی نصاب سے آگے بڑھ کر مختلف مہارتیں فروغ دینے کے مواقع فراہم کرتی ہے۔ یہ دیکھ کر خوشی ہوتی ہے کہ طلبا اپنے جوش اور ولولہ انگیزی کے ساتھ ہر موقع کو بھرپور طریقے سے جی رہے ہیں۔ ہم ایسی ایل آر آئی کے ساتھ ہر موقع کو بھرپور طریقے سے جی رہے ہیں۔ ہم ایسی ایل آر آئی کے ساتھ ہر موقع کو بھرپور طریقے سے جی رہے ہیں۔

آناد زنیل استوم کے ساتھ ہوا، جو سنسنی اور تفریح سے بھرپور ایک اہم پہل ہے۔ اس کے تحت جوش وخروش، جستجو اور تفریح پر مبنی کئی سرگرمیوں کا انعقاد کیا گیا۔ اس دوران کیس مقابلوں کے ساتھ ساتھ تخلیقی اور کرشمائی بھی منعقد کی گئیں۔ ان میں کیمپس بیڈ یرل شامل تھی، جس میں شرکاء نے آرائشی سامان کی مدد سے کیمپس کو اپنی پسند کے مطابق فن پارے میں تبدیل کیا۔ وہیں، پاپ کلیئر فلاور میکنگ سرگرمی میں طلبہ نے رنگ برنگے اور پھلدار پاپ کلیئر کی مدد سے آرائشی پھول بنائے۔ ان سرگرمیوں نے شرکاء کو اپنی تخلیقی اور تکنیکی صلاحیتوں کو نکھارنے کا موقع فراہم کیا۔ ایکس ایل آر آئی جیسے مینجمنٹ ادارے میں اس طرح کی سرگرمیاں طلبہ کو دباؤ برداشت کرنے کے ساتھ ساتھ ذہنی طور پر چوکنا رہنے کا موقع دیتی ہیں۔ یہ سرگرمیاں تجربات کرنے، ڈیزائن پرتی سوچ فروغ دینے اور تخلیقی انداز میں مسائل کا حل تلاش کرنے کی صلاحیت کو بھی فروغ دیتی ہیں۔ ساتھ ہی طلبہ کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے کہ کس طرح نئے خیالات کو اختراع اور تحقیق کے ساتھ کاروباری مواقع میں بدلا جا سکتا ہے۔ ثقافتی پروگرام میں ایکس ایل آر آئی کے فیشن ہیڈ ونڈ بھی ڈری نے شاندار موسیقی پیش کی۔ اس کے بعد انوپ ریحان نے اپنی گلوکاری سے سماں باندھ دیا۔ شام کو شاعری کی پرفارمنس کے ساتھ منعقدہ ڈی جے نائٹ نے پروگرام میں مزید جوش بھر دیا۔ میلے میں تفریحی اور تخلیقی سرگرمیوں کا شاندار سلسلہ دیکھنے کو ملا۔

وقف املاک کا تحفظ اور صحیح مصرف پوری ملت کی مشترکہ ذمہ داری: مولانا محمد قاسم



نئی دہلی، (پریس ریلیز) مسجد طارق الثاقب کے امام وخطیب مولانا محمد قاسم نے خطبہ جمعہ میں ہندوستان کے مسلمانوں کے موجودہ حالات، تعلیمی و معاشی مسائل، آئینی حقوق اور معاشرتی ذمہ داریوں پر تفصیلی اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ آج ملک کے مسلمانوں کو کئی اہم چیلنجز کا سامنا ہے۔ ایک طرف تعلیمی پسماندگی، بے روزگاری اور معاشی کمزوری جیسے مسائل ہیں تو دوسری طرف مدارس، وقف املاک اور مذہبی و آئینی حقوق کے حوالے سے مختلف معاملات زیر بحث ہیں۔ ایسے حالات میں مسلمانوں کو مایوسی اور انتشار کے بجائے صبر، حکمت، اتحاد اور بیداری کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ مولانا نے کہا کہ ہندوستان ایک جمہوری ملک ہے جہاں آئین تمام شہریوں کو مذہبی آزادی، مساوات اور اپنے مذہب پر عمل کرنے کا حق فراہم کرتا ہے۔ مسلمانوں کو اپنے آئینی حقوق سے واقف ہونا چاہیے اور کسی بھی قانونی یا سماجی مسئلے کے حل کے لیے قانون اور عدالتی نظام سے رجوع کرنا چاہیے۔ جذباتی ردعمل اور غیر ذمہ دارانہ بیانات کے بجائے علمی، قانونی اور جمہوری طریق کار اختیار کرنا وقت کا اہم تقاضا ہے۔ انہوں نے مدارس اور دینی اداروں کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ مدارس ہماری دینی، تہذیبی اور علمی شناخت کے اہم مراکز ہیں۔ ان اداروں نے صدیوں سے دین کی حفاظت، اخلاقی تربیت اور معاشرے کی اصلاح میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ان قیمتی ورثے کو جدید تعلیم کے معیار کو مزید بہتر بنایا جائے۔ تعلیمی نظام میں شفافیت پیدا کی جائے اور طلبہ کو ہر طرح سے ہوئے کے مطابق ضروری علمی و فنی صلاحیتوں سے بھی آراستہ کیا جائے۔ مولانا نے وقف املاک کے حوالے سے کہا کہ وقف کی جائیداد ایں ملت کی مقدس دینی اور فلاحی سرمایہ ہیں۔ ان املاک کا تحفظ اور صحیح مصرف پوری ملت کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔

اتر پردیش میں نوکریوں کی کوئی کمی نہیں

26 جنوری تک نوجوانوں کو تقرری نامے دیئے جائیں گے: یوگی

گورکھپور: (یو این آئی) وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے گورکھپور کے دورے کے دوران جمعہ کی صبح گورکھ ناتھ مندر میں منعقدہ عوامی درشن پروگرام میں لوگوں سے ملاقات کی اور ان کے مسائل سنے۔ عوامی درشن میں سنگین بیماریوں کے علاج کیلئے مالی مدد کی درخواست لے کر پہنچنے والے لوگوں کو وزیراعلیٰ نے یقین دلایا کہ حکومت علاج کے لیے ہر ممکن مدد فراہم کرے گی۔ اس کے لیے ہر ضرورت مند کا آیوشمان کارڈ بنوایا جائے گا اور اس کے بعد بھی ضرورت پڑنے پر صوابدیدی فنڈ سے مالی امداد فراہم کی جائے گی۔ عوامی درشن کے دوران وزیراعلیٰ نے وہاں موجود افسران کو ہدایت دی کہ ہر ضرورت مند اور اہل شخص کا آیوشمان کارڈ بنوانا یقینی بنایا جائے، تاکہ بیماری کی صورت میں اس کا علاج بغیر کسی رکاوٹ کے ہو سکے۔ جمعہ کی صبح گورکھ ناتھ مندر کے احاطے میں منہت وگ و بے ناتھ اسرتی بھون کے باہر منعقدہ عوامی درشن کے دوران وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے تقریباً 150 لوگوں سے ملاقات کی۔ وہ خود ان کے پاس گئے اور ان کے مسائل سنے۔ انہوں نے لوگوں کی درخواستیں اپنے ہاتھ میں لے کر ان کا جائزہ لیا اور ان کے مسائل و شکایات کا نوٹس لیا۔ اس موقع پر وزیراعلیٰ نے لوگوں سے کہا کہ وہ گھبرائے نہ کریں، حکومت ان کے ساتھ کھڑی ہے۔



بلارکاوٹ علاج کیلئے ہر ضرورت مند کا آیوشمان کارڈ بنوایا جائے گا: یوگی

گورکھپور: (یو این آئی) وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے گورکھپور کے قیام کے دوران جمعہ کی صبح گورکھ ناتھ مندر میں منعقدہ عوامی درشن پروگرام میں لوگوں سے ملاقات کی اور ان کے مسائل سنے۔ عوامی درشن میں سنگین بیماریوں کے علاج کیلئے مالی مدد کی درخواست لے کر پہنچنے والے لوگوں کو وزیراعلیٰ نے یقین دلایا کہ حکومت علاج کے لیے ہر ممکن مدد فراہم کرے گی۔ اس کے لیے ہر ضرورت مند کا آیوشمان کارڈ بنوایا جائے گا اور اس کے بعد بھی ضرورت پڑنے پر صوابدیدی فنڈ سے مالی امداد فراہم کی جائے گی۔ عوامی درشن کے دوران وزیراعلیٰ نے وہاں موجود افسران کو ہدایت دی کہ ہر ضرورت مند اور اہل شخص کا آیوشمان کارڈ بنوانا یقینی بنایا جائے، تاکہ بیماری کی صورت میں اس کا علاج بغیر کسی رکاوٹ کے ہو سکے۔ جمعہ کی صبح گورکھ ناتھ مندر کے احاطے میں منہت وگ و بے ناتھ اسرتی بھون کے باہر منعقدہ عوامی درشن کے دوران وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے تقریباً 150 لوگوں سے ملاقات کی۔ وہ خود ان کے پاس گئے اور ان کے مسائل سنے۔ انہوں نے لوگوں کی درخواستیں اپنے ہاتھ میں لے کر ان کا جائزہ لیا اور ان کے مسائل و شکایات کا نوٹس لیا۔ اس موقع پر وزیراعلیٰ نے لوگوں سے کہا کہ وہ گھبرائے نہ کریں، حکومت ان کے ساتھ کھڑی ہے۔

وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی والدہ ساوتری دیوی کا انتقال

لکھنؤ: (پی این ایس) اتر پردیش کے وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی والدہ ساوتری دیوی کا انتقال ہوگیا ہے۔ انھوں نے 91 سال کی عمر میں آخری سانس لی۔ وہ ضلعی سے جڑی کئی بیماریوں میں مبتلا تھیں اور ازاکھنڈ کے پوڑی گڑھوال ضلع واقع پنجور گاؤں میں اپنا آخری وقت گزار رہی تھیں۔ یہ یوگی آدتیہ ناتھ کا آبائی گاؤں بھی ہے۔ ان کا خاندان اسی گاؤں سے تعلق رکھتا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ یوگی آدتیہ ناتھ کی پیدائش اتر ازاکھنڈ میں ہی ہوئی تھی۔ ان کا بچپن پنجور گاؤں میں گزرا۔ سنہ 2022 میں یوگی آدتیہ ناتھ طویل عرصہ بعد اپنے آبائی گاؤں پنجور پہنچے تھے۔ اس دوران انہوں نے اپنی والدہ ساوتری دیوی سے ملاقات کی تھی۔ اس وقت وزیراعلیٰ یوگی نے ماں کے پاؤں چھو کر آشیرواد لیا تھا۔ اس کے بعد جولائی 2024 میں بھی وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ اتراکھنڈ گئے تھے۔ اس دوران وہ رشی کیش کے ایمس اسپتال پہنچے تھے، جہاں ان کی والدہ ساوتری دیوی زیر علاج تھیں۔ یوگی آدتیہ ناتھ کی والدہ کے انتقال پر تعزیتی پیغام کا سلسلہ بھی شروع ہوگیا ہے۔ اتراکھنڈ کے وزیراعلیٰ پشکر سنگھ دھامی نے ساوتری دیوی کے انتقال پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے سوشل میڈیا پر لکھا ہے کہ ''اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی قابل احترام والدہ کے انتقال کی خبر انتہائی افسوس ناک اور دل کو صدمہ پہنچانے والی ہے۔'' وہ یہ بھی لکھتے ہیں کہ ''ماں کی محبت، آشیرواد اور مستقل کی کامیاب سے انمول سرمایہ ہوتے ہیں اور ان کا چلے جانا خاندان کے لیے ناقابل تلافی نقصان ہے۔'' پشکر دھامی نے بابا کیدارے دعا کی کہ وہ مرحومہ کو اپنے قدموں میں جگہ عطا فرمائیں اور یوگی آدتیہ ناتھ سمیت پورے خاندان کو اس دکھ کو برداشت کرنے کی طاقت دیں۔ انہوں نے مرحومہ کو خراج عقیدت بھی پیش کیا۔ قابل ذکر ہے کہ یوگی آدتیہ ناتھ کے والد آنند سنگھ بشٹ کا 20 اپریل 2020 کو انتقال ہوا تھا۔ اس وقت ان کی عمر 89 سال تھی۔ ان کا دہلی کے ایمس میں علاج چل رہا تھا۔ انہیں گردے اور جگر سے متعلق پریشانی تھی اور حالت سنگین ہونے کے باعث وینٹی لیٹر پر تھے۔ ایمس میں علاج کے دوران ہی ان کا انتقال ہوگیا تھا۔ والد کے انتقال کی خبر اس وقت یوگی آدتیہ ناتھ کو ملی تھی، جب وہ کورونا بحران سے نمٹنے کے لیے افسران کے ساتھ میٹنگ کر رہے تھے۔ وزیراعلیٰ یوگی کے والد آنند سنگھ بشٹ اتراکھنڈ کے پوڑی گڑھوال ضلع کے پنجور گاؤں میں ہی رہتے تھے۔ وہ اتراکھنڈ کے محکمہ جنگلات میں فارسٹ رینجر کے عہدے پر تعینات تھے اور 1991 میں سبکدوش ہوئے تھے۔ اس کے بعد وہ اپنے گاؤں میں ہی رہنے لگے تھے۔ ادھر مرکزی وزیر مملکت برائے خزانہ اور پی پے پی اتر پردیش یونٹ کے صدر پنکج چودھری نے بھی ساوتری دیوی کے انتقال پر تعزیت کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ انتہائی المناک خبر ہے۔



الیکشن کمیشن نے عالمی سطح پر ملک کی بدنامی کرائی

ہمیں ایسا کھانا دیا جاتا تھا جسے شاید کوئی آوارہ کتا بھی نہ کھائے: اعظم خان

رام پور: (پی این ایس) سماجوادی پارٹی کے سینئر لیڈر اعظم خان نے جیل سے رہائی کے بعد پریس کانفرنس کرتے ہوئے بی جے پی حکومت پر جم کر نشانہ سادھا۔ انہوں نے الیکشن کمیشن، انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی)، محکمہ انکم ٹیکس اور دیگر سرکاری ایجنسیوں پر الزام لگاتے ہوئے کہا کہ ان اداروں کی کارروائیوں کے سبب انہیں اور ان کے خاندان کو شدید پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ رام پور میں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے اعظم خان نے کہا کہ الیکشن کمیشن نے عالمی سطح پر ملک کی بدنامی کرائی ہے۔ ای ڈی، انکم ٹیکس محکمہ، ڈپارٹمنٹ انفارنس اور سی بی آئی جیسی ایجنسیوں نے عوام کو بہت تکلیف پہنچائی ہے۔ اعظم خان نے مولانا محمد علی جوہر یونیورسٹی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یونیورسٹی کی زیادہ تر تعمیر 2004 سے 2006 کے درمیان مکمل ہو چکی تھی، لیکن محکمہ انکم ٹیکس نے اس کی قیمت کا تخمینہ موجودہ سی پی ڈبلیو ڈی (CPWD) کی شرحوں کی بنیاد پر لگایا۔ ان کا کہنا تھا کہ اس وقت تعمیراتی اخراجات بہت کم تھے اور یہی تعداد میں لوگوں نے رشتہ داروں اور بڑے پر اپنی خدمات بھی پیش کی تھیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ یونیورسٹی کو جان بوجھ کر نشانہ بنایا گیا۔ اعظم خان نے کہا، ''اگر سرسید احمد خان یا پنڈت مدن موہن مالویہ کے دور میں ای ڈی، انکم ٹیکس محکمہ اور ڈپارٹمنٹ انفارنس جیسی ایجنسیاں موجود ہوتیں تو شاید علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (AMU) اور بنارس ہندو یونیورسٹی (BHU) جیسے ادارے بھی قائم نہ ہو پاتے۔''



اعظم خان نے جیل میں گزارے دنوں کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ انہیں اور ان کے خاندان کو انتہائی مشکل حالات سے گزرنا پڑا ہے۔ ''ہمیں ایسا کھانا دیا جاتا تھا جسے شاید کوئی آوارہ کتا بھی نہ کھائے۔ انہوں نے کہا، ''جب ہم نے خودسپردگی کی تھی تو میرا وزن 98 کلو تھا، لیکن اب یہ گھٹ کر 70 کلو رہ گیا ہے۔ ہمارے ساتھ بہت ناانصافی ہوئی ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ان کے پیٹ کو بھی جیل میں انتہائی مشکل طرح کلسٹ کھا کر ہمیشہ کے لیے دستبردار ہونے والے ہیں۔ ایک ہی ذات کے چند انتہائی کرپٹ اہلکاروں کے علاوہ بیوروکریسی اور پولیس میں کوئی بھی اس کی ناانصافی کا ساتھ نہیں دے رہا۔ انہوں نے کہا کہ ان کی اپنی حکومت کے نائب وزیراعلیٰ ان کی مخالفت کر رہے ہیں، یہ دعویٰ کر رہے ہیں کہ کوئی وہ ٹیکس کا نگا گیا۔ ریاست کے چیف الیکٹورل آفیسران کے بیان کی تردید کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ مذہب کی بنیاد پر کوئی ڈیٹا جاری نہیں کیا گیا ہے۔ عوام کبھی ان کے ساتھ نہیں تھی۔ لکھنؤ آشنو دیوی کی مرنے والے نوجوان کی ماں کے ساتھ مبینہ بدسلوکی اب ریاست کی خواتین میں بھی اس کے خلاف غم و غصہ پیدا کر رہی ہے۔ ان نوجوانوں نے ان کے ریزرویشن مخالف، نوکری مخالف موقف کو کبھی پسند نہیں کیا۔ سرمایہ کار 5% ایڈوانس کیشن سے ناراض ہیں، اور ٹھیکیدار 50% ایڈوانس سے ناراض ہیں۔ الحمیش کے مطابق، ڈوبتی ہوئی شاہراہیں، پانی کی ٹنکیوں کا گرنا، اور پل کیشن ہانگنے کا ثبوت ہیں۔



اسکارپیو میں ٹکر مارنے کے بعد توڑ پھوڑ! دو راؤنڈ فائرنگ کا الزام

لکھنؤ: (پی این ایس) گومتی نگر کمیشنریٹ کے بہادر سوشانت گولف سٹی تھانہ علاقے میں پل دریا رات مینہ فائرنگ اور اسکارپیو کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ الزام ہے کہ تقریباً 1:30 بجے نوجوانوں کو لے جانے والی اسکارپیو نے ٹکر ماردی۔ حملہ آوروں نے اس کے بعد گاڑی میں توڑ پھوڑ کی اور موقع سے فرار ہونے سے قبل ہوا میں دو گولیاں چلا ئیں۔ حادثے سے علاقے میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ اطلاع ملتے ہی جائے وقوعہ پر پہنچی پولیس نے ایک خول کا ڈبہ برآمد کر لیا۔ اس معاملے میں الوج یادو نے الزام لگایا ہے کہ کچھ لوگوں نے دیرات ان کی اسکارپیو کو نشانہ بنایا۔ پولیس ان کی گاڑی کو نشانہ بنانے کی وجہ معلوم کرنے میں مصروف ہے۔ ایک خول کا ڈبہ برآمد کر لیا گیا۔ متاثرہ فریق نے الزام لگایا ہے کہ اس واردات کے پیچھے کان کی مافیا کے کارندوں کا ہاتھ ہے۔ تاہم پولیس کی تفتیش میں ابھی تک اس الزام کی تصدیق نہیں ہو سکی ہے۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی سوشانت گولف سٹی پولیس اسٹیشن کی پولیس جائے وقوعہ پر پہنچی اور تحقیقات شروع کر دی۔ پولیس نے جائے وقوعہ سے ایک کار توس برآمد کر لیا۔ اسکارپیو اور جھنڈا بھی اپنے قبضے میں لے لیا ہے۔ فی الحال اس کے وقت موجود لوگوں کے کوائف جمع کیے جا رہے ہیں۔ سوشانت گولف سٹی کے انسپکٹر راجیو رنجن اپادھیائے نے کہا کہ معاملے کو سنجیدگی سے لیا جا رہا ہے۔ شکایت کنندہ کا پہلے بھی لوگوں سے جھگڑا ہوا تھا جس کے نتیجے میں جسمانی جھگڑا ہوا تھا اور ان کے خلاف ایف آئی آر درج کرائی گئی ہے۔ اس لئے موجودہ واردات کی جانچ سابقہ تنازعہ کو ذہن میں رکھ کر کی جا رہی ہے۔

اتر پردیش میں جل جیون مشن کے نفاذ میں بڑے پیمانے پر ہوئی بدعنوانی: سنجے سنگھ

لکھنؤ: (پی این ایس) عام آدمی پارٹی کے اتر پردیش انچارج اور راجیہ سبھا ممبر پارلیمنٹ سنجے سنگھ نے جمعہ کو لکھنؤ میں ریاستی پارٹی دفتر میں منعقدہ پریس کانفرنس کے دوران یوگی حکومت پر سنگین الزامات لگائے۔ سنجے سنگھ نے اتر پردیش میں جل جیون مشن کے نفاذ میں بڑے پیمانے پر بدعنوانی، انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کی خاموشی، بی جے پی اسی ایس کار کی مبینہ طور پر ہراسانی اور خودکشی، اور گورکھپور ریلوے حادثہ پر یوگی آدتیہ ناتھ اور بھارتیہ جنتا پارٹی کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ ''یہ 57000 کروڑ روپے کا جل جیون مشن بدعنوانی کے الزامات: اے اے پی کے رکن پارلیمنٹ سنجے سنگھ نے کہا کہ یوگی حکومت 10000 روپے کی اسکیم شروع کی۔ ملک میں 8 لاکھ کروڑ اور روپے۔ دیہاتوں کو ہر گھر کو پانی 57000 کروڑ روپے کا ہے۔ اس میں 15,000 کروڑ روپے کی ادائیگیاں بغیر کوئی کام کیے واپس لے لی گئی ہیں، اور اگر زمین پر غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائی جائیں تو اسکام پچاس ہزار کروڑ روپے تک پہنچ سکتا ہے۔



سنجے سنگھ نے اتر پردیش کے بجٹ کے اعداد و شمار پیش کرتے ہوئے کہا کہ 2017 میں یوگی حکومت کا پہلا بجٹ 3 لاکھ 46 ہزار کروڑ روپے تھا، جو اب بڑھ کر 9 لاکھ 75 ہزار کروڑ روپے ہو چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس دوران ریاست کے قرض میں 6 گنا اضافہ ہوا ہے، جبکہ ترقی کی رفتار میں کوئی نمایاں بہتری نہیں آئی۔ انہوں نے کہا کہ ''ڈبل انجن کی حکومت کا مطلب ڈبل کرپشن ہے۔'' سنجے سنگھ نے الزام لگایا کہ جل جیون مشن کے تحت ہر گھر کو پانی دینے کے دعوے کاغذ پر کیے گئے، جبکہ زمینی سطح پر صورتحال بالکل مختلف ہے۔ انہوں نے کہا کہ ''ہر گھر جل'' کا بورڈ لگا کر ہر گھر کو پانی دینے کا دعویٰ کیا گیا، جبکہ حقیقت میں بہت سے گاؤں میں ابھی تک پائپ لائن بھی نہیں بچھائی گئی

سہارنپور میں نشے کا کاروبار کرنے والے خاتون سمیت چار گرفتار

پولیس نے بین الاقوامی بازار میں قیمت تقریباً ایک کروڑ 31 لاکھ روپے بتائی



دیوبند (عارف عثمانی)

ضلع میں منشیات کے خلاف جاری مہم کے تحت نانوتہ پولیس نے اسمیک اسمگلنگ کے ایک نیٹ ورک کا انکشاف کرتے ہوئے ایک خاتون سمیت چار ملزمان کو گرفتار کیا ہے۔ پولیس نے ان کے قبضے سے 655 گرام اسمیک اور چار موبائل فون برآمد کیے ہیں۔ پولیس کے مطابق برآمد شدہ اسمیک کی بین الاقوامی بازار میں قیمت تقریباً ایک کروڑ 31 لاکھ روپے ہے۔ ملزمان بریلی سے اسمیک لاکر سہارنپور میں چھوٹے سپلائروں کے ذریعے اس کی فروخت کرتے تھے۔

پولیس لائن میں پریس کانفرنس کے دوران ایس ایس پی اکھیندر نے بتایا کہ آپریشن سویرا کے تحت ضلع بھر میں منشیات کے اسمگلروں کے خلاف مہم چلائی جارہی ہے۔ اسی سلسلے میں نانوتہ پولیس نے روہڑا پلیا کے قریب کارروائی کرتے ہوئے ناکہ عرف شکیل عرف بے پر ہال، رام پور منیہاران، سیدہ سخاوت ساکن کھیرا بیڑا، سرساوہ، مظفر عرف فرمان اور اس کی اہلیہ شمنم عرف شگفتہ ساکنان شیخ پورہ عرصے سے پولیس کی نگرانی میں تھا۔ تفتیش میں سامنے آیا ہے کہ ملزمان بریلی سے اسمیک لاکر سہارنپور میں چھوٹے سپلائروں کے ذریعے قدیم کوتوالی دیہات کو گرفتار کیا ہے۔ ایس ایس پی کے مطابق مظو اور سیدہ سخاوت اس نیٹ ورک کے اہم ملزم اور سعید عرشد ہیں۔ مزید کافی

تمام زیرالتوا درخواستوں کی ترجیحی بنیادوں پر تصدیق کی ہدایت

سی ڈی او کی صدارت میں اسکالرشپ اسکیموں کے تحت زیرالتوا درخواستوں جائزہ میٹنگ منعقد

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) چیف ڈیولپمنٹ آفیسر (سی ڈی او) محترمہ مرنمل اوبھاش جوشی کی صدارت میں، پری میٹرک (کلاس 9-10) اور پوسٹ میٹرک (کلاس 11-12) اسکالرشپ اسکیموں کے تحت زیر التوا اسکول کی سطح کے طلباء کی درخواستوں کے بارے میں گوگل میٹ کے ذریعے ایک اہم جائزہ میٹنگ منعقد ہوئی۔ اس میٹنگ کے دوران، کلاس 9-10 اور 11-12 کے طلباء کے زیر التواء اسکالرشپ درخواستوں کا تفصیلی جائزہ لیا گیا، اور زیر التوا کیسوں کی وجوہات کو اٹھا لیا گیا۔

چیف ڈیولپمنٹ آفیسر نے ہدایت کی کہ کسی بھی اہل طالب علم کی اسکالرشپ کی درخواست کسی بھی حالت میں زیر التوا نہیں رہنی چاہیے۔ تمام زیر التواء درخواستوں کی ترجیحی بنیادوں پر تصدیق کی جائے اور ان کے فوری طور پر نمٹانے کی بھی ہدایت دی گئی کہ اگر درخواست فارم میں کوئی غلطی یا دستاویزات کی کمی ہے تو متعلقہ طالب علم/سرپرست سے رابطہ کیا جائے اور اسے فوری طور پر مکمل کیا جائے۔ میٹنگ کے اختتام پر انہوں نے تمام متعلقہ عہدیداروں اور اسکول انچارجز کو ایک دوسرے کے ساتھ تال میل کے ساتھ کام کرنے اور 23 نومبر 2026 تک زیر التواء اسکالرشپ درخواستوں کو 100 فیصد نمٹانے کو یقینی بنانے کی ہدایت کی۔ میٹنگ میں ضلع کے تمام متعلقہ اسکولوں کے پرنسپل/انچارجز اور متعلقہ افسران نے شرکت کی۔



روزانہ پیش رفت کا جائزہ لیں۔ میٹنگ میں عہدیداروں کو یہ بھی ہدایت دی گئی کہ اگر کی درخواستوں پر کارروائی میں غفلت برداشت نہیں کی جائے گی۔ تمام اسکولوں کو چاہیے کہ وہ اپنی زیر التواء درخواستوں کو اپ ڈیٹ رکھیں اور جائے۔ میٹنگ کے اختتام پر انہوں نے تمام متعلقہ عہدیداروں اور اسکول انچارجز کو ایک دوسرے کے ساتھ تال میل کے ساتھ کام

جعلی ادویات بنانے اور فروخت کرنے والے تین افراد پکڑے

گرفتار ملزمان میں سے ایک مرادآباد کا رہنے والا ہے اور دو امروہہ ضلع کے



ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) سول لائنز پولیس نے جعلی ادویات بنانے اور فروخت کرنے والے منظم گروہ کے تین مطلوب افراد کو گرفتار کر لیا۔ گرفتار ملزمان میں سے ایک مرادآباد کا رہنے والا ہے اور دو امروہہ ضلع کے ہیں۔ پولیس نے تینوں کو عدالت میں پیش کیا۔ 15 نومبر کو ڈرگ انسپکٹر امیتابھ کمار بھارتی نے امیت کمار، آصف، محمد اصف، اور دیگر نامعلوم ساتھیوں کے خلاف جعلی ادویات بنانے اور فروخت کرنے کی رپورٹ درج کرائی۔ انسپکٹر راجندر سنگھ معاملے کی جانچ کر رہے ہیں۔ ایس ایس پی ستپال اٹھیل کی ہدایت پر چلائے جا رہے ایک آپریشن کے تحت سول لائنز پولیس نے 19 نومبر کی رات آصف ولد عبدالواجد، گاؤں بھیری، تھانہ بھوجپور، مرادآباد شیشم کمار ولد رام سنگھ اور دیندر سنگھ ولد بھی کی چوکی کے سامنے سے گرفتار کیا گیا۔ پولیس کے مطابق اس معاملے میں ایک ملزم کو پہلے ہی گرفتار کیا جا چکا ہے۔ گرفتار آصف کی سابقہ مجرمانہ سرخ ہے۔ پولیس کیس میں دیگر ملزمان کے کردار کی تفتیش کر رہی ہے۔

مرادآباد میں VVPAT-EVM ڈیموسٹریشن سینٹر شروع

2027 کے اسمبلی عام انتخابات کی تیاریاں، ڈی ایم نے تحصیل صدر میں واقع مرکز کا معائنہ کیا

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) 2027 کے اسمبلی عام انتخابات کے پیش نظر، الیکشن کمیشن آف انڈیا کی ہدایت کے مطابق، ضلع کے مختلف اسمبلی حلقوں میں ووٹروں کی سہولت کے لیے کل 62 VVPAT-EVM مشینیں حلقہ وار دستیاب کرائی گئی ہیں۔

ٹھاکر دوارہ اسمبلی حلقے کے لیے دس ای وی ایم۔ وی وی پی اے ٹی مشینیں ٹھاکر دوارہ تحصیل دفتر میں دستیاب کرائی گئی ہیں، کانٹھ اسمبلی حلقے کے لیے کانٹھ تحصیل دفتر میں دس، کندرکی اور باری اسمبلی حلقوں کے ووٹروں کے لیے باری تحصیل آفس کمپلیکس میں 20، اور صدر آباد میں مراد آباد دفتر میں 20 ووٹرس تصدیق کر سکتے ہیں۔

الیکشن کمیشن آف انڈیا کی ہدایات کے مطابق، ضلع کے مختلف اسمبلی حلقوں میں ووٹروں کی سہولت کے لیے کل 62 VVPAT-EVM مشینیں حلقہ وار دستیاب کرائی گئی ہیں۔

ٹھاکر دوارہ اسمبلی حلقے کے لیے دس ای وی ایم۔ وی وی پی اے ٹی مشینیں ٹھاکر دوارہ تحصیل دفتر میں دستیاب کرائی گئی ہیں، کانٹھ اسمبلی حلقے کے لیے کانٹھ تحصیل دفتر میں دس، کندرکی اور باری اسمبلی حلقوں کے ووٹروں کے لیے باری تحصیل آفس کمپلیکس میں 20، اور صدر آباد میں مراد آباد دفتر میں 20 ووٹرس تحصیل کمپلیکس میں قائم ای وی ایم۔ وی وی پی اے ٹی مظاہرہ مرکز کا معائنہ کیا۔

انہوں نے الیکشن کمیشن کے طے کردہ معیارات کے مطابق پولنگ آفیسرز پر لگے گئے انتظامات کا جائزہ لیا اور وہاں موجود عہدیداروں اور عملہ کو ہدایت دی کہ وہ ووٹروں کو ای وی ایم اور وی وی پی اے ٹی کے کام کاج کو آسان اور واضح انداز میں بتائیں۔ ضلع مجسٹریٹ نے کہا کہ VVPAT-EVM مظاہرہ پروگرام کا مقصد ووٹروں کی بیداری اور ووٹنگ کے عمل میں اعتماد کو بڑھانا ہے۔

انہوں نے خاص طور پر نوجوانوں اور پہلی بار ووٹ دینے والوں سے اپیل کی کہ وہ ای وی ایم اور وی وی پی اے ٹی کے کام کاج کو سمجھنے اور ڈی ووٹنگ کے ذریعے ووٹنگ کے عمل کا تجربہ کرنے کے لیے اپنے قریبی مظاہرے کے مرکز کا دورہ کریں۔

یہ تمام VVPAT-EVM مظاہرہ مراکز اس وقت تک کام کرتے رہیں گے جب تک کہ آئندہ عام اسمبلی انتخابات 2027 کے لیے نوٹیفکیشن نافذ نہیں ہو جاتا۔ اس موقع پر اے ڈی ایم انتظامیہ/ڈپٹی ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر مسٹر رنجل کمار ترپاٹھی، سٹی مجسٹریٹ مسٹر پورواج سنگھ، دیگر افسران اور مختلف سیاسی جماعتوں کے نمائندے موجود رہے۔

رابطہ مدارس اسلامیہ عربیہ پنجاب کے زیر اہتمام اساتذہ کے تربیتی کیمپ کا انعقاد

دارالعلوم دیوبند کے ممتاز اساتذہ کی شرکت، 178 مدارس کے اساتذہ مستفید



دیوبند (عارف عثمانی)

رابطہ مدارس اسلامیہ عربیہ پنجاب وچنڈی گڑھ کے صدر دفتر مدرسہ زینت العلوم رائیکوٹ روڈ بالیر کوٹلہ میں اساتذہ مدارس کے لیے ایک روزہ تربیتی کیمپ منعقد ہوا۔ جس میں شعبہ حفظ اور شعبہ عربی وفارسی کے تحت صوبہ بھر کے 178 مدارس سے اساتذہ کرام نے شرکت کی۔ اس تربیتی پروگرام میں دارالعلوم دیوبند کے اساتذہ مولانا محمد علی بجنوری اور قاری صغیر احمد قاسمی نے خصوصی شرکت کی اور اساتذہ کرام کی علمی و تدریسی رہنمائی کی۔ کیمپ کے دوران دونوں شعبوں کے اساتذہ کو ان کے متعلقہ تعلیمی میدان میں تدریس کے مؤثر طریقوں، طلبہ کی ذہنی علمی استعداد کے مطابق تعلیم دینے، درس و تدریس کے معیار کو بہتر بنانے اور طلبہ کی اخلاقی و تربیتی صلاحیتوں کو پروان چڑھانے کے حوالے سے مفید رہنمائی فراہم کی گئی۔ اساتذہ کرام نے ان ہدایات کو نہایت قیمتی اور دلچسپی سے سنا اور اپنے مدارس میں ان پر عمل درآمد کے عزم کا اظہار کیا۔ دارالعلوم دیوبند کے اساتذہ نے مدرسہ زینت العلوم کے تعلیمی، تربیتی اور انتظامی نظام کا جائزہ لیتے ہوئے اس کی صفائی، نظم وضبط، طلبہ کے قیام وطعام اور مجموعی تعلیمی ماحول کو سراہا۔ مولانا محمد علی بجنوری نے مدرسے کے نظام پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اسے دیگر مدارس کے لیے قابل تقلید نمونہ قرار دیا۔

انہوں نے بالخصوص مولانا مفتی محمد خلیل قاسمی کی طویل دینی، علمی، سماجی اور ملی خدمات کو سراہتے ہوئے کہا کہ آپ نے پنجاب بھر میں دارالعلوم دیوبند کی نمائندگی اور اس کے اکابر کے پیغام کو عام کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ آپ کی سرپرستی میں رابطہ مدارس کا یہ کام آگے بڑھ رہا ہے، جو نہایت خوش آئند ہے۔ رابطہ مدارس اسلامیہ عربیہ پنجاب وچنڈی گڑھ کے جنرل سیکرٹری مولانا مفتی محمد یوسف قاسمی نے اپنے خطاب میں رابطہ مدارس کے تعلیمی و تنظیمی کاموں کی تفصیلات پیش کرتے ہوئے بتایا کہ پنجاب بھر میں مدارس کے باہمی رابطے کو مضبوط و منظم بنانے کے لیے مسلسل کوششیں جاری ہیں۔

اس موقع پر رابطہ مدارس اسلامیہ عربیہ پنجاب وچنڈی گڑھ کی مجلس عاملہ کے اراکین نے بھی اپنے تاثرات پیش کیے۔ یہ پروگرام کے اختتام پر رابطہ مدارس اسلامیہ عربیہ پنجاب و چنڈی گڑھ کے صدر، مفتی اسلام، مفتی اعظم پنجاب مولانا مفتی محمد خلیل قاسمی نے اپنے کلیدی خطاب میں کہا کہ یہ تربیتی کیمپ ایک آغاز ہے، ان شاء اللہ مستقبل میں اس سلسلے کو مزید وسعت دی جائے گی۔

ای رکشا چلانے کے لیے ضروری ہدایات جاری

ڈی ایم کی صدارت میں ضلع سطحی صنعت بندھو کمیٹی کی ماہانہ جائزہ میٹنگ کا انعقاد



ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) ضلع سطحی صنعت بندھو کمیٹی کی ماہانہ جائزہ میٹنگ ضلع مجسٹریٹ مسٹر انوپ سنگھ مولا کی صدارت میں کلکٹریٹ آڈیٹوریم میں منعقد ہوئی۔ ضلع مجسٹریٹ نے صنعت اور صنعت کاروں سے متعلق مختلف مسائل پر محکمہ کے عہدیداروں کی طرف سے کی گئی کارروائیوں کا جائزہ لیا اور ضروری ہدایات فراہم کیں۔

میٹنگ کے دوران ضلع مجسٹریٹ نے پچھلی میٹنگ میں دی گئی ہدایات کی تعمیل کا جائزہ لیا اور خاص طور پر ای رکشا کے انتظام کے معاملے پر جانکاری مانگی۔ پچھلی میٹنگ میں ضلع مجسٹریٹ نے ایسے افراد کی فہرست فراہم کرنے کی ہدایت کی تھی جن کے ناموں پر پانچ یا اس سے زیادہ ای رکشا رجسٹرڈ ہیں۔ ایک تحقیقاتی رپورٹ کے مطابق ضلع میں 280 افراد کی شناخت کی گئی ہے جن کے ناموں پر پانچ یا اس سے زیادہ ای رکشا رجسٹرڈ ہیں۔ ان افراد کے ساتھ تادیبی خیال ہوا۔ تمام ذاکروں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ ڈاکٹر امت کھوکر جیسے تجربہ کار اور مضبوط امیدوار کی قیادت میں ڈاکٹر وں کی آواز بورڈ میں اور زیادہ مضبوطی کے ساتھ اٹھائی جائے گی۔ اس میٹنگ میں مہاویر یونیورسٹی کے سی ۔ او ای او ڈاکٹر آشیش بالیان ، جامعہ طیبہ دیوبند کے سکریٹری ڈاکٹر اور سعید عزت و وقار اور مضبوط نمائندگی کو لے کر تفصیل

خاتون کی سونے کی چین چوری کرنے والی تین خواتین گرفتار

پولیس نے ان کے قبضے سے مسروقہ چین کے تین ٹکڑے برآمد کئے



ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) گلشید پولیس نے آٹو رکشہ میں سوار خاتون کے گلے سے سونے کی چین چوری کرنے والی تین خواتین کو گرفتار کر لیا ہے۔ پولیس نے ان کے قبضے سے مسروقہ چین کے تین ٹکڑے برآمد کر لیے۔ پوچھ گچھ کے دوران ملزمہ نے بھیا وہج پر جرم کرنے کا اعتراف کیا۔

پولیس کے مطابق، مجمولا تھانہ علاقہ کی ایک خاتون 11 نومبر کو بھیا وہج چوراہے تک لگانے کے بعد آٹو رکشا سے گھر لوٹ رہی تھی۔ شام تقریباً 5:14 بجے پرانے روڈ بس اسٹینڈ سے تین خواتین آٹو رکشا میں سوار ہوئیں۔ عمدہ موقع کا بھی وجود تین زیر دستی آٹو رکشا میں سوار ہو گئے۔ تھوڑا فاصلہ طے کرنے کے بعد، انہوں نے آٹو رکشا روکا، ڈرائیور کو 20 روپے ادا کیے، اور اتر گئے۔ اس دوران خاتون کے گلے سے سونے کی چین چوری ہو گئی۔ گلشید پولیس نے خاتون کی شکایت کی بنیاد پر تفتیش شروع کر دی۔ ایس ایس پی ستپال اٹھیل کی ہدایت پر، انسپکٹر ہاؤس آفیسر پون کمار کی قیادت میں ایک پولیس ٹیم نے 20 نومبر کو تین خواتین کو گرفتار کیا۔ ان کی شناخت منیشا، بیوی موہن، ساکن اسلام نگر، نور پور ٹانڈہ، بجنور ضلع کے طور پر ہوئی ہے، جو اس وقت امروہہ کے دھنورا منڈی کے قریب رہتی ہے۔ سورج کی بیوی رادھا اور کھیل کمار کی بیوی کو تا، جو اسلام نگر، نور پور قصبہ بجنور کے رہنے والے ہیں۔ پوچھ گچھ کے دوران تینوں خواتین نے بھیا وہج پر روڈ ویز بس اسٹینڈ کے سامنے آٹو رکشا میں بیٹھی خاتون سے چین چوری کرنے کا اعتراف کیا۔ پولیس کے مطابق تینوں خواتین پر جھپٹ مار کر چوری کرنے کی عادت ہے۔ جب وہ پکڑے گئے تو وہ اسی طرح کا ایک اور جرم کرنے کی نیت سے مراد آباد آئے تھے۔ پولیس نے چوری شدہ پیلی دھات کی چین کے تین ٹکڑے برآمد کر لیے۔ گرفتار خواتین کے پاس بجنور، سہارنپور، سنبھل اور دیگر اضلاع میں چوری کے واقعات میں ملوث ہونے کا شبہ ہے۔

آیورویدک بورڈ الیکشن میں ڈاکٹر امت کھوکر کو بڑی حمایت حاصل

سبھی ڈاکٹر میڈیکل فیلڈ کی ترقی اور ڈاکٹروں کے حقوق کی حفاظت کے لئے کام کریں: ڈاکٹر امت کھوکر



دیوبند (عارف عثمانی)

آیورویدک اور یونانی طبی پکشدا بورڈ اتر پردیش 2026 کے الیکشن میں سہارنپور حلقہ کے امیدوار ڈاکٹر امت کھوکر کو زبردست حمایت حاصل ہو رہی ہے۔ ڈاکٹر روی کانت تیاگی اور ڈاکٹر وپن بنوارنے ڈاکٹر امت کھوکر کو اپنی حمایت دیتے جانے کا اعلان کیا ہے جس کے بعد ڈاکٹر کھوکر نے ان کا شکریہ ادا کیا ہے۔ اس موقع پر مہاویر یونیورسٹی کیمپس ایک اہم میٹنگ کا انعقاد کیا گیا۔ اس میٹنگ میں ضلع کے مشہور و معروف ڈاکٹروں نے شرکت کی ۔ میٹنگ میں موجود ڈاکٹروں نے آپسی اتحاد، تعاون اور تعاون کو مضبوط کرنے کا عزم ظاہر کیا۔ میٹنگ میں موجود ڈاکٹروں نے ڈاکٹر امت کھوکر کو زبردست حمایت دینے کا اعلان کیا۔ اس موقع پر بھارت میڈیکل کالج کے ڈاکٹر اکرم، ڈاکٹر روی کانت تیاگی، ڈاکٹر وپن بنوار سمیت دیگر ڈاکٹروں نے کہا کہ ڈاکٹروں کا اتحاد اور وقت کی آواز ہے جس کے ساتھ ہم سب کو مل کر آگے بڑھنا ہے۔ ڈاکٹروں نے کہا کہ ڈاکٹر امت کھوکر ایک ایسے لیڈر ہیں جو ہمیشہ ڈاکٹروں کے حقوق کی آواز بلند کرتے رہے ہیں۔ ڈاکٹروں نے کہا کہ ڈاکٹر امت کھوکر کی قیادت میں ہم سب کو مل کر کام کرنا چاہیے۔ بھارت میڈیکل کالج کے ڈاکٹر اکرم، ڈاکٹر روی کانت تیاگی، ڈاکٹر وپن بنوار سمیت دیگر ڈاکٹروں نے کہا کہ ڈاکٹر امت کھوکر کو ایک ایسے لیڈر ہیں جو ہمیشہ ڈاکٹروں کے حقوق کی آواز بلند کرتے رہے ہیں۔ ڈاکٹروں نے کہا کہ ڈاکٹر امت کھوکر کی قیادت میں ہم سب کو مل کر کام کرنا چاہیے۔ وہ خود بھی میڈیکل فیلڈ اور ڈاکٹروں کے حقوق کے لئے ہمیشہ بیدار رہیں گے۔

عالمی صحافت www.sahafat.in
U.K.
DAILY SAHAFAT Birmingham
۱۰ جمادی الثانی ۱۴۴۸ھ
21-11-2026
ہفت روزہ صحافت برمنگھم 08

قابض اسرائیلی جیلوں میں تقریباً 350 فلسطینی بچے مقید، بدترین تشدد اور بنیادی ترین حقوق سے محرومی کا شکار



ایسران کے امور سے متعلق اداروں نے بتایا ہے کہ تین کمسن بچیوں سمیت تقریباً 350 فلسطینی بچے اس وقت قابض اسرائیل کی جیلوں میں قید ہیں اور یہ صورتحال کمسن قیدیوں کے خلاف بڑھتی ہوئی خلاف ورزیوں کے سائے میں سامنے آئی ہے جن میں درجنوں بچے ایسے بھی شامل ہیں جنہیں کسی واضح قسم کے جرم کے بغیر انتظامی حراست کے تحت قید کیا گیا ہے۔

ایسران اور رہا ہونے والے قیدیوں کے امور سے متعلق کمیشن اور فلسطینی کلب برائے ایسران نے جمعہ کے روز یہودی کے مالی دین کی مناسبت سے جاری کردہ ایک مشترکہ بیان میں واضح کیا کہ غزہ کی پٹی پر نسل کشی کی جنگ کے آغاز سے لے کر اب تک قابض حکام نے بیت المقدس سمیت مغربی کنارے میں بچوں کی گرفتاری کے 2000 سے زائد واقعات ریکارڈ کیے ہیں جبکہ اس کے ساتھ غزہ کی پٹی سے بھی درجنوں بچوں کو گرفتار کیا گیا ہے اور مسلسل جبری گمشدگی و ملاقاتوں پر پابندی کے باعث ان کی درست تعداد اور اجرائی مراکز کا علم نہیں ہو پا رہا۔ دونوں اداروں نے اس بات پر زور دیا کہ فلسطینی بچوں کو نشانہ بنانا اب محض گرفتاری تک محدود نہیں رہا بلکہ یہ ایک ایسی منظم پالیسی کا حصہ بن چکا ہے جس میں قتل، زخمی کرنا، تشدد، بھوکا رکھنا اور تعلیم سے محروم رکھنا شامل ہے، اور نشاندہی کی کہ نسل کشی کی جنگ نے ایسر بچوں کے مسئلے کو غزہ کے بچوں کو درپیش سنگین خطرے کی طرح براہ راست تسلسل بنا دیا ہے۔

گرفتاری کے لمحے سے شروع ہونے والی خلاف ورزیاں

بیان میں واضح کیا گیا کہ قابض افواج بچوں کی گرفتاری کی کارروائیاں عموماً فجر کے اوقات میں ان کے گھروں پر دھاوا بول کر اور دروازے توڑ کر انجام دیتی ہیں، جہاں انہیں رات کے لباس میں ہی بستر سے اٹھنے پر مجبور کیا جاتا ہے اور ان کے موبائل فون و دستاویزات ضبط کر لیے جاتے ہیں۔ اس طرح بھوکا رکھنے اور خوراک کی کمی کے باعث بچے مختلف بیماریوں اور طبی پیچیدگیوں کا شکار ہو گئے ہیں اور یہ سب حراست کے ایسے حالات میں ہو رہا ہے جو مکمل ازہم انسانی معیارات سے بھی عاری ہیں۔

بچے ولید احمدی کی بھوک سے شہادت

سلوا قصبے سے تعلق رکھنے والے بچے ولید خالد احمد مارچ سنہ 2025، میں محبوسہ وحبل کے اندر بھوک کے باعث جام شہادت نوش کر گئے اور وہ نسل کشی کی جنگ کے آغاز سے اسیران اور قیدیوں کو نشانہ بنانے والی خلاف ورزیوں کا شکار ہونے والوں میں شامل ہو گئے۔

بیان کے مطابق پوسٹ مارٹم رپورٹ میں ان کے جسم کے اوپری حصے اور اعضا میں پٹھوں کے شدید سکڑاؤ اور جلد کے پیچے چربی کے مکمل غائب کا انکشاف ہوا ہے، جس کے ساتھ خارش کے مرض میں مبتلا ہونے کے شہریوں کے خلاف استعمال کیا اور اس نے حراست کے دوران حالات اور ان خلاف ورزیوں کو مزید پختہ کرنے میں کردار ادا کیا جو درجنوں قیدیوں کی شہادت کا سبب بنیں۔ دونوں اداروں نے قرار دیا کہ یہ زیر بچوں کے بارے میں معلومات کو مسلسل چھپانے کی کوشش خلاف ورزیوں کا حصہ ہے کیونکہ اس سے ان کے انجام اور حراستی مقامات کا پتہ لگانے میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے اور ان کے خلاف کیے جانے والے جرائم کے ذمہ داران کے احتساب کا امکان معطل ہو جاتا ہے۔

الزامات کے بغیر انتظامی حراست

بیان میں نسل کشی کی جنگ کے آغاز سے لے کر اب تک بچوں کے خلاف قابض حکام کی جانب سے انتظامی حراست کے وسیع تر استعمال پر روشنی ڈالی گئی جہاں درجنوں کمسن بچوں کو خفیہ فائل کی موجودگی کے کمسن بچوں کی حراست ایک خیر معمولی اقدام، آخری چارہ کار اور کم سے کم مدت کے لیے ہونی چاہیے۔

بیان میں مزید کہا گیا کہ قابض حکام نے غزہ سے گرفتار کیے گئے بعض افراد کو خفیہ طور پر انتظامی حراست میں شامل کیا ہے، جو ایک ایسی درجہ بندی ہے جسے انہوں نے غزہ کی پٹی سے گرفتار کیے گئے عام شہریوں کے خلاف استعمال کیا اور اس نے حراست کے سنگین حالات اور ان خلاف ورزیوں کو مزید پختہ کرنے میں کردار ادا کیا جو درجنوں قیدیوں کی شہادت کا سبب بنیں۔ دونوں اداروں نے قرار دیا کہ یہ زیر بچوں کے بارے میں معلومات کو مسلسل چھپانے کی کوشش خلاف ورزیوں کا حصہ ہے کیونکہ اس سے ان کے انجام اور حراستی مقامات کا پتہ لگانے میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے اور ان کے خلاف کیے جانے والے جرائم کے ذمہ داران کے احتساب کا امکان معطل ہو جاتا ہے۔

غزہ کے بچے: جبری گمشدگی اور تشدد

ایسران کے اداروں کی جانب سے ریکارڈ کیے گئے اعداد و شمار کے مطابق غزہ کی پٹی میں گرفتاری کی مہمات نے درجنوں بچوں کو اپنی لپیٹ میں لیا جو تمام جبری گمشدگی اور طاقتوں کو فوجی تنظیموں کے باعث قابض اسرائیلی فوج کی جیلوں اور کیمپوں میں قید بچوں کی درست تعداد معلوم نہیں ہو سکی۔ رہا ہونے والے بچوں کے بیانات نے انکشاف کیا ہے کہ انہیں منظم تشدد، بھوک، جنسانی قید، حملوں اور طبی جرائم کا نشانہ بنایا گیا، اس کے علاوہ فوجی کاہ بردائیوں کے دوران ان میں سے بعض کو انسانی ڈھال کے طور پر بھی استعمال کیا گیا۔

بیان میں کہا گیا کہ قابض حکام نے غزہ سے گرفتار کیے گئے بعض افراد کو فیرِ قانونی تنظیموں کے زمرے میں شامل کیا ہے، جو ایک ایسی درجہ بندی ہے جسے انہوں نے غزہ کی پٹی کے واضح قسم کے جرم کے بغیر انتظامی حراست کے تحت قید کیا گیا تھا اور وہ دوامن جبل میں قید تھے، جبکہ سنہ 2008ء میں پیدا ہونے والی پٹی ندی عودہ بھی شامل ہیں جو ہائر سیکنڈری کی طالبہ ہیں اور انہیں 12 فروری سنہ 2026ء کو قابض اسرائیل کے بقول سوشل میڈیا پر اکسانے کے الزام کے پس منظر میں گرفتار کیا گیا تھا۔

ان واقعات میں نابلس سے تعلق رکھنے والی سنہ 2010ء میں پیدا ہونے والی پٹی ریماس دویکات بھی شامل ہیں جنہیں 4 نومبر سنہ 2026ء کو گرفتار کیا گیا اور قابض اسرائیل کی جانب سے ان کے خلاف فرد جرم تیار کرنے میں ناکامی کے بعد انہیں چار ماہ کے لیے انتظامی حراست میں منتقل کر دیا گیا اور وہ دوامن جیل میں قید ہیں۔

سزا سے استثنیٰ اور احتساب کے مطالبات

ایسران کے امور کے کمیشن اور فلسطینی کلب برائے ایسران نے اس بات پر زور دیا کہ بین الاقوامی احتساب کی عدم موجودگی کے سائے میں بچوں کے خلاف خلاف ورزیوں کا تسلسل قابض حکام کو ان اقدامات کو جاری رکھنے اور ان میں وسعت لانے کی شہ دیتا ہے، اور نشاندہی کی کہ قیدیوں کی شہادت کے واقعات کی تحقیقات بند کرنا اور تشدد، جبری گمشدگی و بھوکا رکھنے کا تسلسل عملی جواب دہی کے فقدان کی عکاسی کرتا ہے۔ دونوں اداروں نے متعلقہ تین الاقوامی معاہدوں اور اداروں کی موجودگی کے باوجود فلسطینی بچوں کو تحفظ فراہم کرنے میں انسانی حقوق کے بین الاقوامی نظام کی بے بسی پر تشویش کا اور قرار دیا کہ مدت اور تشویش کے بیانات ایسے عملی اقدامات میں تبدیل نہیں ہو سکے جو خلاف ورزیوں کو روک سکیں۔

انہوں نے عالمی برادری اور بچوں کے تحفظ سے متعلق اداروں سے مطالبہ کیا کہ وہ قابض اسرائیل کو بچوں کی گرفتاری اور ان کے خلاف انتظامی حراست کے بنیادی ڈھانچے اور پانی و فوجی آب کے نظام کی مرمت اور بے دریغ بمباری کو نشانہ بنانے کے جرائم کے ذمہ داران کا احتساب کرنے پر پابند بنانے کے لیے عملی قدم اٹھائیں۔ بچوں کے عالمی دن کے موقع پر یہ حقائق ان ہزاروں فلسطینی بچوں کی تلخ حقیقت کو بے نقاب کرتے ہیں جو گرفتاری، تشدد اور بنیادی حقوق سے محرومی کے درمیان قابض اسرائیلی کی پالیسیوں کا نشانہ بنے ہیں جبکہ بین الاقوامی تحفظ تا حال ان خلاف ورزیوں کو روکنے میں ناکام ہے۔

غزہ کے 85 فیصد باشندے محفوظ پانی سے محروم

94 فیصد کو پناہ گاہوں کی اشد ضرورت: انروا

غزہ: فلسطینی پناہ گزینوں کے لیے اقوام متحدہ کے امدادی ادارے انروا نے غزہ کی پٹی میں انسانی اور طبی صورتحال کی تیزی سے بگڑتی ہوئی کیفیت سے خبردار کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا ہے کہ بنیادی ڈھانچے کی وسیع تباہی اور قابض اسرائیلی جارحیت کے مسلسل اثرات کے سائے میں تقریباً 85 فیصد آبادی کو تحفظ پانی کی فراہمی میں بار بار اور غیر متوقع تعطل کا سامنا ہے۔ انروا نے غزہ کی پانی میں انسانی صورتحال سے متعلق اپنی تازہ ترین رپورٹ میں کہا ہے کہ پانی اور نکاسی آب کے نظام کو پہنچنے والے نقصان اور بنیادی خدمات میں کمی نے آبادی کی اکثریت کو انتہائی خطرناک طبی اور ماحولیاتی حالات سے دوچار کر دیا ہے جبکہ خاص طور پر نخیان آباد کے گھر کیمپوں میں بیماریوں اور وباؤں کے پھیلنے کے خدشات بڑھتے جا رہے ہیں۔ ایجنسی نے واضح کیا کہ غزہ میں 76 فیصد فلسطینی خاندان صفائی کے بنیادی سامان کی شدید قلت کا شکار ہیں جبکہ گھروں اور شہری تنصیبات پر پہنچنے والی وسیع تباہی کے سائے میں تقریباً 19 لاکھ 80 ہزار فلسطینی یعنی غزہ کی پٹی کی 94 فیصد آبادی پناہ گاہوں اور غیر غذائی اشیاء سے متعلق امداد کی شدید ضرورتوں سے دوچار ہو چکی ہے۔ اسی تناظر میں انروا نے جنگ کے آغاز سے لے کر رواں نومبر کے وسط تک اپنی تنصیبات اور ان کے اندر پناہ لینے والے بے گھر افراد کو نشانہ بنانے کے 1059 واقعات ریکارڈ کیے ہیں اور نشاندہی کی ہے کہ اس کے زیر انتظام 312 تنصیبات کو نقصان پہنچایا گیا ہے جس سے انسانی اور امدادی خدمات کی فراہمی جاری رکھنے کی اس کی صلاحیت کمزور ہو گئی ہے۔ حالیہ موسمی دباؤ اور بارشوں نے اس بحران کو مزید سنگین بنا دیا ہے جنہوں نے 40 ہزار سے زائد خاص پناہ گاہوں کو نقصان پہنچایا اور 2 لاکھ 20 ہزار سے زیادہ افراد کی زندگیوں کو متاثر کیا، اس کے علاوہ نکاسی آب کی 960 تنصیبات اور نو طبی مراکز کو بھی نقصان پہنچا جبکہ بے گھر بچوں کو پناہ اور تعلیم فراہم کرنے والے متعدد عارضی تعلیمی مراکز بھی متاثر ہوئے۔ ایجنسی نے کہا کہ بے گھری کی حالیہ لہروں نے مزید خاندانوں کو اس کے بنکاری مراکز میں پناہ لینے پر مجبور کر دیا ہے جبکہ ایک ایسے وقت میں جب باقی بچ جانے والے مراکز میں غیر معمولی رش ہے اور ہزاروں خاندان موسمی تغیرات سے بچانے والی کسی پناہ گاہ کے بغیر کھلے آسمان تلے رہ گئے ہیں، غزہ کی پٹی کے مختلف علاقوں میں تباہی اور محفوظ رہائش کے امکانات انتہائی محدود ہو چکے ہیں۔ طبی محاذ پر رپورٹ میں گردن توڑ بخار کے کیسز میں تشویشناک اضافے سے خبردار کیا گیا ہے جہاں گزشتہ سال کے مقابلے میں مشتبہ وائرل کیسز تقریباً 6.2 گنا بڑھ گئے ہیں جبکہ بیکٹیریل کیسز میں 1.4 گنا اضافہ ہوا ہے۔ ایجنسی نے طبی خطرات میں اس شدت کی وجہ ماحولیاتی حالات کی تباہی، صاف پانی کی عدم دستیابی، کوڑا کرکٹ کے ڈھیر اور بے گھر افراد کے قیام کے مقامات پر گنجان آبادی کو قرار دیا ہے۔ رپورٹ میں نشاندہی کی گئی کہ انروا کی طبی ٹیمیں متعدی بیماریوں کی نگرانی اور بروقت تشخیص کی کارروائیوں کو تیز کر رہی ہیں اور میدانی مشکلات کے باوجود بے گھر افراد کے حفاظتی ٹیکوں کے ریکارڈ کی تصدیق کرنے کی کوشش کر رہی ہیں، جبکہ اس کے ساتھ ساتھ مریضوں کی طبی منتقلی کو آسان بنانے اور انتشیئن کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے وزارت صحت اور بین الاقوامی شراکت داروں کے ساتھ تم آہنگی بھی جاری ہے۔ موسم سرما کی آمد کے ساتھ بوسیدہ خیموں اور متاثرہ مکانات کے پھیلاؤ کے سامنے میں بے گھر افراد کی زندگیوں کے حوالے سے خدشات وبڑھ گئے ہیں جو اب کم از کم تخفظ فراہم کرنے کے قابل بھی نہیں رہے۔ اس تناظر میں انروا کے میڈیا مشیر نے جزوی طور پر تباہ ہونے والے ہزاروں مکانات کی موجودگی کے واقعات کی تحقیقات بند کرنا اور تشدد، جبری گمشدگی و بھوکا رکھنے کا تسلسل عملی جواب دہی کے فقدان کی عکاسی کرتا ہے۔ دونوں اداروں نے متعلقہ تین الاقوامی معاہدوں اور اداروں کی موجودگی کے باوجود فلسطینی بچوں کو تحفظ فراہم کرنے میں انسانی حقوق کے بین الاقوامی نظام کی بے بسی پر تشویش کا اور قرار دیا کہ مذمت اور تشویش کے بیانات ایسے عملی اقدامات میں تبدیل نہیں ہو سکے جو خلاف ورزیوں کو روک سکیں۔

انہوں نے عالمی برادری اور بچوں کے تحفظ سے متعلق اداروں سے مطالبہ کیا کہ وہ قابض اسرائیل کو بچوں کی گرفتاری اور ان کے خلاف انتظامی حراست کے بنیادی ڈھانچے اور پانی و فوجی آب کے نظام کی مرمت اور بے دریغ بمباری کو نشانہ بنانے کے جرائم کے ذمہ داران کا احتساب کرنے پر پابند بنانے کے لیے عملی قدم اٹھائیں۔ بچوں کے عالمی دن کے موقع پر یہ حقائق ان ہزاروں فلسطینی بچوں کی تلخ حقیقت کو بے نقاب کرتے ہیں جو گرفتاری، تشدد اور بنیادی حقوق سے محرومی کے درمیان قابض اسرائیلی کی پالیسیوں کا نشانہ بنے ہیں جبکہ بین الاقوامی تحفظ تا حال ان خلاف ورزیوں کو روکنے میں ناکام ہے۔

گھروں کے انہدام سے لے کر زمینوں پر قبضے تک: قابض اسرائیل نے پناہ گزین کیمپوں میں واپسی کے راستے کیسے بند کیے؟



مغربی کنارے: متیقنہ مغربی کنارے کے شمالی شہر طولکرم میں بے گھر فلسطینیوں کے لیے بنائے گئے طولکرم اور نور شمس کیمپوں پر قابض اسرائیلی جارحیت کے اثرات محض گھروں کے انہدام، سڑکوں کی مسماری اور آبادی کی جبری بے دخلی تک محدود نہیں رہے بلکہ یہ ایک ایسی کی حقیقت مسلط کرنے کی کوشش تک پھیل گئے ہیں جو اصل مالکان کی واپسی اور قابض اسرائیل کی جانب سے تباہ کیے گئے ڈھانچے کی تعمیر کی راہ میں رکاوٹ بن رہی ہے۔

قابض اسرائیلی فوج کی جانب سے دونوں کیمپوں کے اندر مہنم شدہ گھروں کے پلاٹ پر سڑکیں تعمیر کرنے کے بعد اب فوجی مقاصد کے لیے ان زمینوں پر قبضے کا فوجی حکم نامہ جاری کیا گیا ہے جو اس خدشے کو جنم دیتا ہے کہ جارحیت کے اثرات کو ایک طویل المدتی حقیقت میں تبدیل کر کے ہزاروں خاندانوں کو واپسی اور استقام کے حق کو سلب کر لیا جائے گا۔

اس نئے خلاف ورزی فیصلے نے جبری طور پر بے گھر کیے گئے ہزاروں فلسطینیوں کے مستقبل کو مزید ابہام سے دوچار کر دیا ہے کیونکہ جن زمینوں پر ان کے گھر اور املاک قائم تھیں اب وہ ایسے فوجی اقدامات کے تابع ہو گئی ہیں جو کیمپوں کو کیمپوں میں واپسی کے حقیقی مطلب کو ختم کر رہے ہیں۔ یہ اقدامات اس بڑے فوجی منصوبے کا حصہ ہیں جس کا مقصد کیمپوں کی جغرافیائی اور آبادیاتی حقیقت کو تبدیل کرنا، انہیں ان کے مکینوں سے خالی کرانا اور وہاں معمول کی زندگی کی واپسی میں رکاوٹ ڈالنا ہے۔

انہوں نے واضح کیا کہ گھروں کے انہدام کے بعد زمینوں پر قبضہ کرنا مکینوں کے حقوق پر ایک اضافی حملہ ہے کیونکہ اس سے نہ صرف بلکہ اپنے گھروں اور املاک سے محروم ہو رہے ہیں بلکہ انہیں اپنی زمینوں سے ہاتھ دھونے اور وہاں دوبارہ گھر تعمیر کرنے سے محرومی کے خطرے کا بھی سامنا ہے۔ انہوں نے اس بات کی تصدیق کی کہ ہزاروں بے گھر افراد کنعین انسانی حالات میں زندگی گزارنے کے باوجود اپنے گھروں کو واپسی کے مختصر ہیں، اور اس بات پر زور دیا کہ کیمپ میں واپسی کا حق انہدام یا جبری بے دخلی سے ختم نہیں ہوتا اور نہ ہی زمینوں کو گھروں سے وابستہ ہیں، نیز اپنے اوپر کی حقیقیں مسلط کرنے کی تمام کوششوں کو مسترد کرتے ہیں۔

وسیع پیمانے پر بے دخلی اور کیمپوں کے ڈھانچے کی تباہی

اس نئے فیصلے کو قابض اسرائیل کی اس جارحیت کے تناظر میں الگ کر کے نہیں دیکھا جا سکتا جس کا آغاز 21 جنوری سنہ 2025ء کو شمالی مغربی کنارے میں ہوا تھا اور تینوں کیمپ سے شروع ہونے کے بعد آہنی دیوار نامی فوجی آپریشن کے تحت طولکرم اور نور شمس کیمپوں تک پھیل گیا تھا۔ اس وقت سے اب تک ان تینوں کیمپوں کو وسیع پیمانے پر چھاپوں، انہدام اور مسماری کی کارروائیوں کا سامنا ہے جس کے نتیجے میں دسیوں ہزار فلسطینی جبری طور پر بے گھر ہو چکے ہیں اور رہائشی محلوں نیز بنیادی ڈھانچے کے بڑے حصے تباہ ہو گئے ہیں۔ اقوام متحدہ کے دفتر برائے انسانی حقوق کی تشہیر سنہ 2026ء میں جاری ہونے والی ایک رپورٹ میں یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ قابض اسرائیلی افواج نے بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے تینوں کیمپوں کے کیمپوں کو جبری طور پر بے گھر کیا اور تا حال ان کی واپسی میں رکاوٹ بنی ہوئی ہیں۔

بنیادی سہولیات منقطع کرنے اور مکینوں کی اپنے علاقوں میں واپسی روکنے کے ساتھ ساتھ انہدام اور تباہی کی کارروائیوں نے گھروں، سڑکوں اور بنیادی ڈھانچے کو لپیٹ میں لے لیا جس کے باعث بے دخلی اور گھروں و ذرائع آمدن سے محرومی کے نتیجے میں ہزاروں خاندانوں کو شدید معاشی و معاشرتی مشکلات کا سامنا ہے۔ اقوام متحدہ کے دفتر برائے رابطہ انسانی امور کے اعداد و شمار کے مطابق فوجی آپریشن کے پہلے سال کے دوران تینوں کیمپوں میں تقریباً 1460 عمارتیں مکمل یا جزوی طور پر تباہ ہوئیں جن میں نور شمس کیمپ میں 382، طولکرم کیمپ میں 402 اور جنین کیمپ میں 676 عمارتیں شامل ہیں۔ یہ اعداد و شمار اس تبدیلی کی وسعت کو ظاہر کرتے ہیں جو فوجی کارروائیوں نے کیمپوں کے شہری ماحول پر مسلط کی ہے جہاں اب ہموار محض چند بکھرے ہوئے گھروں کو نقصان پہنچنے تک محدود نہیں رہا بلکہ محلوں کے خدوخال، سڑکوں کے جال اور مکینوں کی روزمرہ زندگی کے اجزا تک بدل گئے ہیں۔

واپسی کا حق جس کی راہ میں مسلط کردہ حقیقتیں حائل ہیں

اس فیصلے کے اثرات گھروں کی تعمیر تو کے مسئلے سے آگے بڑھ کر پورے کیمپوں کی واپسی کے حق اور ان کے اس سماجی و شہری تانے بانے کے تحفظ تک پھیل جاتے ہیں جو دہائیوں کے دوران تشکیل پایا تھا۔ مکینوں کی جبری بے دخلی اور ان کے گھروں کی تباہی کے بعد اب زمینوں اور سڑکوں پر قبضہ دونوں کیمپوں میں زندگی کی بحالی کے سامنے ایک نئی رکاوٹ کھڑی کر رہا ہے کیونکہ اہل علاقہ کی اپنے علاقوں میں واپسی کا لازمی مطلب یہ نہیں کہ وہ اپنے گھر واپس حاصل کر سکیں گے یا انہیں دوبارہ تعمیر کر پائیں گے جب تک زمینوں کے حصے فوجی کنٹرول میں ہیں اور وہاں تعمیر پر پابندی عائد ہے۔

انسانی حقوق کی رپورٹس بتاتی ہیں کہ نور شمس اور طولکرم کیمپوں میں انہدام اور مسماری کی کارروائیوں سے رہائش گاہوں اور عوامی سہولیات کو شدید نقصان پہنچا اور بڑی تعداد میں خاندان مکمل مکانی پر مجبور ہوئے جبکہ واپسی کا امکان تا حال فوجی پابندیوں کے خاتمے اور قابض اسرائیلی کے جانب سے کھڑی کی گئی رکاوٹوں کو ہٹانے سے مشروط ہے۔

اس نئے فیصلے کی سنگین اس پہلو سے بھی نمایاں ہوتی ہے کہ یہ مکینوں کو واپسی سے روکنے کے ایک طویل عرصے کے بعد اور ایک ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب ہزاروں خاندان اب بھی بے دخلی، گھروں سے محرومی اور سماجی عدم استحکام کے نتائج بھگت رہے ہیں۔

منہدم شدہ گھروں کے مالکان خود کو ایک دوہری الجھن میں گھرا پاتے ہیں کیونکہ ایک طرف وہ انہدام کے باعث اپنے گھروں سے محروم ہو گئے اور دوسری طرف جن زمینوں پر گھر بنے تھے وہ قبضے کے فیصلے کی زد میں آ گئی ہیں جس سے ان کی تعمیر تو اور اپنی ساجتہ زندگی بحال کرنے کی صلاحیت محدود ہو گئی ہے۔ کیمپوں کے خدوخال کی تبدیلی اور طویل المدتی حقیقت مسلط کرنا

یہ اقدامات اس بات کو بے نقاب کرتے ہیں کہ قابض اسرائیل اب گھروں کو منہدم کرنے اور گلوں کو مسمار کرنے سے آگے بڑھ کر ان زمینوں پر فوجی پابندی عائد کرنے کی طرف منتقل ہو گیا ہے جہاں یہ گھر قائم تھے، جس سے فوجی ڈھانچوں کے اثرات کو طویل عرصے تک برقرار رہنے والی حقیقتوں میں بدلنے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ قابض اسرائیل کی جانب سے گھروں کے لیے پرمٹ کی عدم دستیابی کو دونوں کیمپوں کے اندر مکمل بے ق